



القرآن

تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور
 تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباحلہ کریں تو جھوٹوں پر
 اللہ کی لعنت ڈالیں۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۱)



قادیانی و مجال کے خلاف نبرد آزما صفِ اوّل کے مجاہد
 اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کے تین معرکۃ الآراء مسائل کی تحصیل۔

قادیانیوں

کو مباحلے کا کھلا کھلا

چیلنج

علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر عطار ری

مؤلف

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری

قادیانیوں کو مباہلے کا کھلا کھلا

چیلنج



علامہ محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری



بابا پبلشر کراچی

جملہ حقوق بحق مُصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب : قادیانیوں کو مباہلے کا کھلا چیلنج

مؤلف : علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری

باہتمام : سید محمد آصف فیروز عطاری

اشاعت : ستمبر 2010ء

تعداد : 1100

ناشر : باپا پبلشر کراچی۔ 03009211447



برکات المدینہ، جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی۔

مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

ضیاء القرآن، اردو بازار، کراچی۔

مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی۔

ضیاء الدین پبلشر، کھارادر، کراچی۔

پروگریسو بکس، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	شمار نمبر
5	انتساب	1
6	پیش لفظ	2
8	مرزا کے چند کفریات و گستاخانہ کلمات	3
8	دھوئی خدائی:	4
8	اللہ عزوجل کا بیٹا ہونے کا دھوئی	5
9	بشارت کیا گیا رسول ہونے کا دھوئی	6
9	نبی ہونے کا دھوئی	7
9	رسول ہونے کا دھوئی	8
9	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی	9
9	نبیوں کی شان میں گستاخی	10
9	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارکہ میں بے ادبی و گستاخی	11
10	موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی	12
10	خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی	13
10	مولائے کائنات مولا علی علیہ السلام کی شان میں گستاخی	14
10	عام مسلمانوں کی شان میں گستاخیاں اور بدزبانیاں	15

11	جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے معاہدین اور ملکرین اور مکمل بین کو مباہلہ کا کھلا چیلنج	16
23	مرزائیوں کو دعوتِ مباہلہ	17
26	مرزا طاہر کی مکاری	18
29	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	19
55	قہر الدیان علی مرتد بقادیان	20
76	الجواز الدیانی علی المرتد القادیانی	21
97	مفاتیح الاعلام از قلم حافظ محمد انوار اللہ مرقدہ	22
151	مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزوں سے دوستی از قلم حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری	23
157	مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرت ناک موت کا ثبوت انکی اپنی ویب سائٹ پر	24
163	مرزا غلام احمد قادیانی کی گندی موت کی کہانی اس کی بیوی کی زبانی	25

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی خدمت دینی کو اپنے پیارے ”باپا“ کے نام کرتا ہوں جن کی شفقتوں کے باعث آج نجانے کتنے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت نصیب ہوئی کتنے گمراہوں کو راہ ہدایت ملی جن کی تعلیم و تربیت نے نجانے مجھ جیسے کتنوں کو خواب غفلت سے جگا کر کچھ پڑھنے لکھنے کے قابل بنایا آپ اس تالیف میں جو بھی خوبی ملاحظہ فرمائیں اس کو میرے ”باپا“ کی طرف منسوب کر دیں اور جہاں کہیں غلطی، کوتاہی پائیں اس کو میری کم علمی اور کم عقلی پر محمول کریں۔

محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری غفرلہ

پیش لفظ

پاکستان میں قانون توہین رسالت کی منسوخی کے لئے دنیا بھر کے عیسائی، یہودی اور پاکستان میں موجود ان کے ایجنٹ بہت شور شرابہ کر رہے ہیں۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قانون توہین رسالت ہے کیا؟

مملکت اسلامیہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 295c کے تحت سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص کی ممانعت کی گئی ہے اور کسی بھی توہین رسالت کے مرتکب مجرم کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت دی جائے گی یہ قانون کسی بھی مذہب کے خلاف امتیازی سلوک رکھنے کے لئے نہیں بنایا گیا اس کی زد میں وہی آئے گا جو تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی ایک نبی و رسول کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہو خواہ وہ مسلمان کہلاتا ہو یا عیسائی یہودی ہو یا بت پرست ہر باشعور منصف مزاج آدمی اس قانون کی اہمیت ضرورت اور اقدایت کو سمجھ سکتا ہے اسی قانون کی موجودگی میں کسی بھی فرد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو توہین رسالت کے الزام میں از خود قتل کر دے بلکہ اس قانون کے تحت لازم یہ ہے کہ ایسے ملزم کے خلاف city court میں کیس دائر کیا جائے اور court یہ فیصلہ کرے کہ یہ واقعی مجرم ہے یا نہیں اگر جرم ثابت ہو جائے اور فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے تو اس کو High Court اور Supreme court جانے کا حق حاصل ہے۔

محترم قارئین! اسلام دین فطرت ہے فطرت انسانی اس بات کو پسند نہیں کرتی جس کو ہم پسند کریں جس کی ہم عزت کریں جس سے ہم محبت کریں اس کی کوئی توہین و تنقیص کرے الحمد للہ کیونکہ مسلمان تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں اس لئے وہ کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے دشمنان توہین رسالت فطرت انسانی کے خلاف باتیں بنانا بند کر دیں۔

کیا دشمنان ۳۰ نون توہین رسالت آزادی اظہار کے اتنے ہی قائل ہیں کہ جس کے جو جی میں آئے کہتا پھرے؟ جس کا جودل چاہے کرتا پھرے؟

17 جنوری 2009ء کو صدر ایوان عوام نے ایک سوالیہ درجہ کا سوال توہین رسالت کا قانون غم ہونا چاہیے دوسرے دن کاہن میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ جو جائے ۳۰ نون توہین رسالت غم ہو کر رہے گا۔

اگر ان کا جواب ہاں میں ہے تو ہر شخص آزاد ہے جس کا جو جی چاہے کرتا پھرے اور جو شخص جو بات صحیح سمجھتا ہے وہ کہنے کا حق رکھتا ہے تو پھر ہمارے ان سے چند سوال ہیں جن کے جواب وہ [دشمنان قانون توہین رسالت] نہ دے پائیں گے۔

- 1۔ کیا پاکستان کا قومی پرچم آپ کے لئے اہم نہیں؟ کیا اس کی توہین کی جاسکتی ہے؟
- 2۔ کیا چیف جسٹس کی توہین کی جاسکتی ہے؟ ان کو برا بھلا کہا جاسکتا ہے؟
- 3۔ کیا ملک کے وزیراعظم اور صدر کو برا بھلا کہا جاسکتا ہے؟
- 4۔ کیا اس ملک میں ہنگ عزت کا قانون موجود نہیں۔
- 5۔ کیا پاکستانی حکمران، امریکی صدر بلکہ کسی معمولی امریکی سفیر کی توہین [مثلاً جوتا مارٹا] برداشت کر لیں گے۔

اگر برداشت نہیں کر سکتے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا انبیاء علیہم السلام کی شان امریکہ کے صدر سے بھی کم ہے (معاذ اللہ) جو آپ یہ برداشت کر نہیں سکتے مگر توہین رسالت برداشت کرنے کے لئے تیار نظر آتے ہیں اگر پھر بھی ڈھٹائی کے ساتھ یہ مطالبہ جاری رہا کہ ”قانون توہین رسالت“ ختم کر دیا جائے تو ہم بھی یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ مندرجہ بالا باتوں کے بارے میں سوچا جائے اور مندرجہ بالا تمام امتیازی قوانین ختم کئے جائیں پھر بعد میں ہم سے بات کی جائے مگر آپ یہ قوانین ہرگز نہ ختم کر سکیں گے تو پھر آپ یہ بھی سن لیں کہ آپ قانون توہین رسالت بھی ختم نہ کر سکیں گے ہم ہر قسم کے مصائب برداشت کر سکتے ہیں مگر انبیاء علیہم السلام کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے۔

ہم تمام عیسائیوں اور یہودیوں سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ پاکستان میں ”قانون توہین رسالت“ کیوں ختم کر دانا چاہتے ہیں جبکہ برطانیہ میں 1860ء سے ایک قانون کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے توہین رسالت کا قانون موجود ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ [دشمنان قانون رسالت] اپنے ناجائز بچے، اپنی اولاد کے لئے فکر مند ہیں وہ قادیانیوں کے لئے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں عیسائی اگر اتنے بے غیرت بنتے ہیں تو ان کی مرضی کہ مرزا قادیانی کے اس

قول جس میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (معاذ اللہ) کبجری کی اولاد قرار دیا۔ سن کر بھی صرف اور صرف اسلام دشمنی میں مرزائیوں کی ہر طرح سے مدد کرتے رہے تاکہ یہ سادہ لوح مسلمانوں کو بیوقوف بنا کر ان کے ایمان کو تباہ و برباد کر دیں۔

لیکن واللہ للہ بللہ مسلمان غیرت مند ہیں وہ ان عیسائیوں کی طرح جنہوں نے اسلام دشمنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت و ناموس کی پرواہ نہ کی مگر مسلمان تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں۔ ہم کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے یہ ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے پاکستان بھر کے کروڑوں مسلمان قانون توہین رسالت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے لیکن اس قانون کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔

چنانچہ فقیر کی زیر نظر کتاب بنام ”قادیانیوں کو مباحیہ کا کھلا چیلنج“ اسی کاوش کا ایک حصہ ہے تاکہ سادہ لوح مسلمان اس کتاب کو اور اس میں شامل کئے گئے قادیانیوں کے مکرو فریب سے بھرپور چیلنج کو پڑھ کر ان کی مکاری سے آگاہی حاصل کریں اور پوری شد و مد کے ساتھ تا صرف ان کے چیلنج کا منہ توڑ جواب دیں بلکہ قانون توہین رسالت کی حمایت میں علمائے اہلسنت کا بھرپور ساتھ دیں۔

مرزا کے چند کفریات و گستاخانہ کلمات ایک نظر میں

1. دعویٰ خدائی:

رایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت التی ہو۔

میں نے نیند میں خود کو ہو بہو اللہ دیکھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564)

2. اللہ عزوجل کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

مرزا لکھتا ہے کہ اس سے اللہ عزوجل نے فرمایا:

الت بمنزلة ولدی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 86)

تم میرے بیٹے کی جگہ ہو۔

3. بشارت کیا گیا رسول ہونے کا دعویٰ:

آیت ”مبشرا ہر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (خطبہ الہامات صفحہ 673)
میں جس احمد کی بشارت دی گئی وہ ”احمد“ مرزا قادیانی ہے۔

4. نبی ہونے کا دعویٰ:

میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نیا ہوتا ہے۔ (توضیح مرام صفحہ 9)

5. رسول ہونے کا دعویٰ:

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ 9)

6. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو..... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء صفحہ 17)

7. نبیوں کی شان میں گستاخی:

(الف): میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ (اشتہاد معیاد الحق)

(ب): ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔

(ازالہ اوہام ریاض الہند صفحہ 234)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارکہ میں بے ادبی و گستاخی

1۔ یہود (عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں

حیران ہیں بغیر اس کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہیں کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی

دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں (اعجاز احمدی صفحہ 13)

2۔ کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔ (اعجاز احمدی صفحہ 24)

3۔ ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پڑے ہیں۔ (اعجاز احمدی صفحہ 24)

4۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا (ضمیمہ انجام آتم صفحہ 27)

5۔ ”آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی

مناسبت درمیان ہے (یعنی آپ بھی ایسوں کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان

کبجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلیدہ عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (رسالہ فہمہ انجام آتھم صفحہ 7)

6۔ آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ (رسالہ فہمہ انجام آتھم صفحہ 7)

موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

1۔ کامل مہدی (ہدایت دینے والے) نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ۔ (اربعین نمبر 2 صفحہ 13)

خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ منہا کی شان میں گستاخی

1۔ حضرت فاطمہ نے کشتی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ 11)

مولائے کائنات مولا علیؑ کی شان میں گستاخی

1۔ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ داب اپنی نئی خلافت کو ایک زندہ علی۔ (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ 11)

عام مسلمانوں کی شان میں گستاخیاں اور بدزبانیاں

1۔ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کیتوں سے بڑھ گئیں (مجم الہدیٰ صفحہ 10)

2۔ کبجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں۔ (آئینہ کمالات صفحہ 547)

3۔ کذاب خبیث بچھو کی طرح نیش زن اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو ملعون کے سب ملعون ہو گئی۔ (نزول المسیح صفحہ 75)

محترم قارئین! آپ نے ابھی ایک چھوٹے دجال کی گستاخیاں و بدزبانیاں ملاحظہ کیں آئیے اب اس کے چیلوں کا جھوٹ اور مکر و فریب پر مبنی ایک چیلنج پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں جو انہوں نے مسلمانان اسلام کو دیا۔ آپ اسے پڑھیے اور ان فریبوں کی دروغ گوئی ملاحظہ کیجئے۔

جماعتِ احمدیہ عالمگیر
کی طرف سے دنیا بھر کے

معاندین اور مکفرین اور مکذبین

کو

مباحلے

کا

چیلنج
گھلا گھلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب سے حکومتِ پاکستان نے جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی مذہبی اور انسانی حق منسب کیا ہے کہ وہ اپنے دعاوی اور ایمان کے مطابق اسلام کو اپنا مذہب قرار دے، اس وقت سے حکومتِ پاکستان کی سرپرستی میں مسلسل جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت جھوٹے اور شراٹکیز پراپیگنڈہ کی ایک عالمگیر مہم جاوی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے احمدیت کو قادیانیت اور مرزائیت کے فرضی ناموں سے پکارا جا رہا ہے۔ اسی طرح ایک فرضی مذہب بنا کر جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے جو ہرگز جماعت احمدیہ کا مذہب نہیں۔ کذب اور افتراء کی اس نہایت شراٹکیز عالمی مہم میں صدر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب کا ہاتھ بٹانے میں علماء کے بعض مخصوص طبقات نمایاں طور پر پیش پیش ہیں۔ اسی طرح مختلف سطح پر حکومت کے نمائندگان اور کل پڈزوں کے علاوہ نام نہاد شریعت کورٹ کے جج صاحبان بھی اس مہم میں واضح طور پر ملوث ہو چکے ہیں۔

کذب و افتراء کی اس عالمی مہم کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اول: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات کو ہر قسم کے ناپاک حملوں کا نشانہ بنانا آپ کے تمام دعاوی کی تکذیب کرنا، آپ کو مفتری اور خدا پر جھوٹ بولنے والا، دجال اور فرضی قرار دینا اور آپ کی طرف ایسے فرضی عقائد منسوب کرنا جو ہرگز آپ کے عقائد نہیں تھے۔

دوسرا: پہلو آپ کی قائم کردہ جماعت پر سراسر جھوٹے الزامات لگانے اور اس کے خلاف شراٹکیز پراپیگنڈہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مسلسل جماعت احمدیہ کی طرف ایسے عقیدے منسوب کئے جا رہے ہیں جو ہرگز جماعت احمدیہ کے عقیدے نہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کو سراسر ظلم اور تعدی کی راہ سے بعض نہایت سنگین جرائم کا مرتکب قرار دے کر پاکستان اور بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔

یہ جھگڑا بہت طویل پکڑ گیا ہے اور سراسر یکطرفہ مظالم کا یہ سلسلہ بند ہونے میں نہیں آ رہا۔ جماعت احمدیہ نے ہر لحاظ سے صبر کا نمونہ دکھایا اور محض اسلئے ان یکطرفہ مظالم کو مسلسل حوصلے سے

برداشت کیا اور جہاں تک ظالموں کو سمجھانے کا تعلق ہے ہر پر امن ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے معاندین و مکذبین کے آئینہ کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی اور ایسی حرکتوں کے عواقب سے متنبہ کیا اور خوب کھلے لفظوں میں باخبر کیا کہ تم یہ ظلم محض جماعت احمدیہ پر نہیں بلکہ عالم اسلام اور خصوصیت سے پاکستان کے عوام پر کر رہے ہو اور دھوکہ اور فریب سے ان کو ان مظالم میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنارہے ہو اور دن بدن جو رستے مصائب پاکستان کے غریب عوام پر ٹوٹ رہے ہیں ان کے اصل ذمہ دار تم ہو اور یہ مصائب خدا تعالیٰ کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کے آئینہ دار ہیں لیکن افسوس کہ ظلم کرنے والے ہاتھ رکھنے کے بجائے ظلم و تعدی میں مزید بڑھتے چلے گئے اور اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اس ظلم کو مزید برداشت نہیں کر سکتی لہذا ایک لمبے صبر اور غور و فکر اور دعاؤں کے بعد میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ، یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تمام مکذبین اور معاندین کو جو عہدہ اس شرارت کے ذمہ دار ہیں خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں قرآنی تعلیم کے مطابق کھلم کھلا مباہلے کا چیلنج دوں اور اس قضیہ کو اس دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جاؤں کہ خدا تعالیٰ ظالموں اور مظلوموں کے درمیان اپنی قہری تجلی سے فرق کر کے دکھا دے۔

ہم ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دو طریق پر مباہلہ کا چیلنج شائع کر رہے ہیں ہر مکذب، منکفر کو کھلی دعوت ہے کہ مباہلہ کے جس چیلنج کو چاہے قبول کرے اور میدان میں نکلے تاکہ دنیا بھر کے سادہ لوح مسلمان یا ایسے علماء اور عوام الناس جو احمدیت کے متعلق کوئی ذاتی علم نہیں رکھتے اور سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے جماعت کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے آسمانی فیصلہ کی روشنی میں سچے اور جھوٹے کے درمیان تمیز اور تفریق کر سکیں۔

چیلنج نمبر 1

جہاں تک بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے کا تعلق ہے

جنہوں نے اس وقت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود اور مہدی معبود ہونے کا دعویٰ کیا، ہمیں مباہلے کا کوئی نیا چیلنج پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ میں ہمیشہ کے لئے ایک کھلا چیلنج موجود ہے۔

ہم سب مکتذبین و مکفرین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس چیلنج کو غور سے پڑھ کر فیصلہ کریں کہ کیا وہ اس کے عواقب سے باخبر ہو کر اس کو قبول کرنے کے لئے جرأت کے ساتھ تیار ہیں۔

آپ کے الفاظ میں وہ چیلنج حسب ذیل ہے:

”ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دھوائے مسیح موعود کے بارہ میں میرا مذہب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اس کو میرا افتراء خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہر حال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت کذاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھے ہیں یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ سب اس کا افتراء ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقین کامل کے ساتھ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر! اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر، آمین۔ ہر ایک کے لئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 71، 72)

چونکہ بانی سلسلہ احمدیہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں اور مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے والے کے سامنے آپ کی نمائندگی میں کسی فریق کا ہونا ضروری ہے اس لئے میں اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری کو پورے شریح صدر، انبساط اور کامل یقین کے ساتھ قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

چیلنج نمبر 2

جماعت احمدیہ کے وہ تمام معاندین جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے خلق خدا کو مسلسل یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ جسے وہ قادیانی یا مرزائی کہتے ہیں حسب ذیل عقائد رکھتی ہے ان کے نزدیک:

الف: یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی:

- 1- خدا تھے۔
 - 2- خدا کا بیٹا تھے۔
 - 3- خدا کا باپ تھے۔
 - 4- تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ افضل اور برتر تھے۔
 - 5- ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ ﷺ کوئی شے نہیں۔
 - 6- ان کی عبادت کی جگہ (بیت الذکر) عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔
 - 7- قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔
 - 8- قادیان سال میں ایک دفعہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب بنتا ہے۔
 - 9- اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے۔
- میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سارے الزامات سراسر جھوٹے اور کھلم کھلا افتراء ہیں ان مذکورہ عقائد میں سے ایک عقیدہ بھی جماعت احمدیہ کا عقیدہ نہیں۔
- لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ.

ب: بانی سلسلہ احمدیہ کی عمومی تکذیب کے علاوہ ان کی مقدس ذات سے دنیا کو بالخصوص مسلمانوں کو متنفر کرنے کے لئے حسب ذیل مکروہ الزامات بھی لگائے جا رہے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے:

- 1- ختم نبوت سے صریحی انکار کیا۔
- 2- قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف کی۔

- 3۔ روضہ رسول ﷺ کی توہین کی اور اسے نہایت متعظن اور حشرات الارض کی جگہ قرار دیا۔
- 4۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی توہین کی اور ان کے ذکر کو گویہ یعنی ٹٹی کا ڈھیر قرار دیا۔
- 5۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ نبوت کیا۔
- 6۔ انگریز کے ایماء پر اسلامی نظریہ جہاد کو منسوخ کیا۔
- 7۔ شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نئی شریعت لے کر آئے اور قرآن کریم کے مقابل پر احمدیوں کی کتاب "تذکرہ" ہے جسے وہ قرآن کے ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں۔
- میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی سراسر جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں ایک بھی سچا نہیں۔
- لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ.
- ج: حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات پر گندا چھالنے کی خاطر مزید یہ کہا گیا کہ:
 - 1۔ وہ دھوکہ باز اور بے ایمان آدمی ہے۔
 - 2۔ انہیں گھر کا مال غبن کرنے کی پاداش میں والد نے گھر سے نکال دیا تھا۔
 - 3۔ ان کی اکثر پیشگوئیاں اور مسیئہ وحی الہی جھوٹ کا پلندہ ہیں۔
 - 4۔ انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو لاکھوں ایکڑ زمینیں دیں۔
- میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سراسر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں۔ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ۔
- د: بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ جماعت احمدیہ پر جو دیگر عمومی الزامات لگائے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:
 - 1۔ جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔
 - 2۔ ملت اسلامیہ کی دشمن ہے۔
 - 3۔ عالم اسلام کے لئے ایک سرطان ہے۔
 - 4۔ انگریزوں اور یہودیوں کی اسلام دشمن سازش ہے۔

5۔ اسرائیل اور یہودیوں کی ایجنٹ ہے۔

6۔ امریکہ کی ایجنٹ ہے۔

7۔ اس جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات کے ذریعے تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔

8۔ نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود ایک کھلا راز ہے۔

9۔ قادیانی شریپندی کے لئے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں۔

10۔ چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو گئے۔

11۔ جرمنی میں چار ہزار قادیانی گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سرتاپا جھوٹ ہیں

اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِيِّنَ۔

ز: ان الزامات کے علاوہ حسب ذیل نہایت مکروہ الزام بھی جماعت احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں:

1۔ احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ نہیں۔

2۔ جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھتے ہیں تو

دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔

3۔ احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کا خدا ہے۔

4۔ قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ وہ ملائکہ نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے۔

5۔ قادیانیوں کے رسول بھی مختلف۔

6۔ ان کی عبادات بھی اسلام سے مختلف۔

7۔ ان کا حج بھی مختلف۔

8۔ غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے نقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ الزامات سراسر جھوٹ اور

افتراء ہیں اور کوئی بھی ان میں سے سچا نہیں۔ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِيِّنَ۔

ز: جہاں تک پاکستان میں قومی اور ملی نقطہ نگاہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے

کا تعلق ہے حسب ذیل پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ

- 1۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق پاکستان اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے۔
- 2۔ مرزا محمود احمد (خلیفہ المسیح الثانی) نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا۔
- 3۔ تمام قادیانی اکھنڈ ہندوستان کے متعلق مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

- 4۔ لیاقت علی خان کو ایک قادیانی نے قتل کیا تھا۔
- 5۔ قادیانیوں نے ملک میں خانہ جنگی کا منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔
- 6۔ قادیانی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔
- 7۔ ملک میں موجود بدامنی قادیانی کی سازش کا نتیجہ ہے۔
- 8۔ کراچی کے ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔
- 9۔ کراچی میں قادیانیوں نے کرفیو کے دوران دکانیں جلائیں۔
- 10۔ بادشاہی مسجد کا واقعہ (جس میں دیوبندیوں اور بریلویوں کی آپس میں لڑائی ہوئی) قادیانیوں کی سازش ہے۔

- 11۔ قادیانیوں نے پانچ صد علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا۔
- 12۔ ملک میں بموں کے دھماکے، فرقہ واریت، لسانی تعصبات اور تخریبی واقعات کے پیچھے قادیانی جماعت کا ہاتھ ہے۔

- 13۔ او جڑی کیمپ میں دھماکہ قادیانی افسروں نے کروایا ہے۔
- 14۔ سانحہ راولپنڈی و اسلام آباد (او جڑی کیمپ) سے دو روز قبل قادیانی اس علاقہ کو چھوڑ چکے تھے
- 15۔ ربوہ میں روسی ساخت کا اسلحہ بھاری تعداد میں موجود ہے۔
- 16۔ قادیانی ربوہ میں نوجوانوں کو روسی اسلحہ سے مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں۔

- 17۔ قادیانی افسر نے ایٹمی راز چوری کر کے اسرائیل کو دیئے۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات اول تا آخر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں اور ان میں رتی بھر صداقت نہیں۔ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ۔

س: جماعت احمدیہ کے موجودہ امام یعنی اس عاجز کے متعلق حسب ذیل پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ موجودہ امام جماعت احمدیہ:

1۔ اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغواء اور قتل میں ملوث ہے۔

2۔ غیر ملکی حکومتوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔

3۔ فرضی نام اور فرضی پاسپورٹ پر مع اہل و عیال ملک سے فرار ہوا۔

4۔ لندن میں روسی سفیر سے طویل ملاقات کی۔

5۔ نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہمراہ اسرائیل کا دورہ کیا۔

میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات کُلیۃً جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر معاندین احمدیت کے مذکورہ بالا الزامات غلط ہیں اور احمدیت وہ نہیں جو اد پر بیان کی گئی ہے تو پھر جماعت احمدیہ کے دعویٰ کے مطابق اس کے عقائد کیا ہیں؟

میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ الفاظ دہراتا ہوں جو احمدیت کے عقائد پر کھلی کھلی روشنی ڈالتے ہیں اور مخالفین احمدیت کو پھر یہ واضح چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے وہ عقائد نہیں جو حسب ذیل تحریر میں بیان کئے گئے ہیں تو ان کے جھوٹا ہونے کا واضح گاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اعلان کریں اور لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ کہیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:

”ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے، اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ

نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالاحق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے، اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کار بند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقاد دی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔“ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323)

”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ﷺ ہے (ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔

افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے مغم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریعہ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعے سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعے سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی

کامل نبی کے ذریعے سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعے سے ہمیں میسر آیا ہے۔

(ہیئۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118، 119)

یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور مذہب، اور یہ ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وہ مقام جو ان کا اصلی اور حقیقی مقام ہے جو شخص بھی اس کے سوا کسی اور مذہب کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرتا ہے وہ سراسر ظلم اور افتراء سے کام لیتا ہے اور میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عبارات پڑھنے کے بعد اپنے معاندانہ موقف پر قائم رہے اور جماعت پر جھوٹ بولنے سے باز نہ آئے تو ایسا شخص خواہ حکومت پاکستان سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور حکومت سے رابطہ عالم اسلامی سے تعلق رکھتا ہو یا علماء کے کسی گروہ سے سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا غیر سیاسی شخصیت ہو غرضیکہ ہر وہ شخص جو کسی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو میرے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے اور حسب ذیل دعا میں میرے ساتھ شریک ہو اور اپنے اہل و عیال، اپنے مردوں اور عورتوں اور ان تمام مقبچین کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے جو اس کی ہمواری کا دم بھرتے ہیں اور فریق ثانی بن کر مباہلہ کے اس چیلنج پر دستخط کرے اور اس کا اعلان عام کرے اور پھر ہر ممکنہ ذریعہ سے اس کی تشہیر کرے۔

اے قادر و توانا! عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما، اس کی ساری مصیبتیں دور کر اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرے سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرماتا کہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور ان کے

اعمال، ان کی خصلتیں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔

اور اے خدا! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور کبیت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائبات کام دکھلا رہا ہے۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو مزادے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہوتا کہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینے میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ (آمین یا رب العالمین)

ہم ہیں

فریق اول

(امام جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں)

مرزا طاہر احمد (امام جماعت احمدیہ عالمگیر) ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد

جمعۃ المبارک 10 جون 1988ء

فریق ثانی

بانی سلسلہ احمدیہ کے وہ تمام مکفرین مکذبین جو پوری شرح صدر اور ذمہ داری کے ساتھ حقائق سے باخبر ہو کر اس مباہلہ کا فریق ثانی بنا منظور کرتے ہیں۔

دستخط مع تاریخ

محترم قارئین! ابھی آپ نے مرزائیوں کے دعوت مباہلہ کو ملاحظہ کیا اب آپ اہلسنت والجماعت کی طرف سے مرزائیوں کو دیئے گئے دعوت مباہلے کا جواب ملاحظہ کریں:

مرزائیوں کو دعوت مباہلہ

انسان کی بالحاظ دین دو اقسام ہیں۔ (۱): مسلمان اور (۲): کافر پھر کافر کی بھی دو اقسام ہیں۔
(۱): کافر اصلی..... (۲): کافر مرتد۔

1. **کافر اصلی:** وہ کافر ہے جو شروع ہی سے اسلام کا قائل نہ ہو جیسے یہود و نصاریٰ، دیر یہ، مجوسی، بت پرست وغیرہ۔

2. کافر مرتد:

وہ کافر ہے جو پہلے مسلمان ہو اور پھر اسلام سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے اس کی دو قسمیں ہیں:
(۱): مرتد مجاہد..... (۲): مرتد منافق۔

1: مرتد مجاہد:

وہ مرتد ہے جو پہلے مسلمان ہو اور پھر اعلانیہ یہودی، نصرانی مشرک وغیرہ ہو جائے۔

2. **مرتد منافق:** وہ مرتد ہے جو اپنی زبان سے کلمہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہو مگر اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ یا کسی بھی ایک نبی یا ایک فرشتے کی شان میں گستاخی کرے ان کی توہین کرے یا دیگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا بھی انکار کرے کافروں میں سب سے برا کافر یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ چنانچہ مرزائی کافروں کی اقسام میں سب سے بدتر قسم ہیں کہ منہ سے کلمہ پڑھتے ہیں لیکن دین اسلام کی بنیادی باتوں سے انکار کرتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ کے سامنے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن کے تین رسائل بنام:

1۔ السواء والعقاب علی المسیح الکذاب (جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)۔

2۔ قہر الدیان علی مرتد بقادیان (قادیانی مرتد پر قہر خداوندی)۔

3۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)۔

تسہیل کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں آپ ان رسائل کو بار بار پڑھیں خصوصاً وہ لوگ جو مرزائیوں کے بارے میں اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

یقیناً اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے تینوں رسائل پڑھنے کے بعد ان قادیانیوں، مرزائیوں کو وہی شخص کافر کہنے اور سمجھنے سے اجتناب کرے گا جس کی غیرت مرچکی ہوگی اور جس کے دل میں اللہ عزوجل کا خوف اور اس کے محبوب ﷺ کے عشق کی شمع روشن نہ ہوگی۔

قارئین کرام! یہاں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ مرزائیوں کی طرف سے شائع کردہ ”مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج“ حال ہی میں میری نظروں سے گزرا جس کو پڑھتے ہی ضرورت محسوس ہوئی کہ فی الفور ان جھوٹے دعویداروں کو منہ توڑ جواب دیا جائے۔ آپ مذکورہ دعوت مباہلہ بھی پڑھیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مذکورہ بالا رسائل کا مطالعہ بھی کریں یقیناً آپ کو دونوں میں واضح فرق نظر آئے گا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مرزا قادیانی کے بارے میں جو بات بھی لکھی اس کا حوالہ بھی دیا جبکہ مرزائیوں کے دعوت مباہلہ میں کی گئی بکواس کے حوالے کا وجود ہی نہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حقائق پیش کئے جبکہ دعوت مباہلہ میں مکر و فریب سے کام لے کر سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی گئی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں حقائق سے پردہ اٹھایا جبکہ مرزائیوں کے دعوت مباہلہ میں محض لفاظی سے کام چلایا گیا۔

قارئین کرام! ”مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج“ پڑھ کر شاید کسی کے دل میں یہ خیال گزرا کہ کیا کوئی جھوٹا بھی ”مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج“ دے سکتا ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ جب عیسائی پادریوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو کھلا کھلا مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس وقت بھی وہ بخوبی جانتے تھے کہ یہی وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں جن پر توریت و انجیل میں بار بار ایمان لانے کی ہدایت دی گئی ہیں اور پھر جب یہ عیسائی پادری میدان چھوڑ کر بھاگے تو اس وقت بھی وہ یہ جانتے تھے کہ یہ اللہ کے آخری نبی ﷺ ہیں مگر ایمان لانے سے انکاری رہے آج بھی ان عیسائیوں کے آلہ کار انگریزوں کے

غلاموں کا یہی حال ہے کہ باوجود اس کے کہ جانتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں پھر بھی اپنے آقاؤں کی طرح جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں کبھی پوری کی پوری نبوت کے دعویدار بنتے ہیں اور کبھی بروزی نبوت کا سوا نگ بھرتے ہیں۔

الغرض 1890ء سے 1908ء تک مرزا قادیانی اور اس کے چیلے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مستقل پینترے بدلتے رہے کبھی مرزا قادیانی بذات خود پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی جلیل القدر ہستی کو مباحثہ کی دعوت دے کر خود بھاگ کھڑا ہوا اور کبھی مناظرے کا چیلنج اور تفسیر لکھنے کے مقابلے کی دعوت دیتا نظر آیا لیکن اپنے باطل اور پسمسے دعوؤں کے سبب بالآخر اپنے ہی دیئے گئے چیلنج سے گھبرا کر اور پول کھل جانے کے خوف سے حواس باختہ ہو کر اپنے بل میں گھس گیا اور جب کسی صورت بل سے نکلنے پر آمادہ نہ ہوا تو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی بزرگ ترین اور گونا گوں صفات سے مزین شخصیت نے 1908ء میں بمقام لاہور مرزا قادیانی کو دعوتِ مباہلہ دیا اور حسبِ عادت جب مرزا قادیانی نے یہاں سے بھی فرار چاہی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرعام و علی الاعلان مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کی پیشن گوئی فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حق ظاہر فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشن گوئی درست ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی عبرتناک انداز میں اپنے ہی پاخانہ میں اپنے گندے وغلیظ اور بدبودار وجود کے ساتھ لوٹیں لگاتا ہوا داخل جہنم ہوا مگر عقل کے دشمن اور دل کے اندھے مرزائیوں نے اپنے جھوٹے نبی کی عبرتناک موت سے کوئی عبرت نہ پکڑی حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ سب اپنے باطل دین سے توبہ کرتے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے لیکن آج بھی یہ شیطان کے چیلے اپنی شیطانیت کو پھیلانے اور سادہ لوح مسلمانوں کو درغلانے کی سر توڑ کوششوں میں لگے ہوئے ہیں اور اس مذموم سازشوں کو کامیاب بنانے کے لئے نئے نئے جال بچھا رہے ہیں جن میں سے ایک جال ”مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج“ بھی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ حسبِ سابق یہ چیلنج بھی صرف اور صرف لفاظی ہے جس طرح مرزا قادیانی حق سے منہ موڑ کر سر پٹ دوڑتا رہا اسی طرح اس کے چیلے بھی حق سے ٹکرانے کی ذرہ برابر بھی سکت

نہیں رکھتے اور یہ بھی حق سے منہ موڑ کر اپنے جھوٹے نبی کے پیچھے سر پٹ دوڑ رہے ہیں۔

ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم ان کے مکر و فریب سے بڑا اس جال کو انشاء اللہ عز و جل ضرور توڑ دیں گے اور اپنی اس پاکیزہ کوشش میں ضرور کامیاب ہوں گے ہم مرزائیوں کے ”مباہلہ کا کھلا چیلنج“ قبول کرتے ہیں اور وقت اور جگہ کا تعین ان مرزائیوں پر چھوڑتے ہیں لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ چیلنج دے کر اپنے جھوٹے نبی کی طرح یہ بھی اپنے بلوں میں جا گھسیں ان بھگوڑوں پر واضح ہو کہ وقت اور جگہ کا تعین کر کے کم از کم پندرہ دن پہلے مطلع کیا جائے تاکہ میڈیا (ذرائع ابلاغ) کو بھی باخبر رکھا جائے اور ان کے حواس باختہ ہو کر سر پٹ دوڑنے کا تماشہ دنیا بھی دیکھے۔

مرزا طاہر کی مکاری

محترم قارئین! آپ نے مرزا طاہر احمد ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد کا ”جماعت احمدیہ عالمگیر“ کی طرف سے ”دنیا بھر کے معاندین اور مفکرین اور مذبذبین کو مباہلہ کا کھلا چیلنج“ پڑھا اس میں مرزا طاہر احمد لکھتا ہے کہ ”لوگ مرزا قادیانی پر جو الزامات لگاتے ہیں ان میں سے چند ایک الزام یہ ہے“:

1۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ کیا۔

2۔ ختم نبوت سے صریح انکار کیا۔

3۔ فرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں۔

آگے لکھتا ہے ”میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی دیگر

الزامات کی طرح جھوٹ اور افتراء ہیں اور ان میں سے ایک بھی سچا نہیں۔ لعنة الله على الكاذبين

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

”بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ: ”ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔“

یقیناً سادہ لوح مسلمان یہ پڑھ کر پریشان ہوں گے کہ یہ کیا ہے؟ اور آخر مرزائیوں کو کیوں کافر قرار

دیا جاتا ہے اور لوگ لفظ مرزائی اور قادیانی سے کیوں گنہگار کہاتے ہیں؟ ہم ان سادہ لوح مسلمانوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے ”کھلا کھلا چیلنج“ پڑھا ہے لیکن آپ ان مکاروں کی کسی بھی بات کا یقین نہ کریں کیونکہ جھوٹ بولنا انہوں نے اپنے جھوٹے نبی سے سیکھا ہے اور ہم نے سچ بولنا اپنے سچے نبی سے سیکھا ہے۔

بطور ثبوت مرزا طاہر احمد کے باپ مرزا بشیر الدین محمود کی کتاب ”حقیقت نبوت“ کی چند سطروں ملاحظہ ہوں تاکہ ان کے مکر و فریب سے آگاہی ہو سکے ”کیا سب نبیوں کو ہم اس لئے نبی نہیں مانتے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں نبی کہا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہی خدا جس نے موسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا اور عیسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا لیکن آج خدا مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی سے کہتا ہے کہ تو نبی ہے تو وہ نبی نہیں ہوتا کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی یقینی وحی کی موجودگی میں کوئی شخص مسیح موعود (مرزا) کی نبوت کا انکار کر سکتا ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے اسے ضرور پہلے نبیوں کا بھی انکار کرنا پڑے گا کیونکہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کی نبوت دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہوتی ہے ان سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی نبوت کے متعلق موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی نہیں تو دنیا میں آج تک کبھی کوئی نبی ہوا ہی نہیں۔“ (حقیقۃ النبوة صفحہ ۲۰۰ تا صفحہ ۲۰۱)

یقیناً یہ پڑھ کر آپ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت کے خلاف ہیں کیونکہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں جب کسی نے نبوت کے نام پر اسلام کی مضبوط عمارت پر نقب لگانے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے آتش و غیظ و غضب نے اسے جلا کر بھسم کر دیا۔

مسلمہ کذاب اور اسود عیسیٰ سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی اور مسیح الدین ندوی تک ایک لمبی فہرست ایسے نابکاروں بے شرموں کی ہے جنہیں غیرت مند مسلمانوں نے دنیا ہی میں ذلت و رسوائی کی ایسی دلدل میں گرادیا کہ وہ دنیا میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ گو مرزا قادیانی کو انگریز کا امدادی ہاتھ مل گیا جس کے سبب وہ اور اس کی اولاد اور اس کے پیچھے بظاہر انگریز کی پناہ

میں آگئے اور وہیں سے بیٹھ کر قلم بازی کر رہے ہیں لیکن ذلت و رسوائی کے عذاب سے پھر بھی بچے ہوئے نہیں۔ آج بھی ایسے مرد قلندر موجود ہیں جو ان کے مکرو فریب کا بھانڈا پھوڑتے رہتے ہیں مرزا قادیانی کی ہرزہ رسائیوں کے مواخذہ کے لئے علمائے اہلسنت ہمیشہ سے مستعد رہے ہیں سید پیر مہر علی شاہ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، پیر سید جماعت علی شاہ رحمہم اللہ سے لے کر حضرت مولانا مفتی محمد امین عطاری تک سینکڑوں علماء اہلسنت نے ہزاروں کتب تصنیف و تالیف فرمائیں اور انتہائی جوانمردی کے ساتھ پوری دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ مرزا غلام قادیانی دعا باز، جھوٹا، اور مکار شخص تھا یہی حال مرزا کی اولاد اور اس کی اولاد کا ہے کہ اس نے اس مکاری کے ساتھ یہ کتابچہ ”مباہلہ کا کھلا چیلنج“ لکھا ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کے دھوکہ کھا جانے کا اندیشہ ہے۔

فقیر تمام مسلمانوں کی خدمت میں دست بدستہ عرض گزار ہے کہ کسی بھی بد مذہب گمراہ بے دین مرتد کے ساتھ ہر گز ہر گز نہ بیٹھیں ان کی باتیں ہر گز ہر گز نہ سنیں ان کی کتب و رسائل ہر گز ہر گز نہ پڑھیں تاکہ آپ ان کے مکرو فریب سے بنے جال میں پھنسنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ النبی ختم المرسلین ﷺ۔

رسالہ

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(۱۳ھ)

۱۳

۵

۲۰

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ : از امرتسر، کڑہ گرباسنگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ
۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہ سبحانہ مستفتی (۱) نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے در آنحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ (۲) سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر (۳) عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبیغ (۴) عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر متجمل، مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے، اولاد و صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے کُل چکی یا نہ؟ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَوَجَّہُوْا (بیان کر کے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

خلاصہ جوابات امرتسر:

(۱) شخص مذکور باعث آنکہ بہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا،

منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں۔ ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

(2) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید (۵) اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ کے بالا جماع (۶) کفر ہے، جب اس طائفے (۷) کا ارتداد (۸) ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے، عبد الجبار بن عبد اللہ الخزئی۔

(3) لا یشک فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی ہو من اقسام السحر الی الانبیاء علیہم السلام و اهان روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و ادعی النبوة و غیرہا من الکفریات کا المرزا فنکاح المسلمة لا شک فی فسخہ لکن لہا المہر و الاولاد الصغار، ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ

ترجمہ: بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلا شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق (۱) ہے۔ (ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ۔ ت)

(4) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات (۲) کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفسخ (۳) ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کا مل مہر لے سکتی ہے۔ (ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ)

(5) انچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان دے فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریر آتش پر ظاہر ست (نقل عبارات از الہ رسائل مرزا ست)۔ (احقر عبد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی)۔

ترجمہ: علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین (۴) کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی (۵) قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم

الصلوة والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ (۶) ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی (ت)

(6) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(7) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت (ی) و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہ) تحریات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابوالوفاء ثناء اللہ کفاه اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(8) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعوی رسالت کا بھی چٹانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحۃً (۱) لکھا ہے کہ میں رسول ہوں۔ لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولاد و صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی (۲) مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔ (ابو تراب محمد عبد الحق بازار صابونیاں)

(9) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔

(صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف) (10) آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ (نور احمد غنی عنہ)

از جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امرتسری باسم سامی حضرت

عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قانع فساد و بدعات دافع جہالت و ضلالت منخر العلماء المحفیہ

از صائب دانش، غلام احمد قادیانی۔ امام اعظم ابوحنیفہ کا عہد و کار حق راستہ بند کرنا حق مسلح کلی کے داعی

قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب معین اللہ بعلمہ تحفہ تحیات و تسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا، آنکہ چوں دریں بلا دامت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتور و فساد برخاستہ است بموجب حکم آزادی بہ ہیج صورتے در چنگ علما آں دہری رہزن دین اسلام نمی آید، اکنون ایں واقعہ در خانہ یک شخص حنفی شد کہ زنی مسلمہ در عقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ ازوے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانہ پدر رسید، لہذا برائے آں و برائے سد آیندہ و تنبیہ مرزائیاں فتویٰ ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر و دستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعث افتخار باشد سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وار و امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزدوے فرستادم مشارالیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتویٰ دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن، ازیں جہت مردماں بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ نی شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام و المسلمین۔ اسلمتس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کڑہ گرباسنگھ کو چہ ٹڈا شاہ۔

ترجمہ: بخدست شریف جناب فیض مآب قانع فساد و بدعات، جہالت و گمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام و تحیت مسنونہ پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور و فساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ حنفی (۱) شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت تھی وہ شخص مرزائی ہو گیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہذا اس واقعہ اور آئندہ سید باب (۲) اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتویٰ طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہوگا۔ ندوہ (۳) کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتویٰ اس کے پاس بھیجا تا کہ وہ دستخط کر دے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتویٰ پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اس کے منہ میں

الحق رکھتا ہے، عقیدے رکھنے والا، حق ہو گیا، ماننے والے، خدا رسول، حق طریقہ، حق نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والا

عالم اور اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ اندھا داند بن گئے تھے اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے
کہا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ آگاہ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزام عطا فرمائے، اے اللہ تعالیٰ ہمیں ہندو
و املا محمد و ہدایتی (اور تشریح) کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ (ت)

الجواب

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله وصحبه المكرمين
بعد من ربنا اني اعوذ بك من هزات الشيطان واعوذ بك رب ان يحبطون۔ (تمام تعریفیں
اللہ وحدہ اشریک کے لئے ہیں، اور صلوٰۃ و سلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی
آل و اصحاب پر برکات و کرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی
ہدایتوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال (۱) و وبال و کال سے بچائے، قادیانی
مرزا کا اپنے آپ کو سچ (۲) و مثل سچ کہنا تو شہرہ آفاق (۳) ہے اور حکم آئندہ

عیب ہی جملہ کلمتی ہنرش نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنرش بھی بیان کر۔ ت)

فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے، مرزا کے سچ و مثل سچ ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا
واللہ (۴) نہ سچ کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ سچ و کمال علیہ اللعین و الکال، پہلے اس ادعائے (۵)
کا ذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط (۶) جواب ولد اعز قاضی نو جوان
مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور ہمام تاریخی "العصارہ الربانی علی اسراف
العادسی" مسمیٰ کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، ملحق فتن، ندوہ صکن، ندوی کلن، مکرنا قاضی عبدالوحید
صاحب حنفی فردوسی صہبن عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع
ہوتا ہے طبع فرمادیا، بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا قتل نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ
لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، عجیب ہضم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان

صفحات نقل کئے مثیل مسج ہونے کے ادعا کو شاعت و مجاست میں ان سے کچھ بہت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین (ی) ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کفرِ اول :

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے : میں احمد ہوں جو آیت "مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ" میں مراد ہے

(توضیہ المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص ۱۶)

آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عز و جل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو ریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے ﷺ۔ ازالہ (۸) کے قول ملعون مذکور میں صراحتاً اذہا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مشرودہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفرِ دوم :

توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث (عی) بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ (توضیہ المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص ۱۶)

ہ : لا الہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!۔ ت)

سید احمد شین عمر فاروق اعظم علیہ السلام ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی۔ انہیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب۔ رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

انگراہی ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی مثل مسیح دنیا بھر میں مشہور ہے، بن نہیں خدا کی قسم، بن جھوٹے دعوے، بن تنصیل، بن بہت سی وجوہات کی بنام پر کھلا ہوا کفر و ارتداد ہے، ازالہ اوہام مرزا کی کتاب۔ لہٰذا پھر دانی ہے: سچا الہام

ترجمہ: اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست (۱) صادقہ والہام (۲) حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ ت)

(مصحف البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۱ صفحہ ۵۲۱/جامع الترمذی مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی مکتبہ رشیدیہ دہلی ج ۲ صفحہ ۲۱۰)۔

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبہ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا، (اسے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ت)

(مصحف البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۱ صفحہ ۵۲۰، المستدرک للحاکم معرفتہ الصحابة دار الفکر بیروت ج ۳ صفحہ ۸۵/جامع الترمذی مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ج ۲ صفحہ ۲۰۹)

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقہ نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا الا لہذا اللہ علی الکذبین۔ (خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ ت) والعیاذ باللہ رب العلمین۔

کفسر سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“۔

کفسر چہارم:

مجیب پنجم نے نقل کیا، ونیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی، ان اقوال خبیثہ (۱) میں اولاً کلام الہی کے معنی میں صریح تحریف (۲) کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۔ ناپاک باتوں ج ۲: واضح طور پر بدل دیا: مس: مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کو طنز براہین غلامیہ ارشاد فرمایا۔

ثانیاً:

نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ صلیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً:

اللہ عز و جل پر افتراء کیا کہ اس نے صلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عز و جل فرماتا ہے: ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون (۱۱۶/۱۶) بیشک جو لوگ اللہ عز و جل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے: اما یفتري الکذب الذین لا یؤمنون (۱۰۵/۱۶)۔

ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً:

اپنی گٹری ہوئی کتاب براہین غلامیہ (۳) کو اللہ عز و جل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ (۱) میں یوں فرمایا، اور اللہ عز و جل فرماتا ہے: فویل للذین یکتبون الکتب بایديهم ثم یقولون هذا من عند الله لیشتروا به ثمناً قليلاً فویل لهم مما کتبت ایدیهم وویل لهم مما یکسبون (۷۹/۲)۔

ترجمہ: خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات طعونہ میں صراحتاً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیحہ (۲) ہے اور وہ باجماع قطعی کفر مرتکب ہے، فقیر نے ”رسالہ جزاء اللہ وعدوہ بابالہ عتمة النبوة“ ۱۳۱۷ھ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس (۱۱۰) حدیثوں اور تیس (۳۰) نصوص کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید (۳) کی بعثت (۴) کو یقیناً قطعاً محال (۵) و باطل جاننا فرض اجل و جزم ایقان ہے

ان قرآن پاک کو براہین احمدیہ قرار دیا کیونکہ یہ ان کے معنی دلیل اور نشانی کے ہیں اور قرآن پاک میں رسول ﷺ کی براہین موجود ہے، گندہ دھوئی، نیانیا، آنا، ناممکن، یعنی جہنم میں گھر بنانے والا، حق، بے عقیدے کو جانتے ہوئے، بد مذہب

”ولكن رسول الله ومحمد النبين“ (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی العیر ان (۶) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع (۷) ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفران ہے۔

قول دوم وسوم میں شائد وہ یا اس کے اذتاب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل (۸) کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اَوَّلُ: صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے: ”واللفظ للعبادی لو قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر“۔

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبان فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ الباب العاسم فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور جلد ۲/۲۶۳)

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ میں فرماتے ہیں: قال احمد بن ابی سلیمان صاحب سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ فی رجل قیل له لا وحق رسول الله فقال فعل الله برسول الله كذا وذكر كلاً ما قبيحاً، فقيل له ما تقول يا عدو الله في حق رسول الله فقال له اشد من كلامه الاول ثم قال انما اردت برسول الله العترب فقال ابن ابی سلیمان للذي سأله اشهد عليه وانا شريكك یرید فی قتله و ثواب ذلك قال حبيب بن الربيع لان ادعاء التاويل في لفظ صراح لا يقبل۔

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تمیز (۱) و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مرد کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ، رسول اللہ کے ساتھ

ایسا ایسا کرے اور ایک بد کلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے کچھ مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستقی (۲) سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسوع (۳) نہیں ہوتا۔ (الشفاء

فی تعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول مطبع شركة صحافة في البلاد العثمانية ۲/۲۰۹)

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں: ثم قال انما اردت برسول الله العنرب فانه ارسل من عند الحق وسلط على الخلق تاويلا للرسالة العرفية بالارادة اللغوية وهو مردود عند القواعد الشرعية

یعنی وہ جو اس مردنے کہا کہ میں نے کچھ مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ کچھ کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔ (شرح الشفاء لملا علی قاری مع نسیم الریاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۲/۲۲۳) علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں: هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لا شك في معناه والكاره مكاهرة لكنه لا يقبل من قائله وادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قال انت طالق قال اردت محلولة غير مربوطة لا يلتفت لمثله ويعد هذيانا لا يلتقط

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل (۱) کا ادعا (۲) مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسوع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے لے کہنے والے بنی دعویٰ سے بیہودہ بات بنی تعریف۔

ہدیان (۳) سمجھا جائے گا۔ (نسیم الریاض شرح الشفاء للعاضی عیاض الباب الاول دارالفکر بیروت ۳۴۳/۲)

ثانیاً:

وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ:

دندان تو جملہ دردہاںند چشمان تو زیرابرواںند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ ت)

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بنگلی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محض مدح (۳) میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو (2) نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو (2) گھونگٹے بنائے، یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پتکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے ننچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

کل یوم ہو فی شان بخواں مرودا بیکار و بے فعلے مداں

(روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پڑھ اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ۔ ت)

کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں گوسہ لشکر روانہ مہکتد

(اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے۔ ت)

لشکر بے زاصلاب سوئے امہات بھر آں تادرہ روید نبات

(ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف، تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے۔ ت)

لشکرے زار حام سوئے خاکدان تاز نر و مادہ پر گرد و جہاں
(ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف، تاکہ نر و مادہ سے جہان کو بے فرمائے۔ ت)
لشکرے از خاکدان سوئے اجل تابہ بیند ہر کے حسن عمل
(ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ ت)

(المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ دیارے بکوفت گفت الغ نورانی کتب خانہ
پشاور دفتر اول ص ۷۹)

حق عزوجل فرماتا ہے: فارس لنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم۔ ہم نے
فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور بھونٹیں اور مینڈکیں اور خون۔ (القرآن الکریم ۷۰/۱۳۳)
کیا مرزا اسکی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹڈی اور مینڈک اور بھونٹے اور سوسب کو شامل
مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح
احادیث سے ثابت،

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:

ما سیمیم وبصیریم وخوشیم ہاشما نامحرماں ما خامشیم و

(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔ ت)

(المثنوی المعنوی حکایت مار گھیرے کہ اڑدھائے افسردہ الغ نورانی کتب خانہ
پشاور دفتر سوم ص ۲۷)

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وان من شیء الا یستبحر بحمدہ ولكن لا تفقهون تسبیحہم (القرآن
الکریم ۷۱/۴۴)

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی
حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ما من شیء الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ او
فسقۃ الجن والانس رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رحمہ اللہ وصبیحہ خاتم الحفاظ
کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر

میں یحییٰ بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ ت)

(المعجم الکبیر حدیث ۶۷۷، المكتبة الفیصلیة بیروت ۲۶۲/۲۲، الجامع الصغیر

حدیث ۸۰۲۸، دارالکتب العلمیة بیروت الجزء الثانی ص ۳۹۲)

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فمکت غیر بعید فقلل احطت بمالم تحط به وجنتک من سبا بدبا یقمن
کچھ دیر ٹھہر کر ہمد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر
حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

(القرآن الکریم ۲۲/۲۷)

حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ما من صباح ولا رواء الا یبغض الارض ینادی بعضها
بعضها یا جارة هل مرک الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ؟ فان قالت نعم رأت
ان لها بذلك فضلا“ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة عن انس رضی اللہ عنہ)
کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے
ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب
دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اے مجھ پر فضیلت ہے۔ (اسے طبرانی نے
اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت) (المعجم الاوسط
حدیث ۵۶۶، مكتبة المعارف الرياض ۳۳۶/۱)

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر ایمٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر رچھ بندر، ہر
کتے سُر کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہر گز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی (۱) ہر گز مراد
نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی (۲) رسالت و نبوت مقصود (۳) اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔
وہ عبارتہ آخری معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص، یہاں عرف عام تو بعینہ وہی
معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادۃ لغوی کا اداء یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی

۱: لغت کے مطابق، ۲: مشہور، ۳: مقصد، ۴: دھوکہ دہی، ۵: کتے، ۶: سورہ بے شرکت، ۷: اللہ کی بناؤں قابل تعظیم۔

(۴) عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ (۵) و خوک (۶) سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک (۷) بھی نہیں، مگر حاشا للہ (۸) ایسا باطل ادعاء اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظّم (۹) کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دھوی کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سو کو بھگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہتے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشابہ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اوّل سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔

قاموس میں ہے: قدت قادیۃ جاء قوم قدا قحمو امن البادیۃ والفرس قدیاننا اسرع قوم جلدی میں آئی، قدت قادیۃ کا ایک معنی قدت من البادیۃ یا قدت الفرس جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا۔ (ت)۔ (القاموس المحيط باب الواو فصل الغاف مصطفیٰ البانی مصر ۱۳۹۷/۲)

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی ہٹاؤٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعاء مسوع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں

کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ جزر و انکار ہے، لوگ صحیح نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں جمعین لیں کہ ہم نے تو صحیح نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت (۱) یا اجارے (۲) کو بیچنا کہتے ہیں اسی غمیر فلتک من فسادات لا تحصى (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول (جل جلالہ و عظمیٰ) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جو رو (۳) اور جائداد کے باب میں تاویل سنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناؤں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات (۴) بھی نہ کریں گے انہیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و للہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے۔

فرماتا ہے: قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (القرآن الکریم ۹/۶۶)
ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رب العالمین
ثالثاً:

کفر چہارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً:

کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولیکن رسول اللہ و عاتد النبیین (القرآن الکریم ۳۳/۴۰)۔

(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع (۱) امت مرحومہ مرتد و کافر ہوا، صحیح فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلثون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی تمیں

(۳۰) دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (جامع

ترمذی ابواب الفتن باب لا تقوم الساعة الا امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۵)

حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، (امت امت ﷺ) میں ایمان لایا میں ایمان لایا، اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے۔ ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیل مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العلمین۔ (مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶)۔

کفر پنجم:

دافع البلاء ص ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔ (مدافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰)

کفر ششم:

اسی رسالے کے صفحہ ۷۱ پر لکھا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ داس سے بہتر غلام احمد ہے (مدافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰)

کفر ہفتم:

اشتہار معیار الاخبار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعا (۱) بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتویٰ مسٹری بہ رد الرافضیۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام امام ابن حجر کی و من الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے،

ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے: النبی افضل من الولی و هو امر مقطوع بہ و العادل بخلافہ کافر کانہ معلوم من الشرع بالضرورت یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

ان دعویٰ میں پہلے نون نہیں بلکہ "باء" ہے: دماغ یعنی ذہن پر قبضہ کرنے کا علم ہیں: کارگیری۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما يستحب للعالم الغ
دارالکتاب العربی بیروت ۲۱۴/۱)

کفر ہنتم میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون (۲)
نہیں بلکہ (نبیوں) بہ تقدیم باہے یعنی بھگلی درکنار کہ خود ان کے تولال گرد کا بھائی ہوں ان سے تو
افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں
ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے
اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم:

ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ
بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم (۳) لکھ کر کہتا ہے: اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو
ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام، ریاض الہند امرتسر، بھارت، ص ۱۱۶)

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ
معاذ اللہ ایک کسی (۴) کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

اذ قال الله يا عيسى بن مريم اذكر نعمتي عليك وعلى والدتك، اذ ايدتك
بروح القدس، اذ تكلم الناس في المهد وكهلاء، واذ علمتك الكتب
والحكمة والتوراة والانجيل، واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني
فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني وتبرئ الاكمه والابرص باذني، واذ تخرج
الموتى باذني، واذ كففت بني اسرائيل عنك اذ جنتهم بالبئنت فقال الدين
كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين (القرآن الكريم ۱۱۰/۵)

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں
نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور بچی عمر کا ہو کر اور جب میں
نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو ہناتامشی سے پرند کی سی شکل

میری پروا لگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے، اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

مسمریزم بتایا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الہی معجزے نہیں کسی ڈھکوسلے (۱) ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال (۲) کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتا کیدر و فرما دیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا: اسی قد جنتکم ہایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھینۃ الطیر الایۃ۔

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اسے چلاتا (۳) اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے چلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔ (القرآن الکریم ۴۹/۳)۔

اور اس کے بعد فرمایا: ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔ (القرآن الکریم ۴۹/۳)۔

پھر مکرر فرمایا: جنتکم ہایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون۔ (القرآن الکریم ۵۰/۳)۔ میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رب کی نہ مانے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی بھی کرتے ہیں ع

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ ت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ بتلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔ (القرآن الکریم ۲۵۳/۲)۔

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا: **وَاتَّبِعُوا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْتُتِ وَيُتَدِلْهُ بَرُوحُ**
الْبَاسِ۔ (انقرآن الکرم ۲/۱۸۱)

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو مجزے دئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے نتیجے میں میرے منصبِ اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی
 نبی پر اپنی تفصیل (۱) ہے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے منفر (۲) نہیں، پھر ان کلماتِ شیطانیہ میں مسیح
 کلمۃ اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلامِ ملعون کفرِ ششم
 میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفرِ نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
 نسبت لکھا "بوجہ مسریم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے
 پر بلکہ قریب ناکام رہے۔" (ازالہ اوہام ریاض الہدٰ امرتسر، بھارت، ص ۱۱۶)

اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلٰهٌ رَّاجِعُونَ، اَللّٰهُ عَلٰى اَعْدَاءِ الْبِیْمَاءِ اللّٰهُ وَصَلٰی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی
 اَنْبِیَآئِهِ وِبَارَکْ وَسَلَم۔ ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے
 دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور
 سلام۔ (ت) ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف و شرویح شفاء و سیف
 مسلول امام تقی الملتی والدین سبکی و روضۃ امام نووی و دجیز امام کروری و اعلام امام حجر مکی وغیرہا
 تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل
 اولوالعزم نہ کہ تحقیر بنی کنش کہ مسریم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی
 استقامت، بلکہ نفس توحید میں کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ و قائلہ (اسے
 کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت درکنار اس
 عبد اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ و صلوٰۃ اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس کا
 جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ: **اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعْنَهُمُ اللّٰهُ فِی**
الدُّنْیَا وَالاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۔ (القرآن الکرم ۳۳/۵۷)

اِنَّ جَهَنَّمَ نَارٌ اَللّٰهُ لَعْنَتْ۔ ۳: اللہ تبارک و تعالیٰ۔

پیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفر دہم:

ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے: ایک زمانے میں چار سونیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔

(ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت، ص ۲۳۴)

(یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بحیثیت الہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے)۔ (ایہم بر علم)

یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب (۱) ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ (۲) کا کفر حضرت عزت (۳) عز جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا:

کذبت قوم نوح المرسلین ۵ کذبت عاد المرسلین ۵ کذبت ثمود المرسلین ۵ کذبت قوم لوط المرسلین ۵ کذب اصحاب الایکۃ المرسلین۔

(۲): نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، (۳): عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، (۴): ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، (۵): لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، (۶): بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ت

(۲): القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵، (۳): القرآن الکریم ۲۶/۱۲۳، (۴): القرآن الکریم ۲۶

۱۴۶، (۵): القرآن الکریم ۲۶/۱۶۰، (۶): القرآن الکریم ۲۶/۱۷۶

اعمہ کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سوانبیاء کا اپنے اخبار (۱) بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں جھوٹا ہو جانا،

شفا شریف میں ہے: من دان بالوحدانیۃ وصحة النبوة ونبوة بنیہنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولكن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلک المصلحة بزعمہ اولم یدعہا فهو کافر باجماع۔ (ب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ہو من

المقالات مكتبة شركة صحافيہ فی بلاد العثمانیہ ۲/ ۲۶۹

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر انکی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب (۲) تمام مرسلین (۳) کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ و صلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ و رسلہ و المؤمنین بہم اجمعین، وجعلنا منهم وحشرنا فیہم و ادخلنا معهم دار النعیم بجاہم و عدہ و برحمۃ ہم و رحمۃم بنا الہ ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین۔

(اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور انکی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم و رحمن ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ ت۔)

طبرانی معجم کبیر میں ویر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لستی اشہد عدہ تراب الدنیا ان مسلمۃ کذاب۔

ان غیب کی خبروں میں جھٹلانا، سب رسولوں

ترجمہ: بیشک میں ڈرتا ہوں کہ تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسلمان (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

(المعجم الکبیر حدیث ۴۱۲ از و ہرن مشہر الحنفی، المكتبة الفیصلیة بیروت ۱۵۴/۲۲)
وانا اشہد معک یا رسول اللہ (یا رسول اللہ ۱ میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتابعدوانہائے ریگ و ستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سموات (۱) وارض (۲) وحاملانِ عرش (۳) گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے وکفی باللہ شہیدا (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ ت) (القرآن الکرم ۲۸/۲۸)۔
کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد ناپاک ہے۔

اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ (۴) وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع (۵) ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوہ مخدولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام (۶) رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد (۷) اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ (۸) ملحونہ مجرد کلمہ گوئی (۹) نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون دچرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال (۱۰) کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار (۱۱)۔

(یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے)۔

شفاء شریف میں ہے: نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک۔ یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

۱۔ آسمان کے تمام فرشتے ہیں زمین کے ہیں فرشتے ہیں اللہ کی قسم ۲۔ اطلاع پاکر ان اسلام کا انحصار ہے سرگزشت، یعنی

طریقہ ۳۔ صرف کلمہ گوئی یا پیشاب سے زیادہ گندے اقوال و ان جنم کے حقدار ۴۔

الشفا بتعريف حقوق المصطفى فصل في بيان ماهو من المقالات مكتبة شركة
صحافيه في البلاد والعثمانيه ١٢/١٤١٢

شفاء شریف نیز فتاویٰ بزاز یہ و درر و غرر و فتاویٰ خیر یہ و در مختار و مجمع الانہر و غیر ہائیں ہے: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ (ت) (در مختار باب المرتد مطبع مجتہانی دہلی، ۱/۳۵۶)

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ و در مختار و عالمگیری و غرر و ملتقى الابحر و مجمع الانہر و غیر ہائیں ہے: صاحب الہوی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد (بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ ت) (در مختار فصل فی وصایا الذمی وغیرہ مطبع مجتہانی دہلی، ۲/۳۳۳)

فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے: هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین۔ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ (مفتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۴)

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر (۱) ہیں فی الدر المختار عن غنیة ذوی الاحکام ما یکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد زنا۔

در مختار میں غنیة ذوی الاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اسکی اولاد ولد الزنا ہے۔ (در مختار باب المرتد مطبع مجتہانی دہلی، ۱/۳۵۹)

اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین (۱) کو ساقط (۲) نہیں کرتا۔

ان تفصیل سے لکھے ہوئے۔

فی التویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء ذین اسلامہ
وکسب ردتہ فی بعد قضاء ذین ردتہ۔

تویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ (رد مختار باب المرتد مطبع مجتہدی دہلی ۱/۳۵۹)
اور مجمل (۳) تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل (۴)، وہ ہنوز (۵) اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکم القاضی بلحقاقہ حل دینہ۔ فی رد المحتار لا نہ باللحاق
صار من اهل الحرب وهم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت،
الا انه لا يستقر لحاقہ الا بالقضاء لا احتمال العود، واذا تقرر موته ثبت
الاحکام المتعلقة به کما ذکر لہر۔

(در مختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دار الحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دین لوگوں کو حلال ہے، رد المختار میں ہے کیونکہ دار الحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہو گیا اور حربی اسلام کے احکام میں مردوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہو گئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہو جائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔ ت) (رد المحتار باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۰۰)۔

اولاد صغار (۱) ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی،

حذرا علی دینہم الاثری انہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان کانت
فاسقة والولد یعقل یخشی علیہ التعلیق بسیرھا الذمیمة فما ظنک بالاب المرتد
والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقى عندها الی
ان یعقل الا دیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منها ما تفعلہ فکذا الفاجرة الخ

۱۔ قرض ۲۔ ختم ۳۔ فوراً دیا جانے والا ۴۔ وقت مقررہ والا ۵۔ وہ اب بھی دے اپنے وقت پر۔

نابالغ بچوں کے دین کے خطرے کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسق ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، رد المحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ،

(رد المحتار باب الحضانة دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۶۳۴)۔

وانت تعلم الولد لا يحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلك عمر العقل قطعاً فيحرم الدفع اليه ويجب النزع منه وانما احوجنا الى هذا لان الملك ليس بيد الاسلام والا (و) فالسلطان اين يبقى المرتد حتى يبحث عن حضانته الا ترى الى قولهم لا حضانة لمرتدة لا لها تضرب وتحبس كالיום فاني تنفرغ للحضانة فاذا كان هذا في المحبوس فما ظنك بالمقتول ولكن انا لله وانا اليه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتد کو چھ پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔ (ت)

(و) فان سلطان الاسلام مأمور بقتله لا يجوز له ابقاؤه بعد ثلاثة ايام منه کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے۔

مگراں کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر (بھرت)۔ اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے،

فی الذر المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وهی خمس النکاح والذبیحة والصید والشهادة والارث ویوقوف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة وهو المفاوضة، او ولاية متعدية وهو التصرف علی ولده الصغیر، ان اسلم نفذ وان هلك اولحق بدار الحرب وحکم بلحقه بطل۔ اھ مختصراً،

(در مختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دار الحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے، اھ مختصراً، ۱)

در مختار، باب المرتد، مطبع مجتہائی دہلی ۱/۳۵۹

نسأل الله الثبات علی الايمان وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم وصلى الله تعالى علی سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين، آمین واللہ تعالی اعلم۔

ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کے لئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظيم، وصلى الله تعالى علی سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين، آمین۔ واللہ تعالی اعلم۔ (ت)۔

محمد مصطفیٰ احمد عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں
ناصر دین عقی عنہ محمد بن المصطفیٰ النبی الامی محمدی سنی حنفی قادری

رسالہ

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

۱۲۲۳ھ

(قادیانی مرتد پر قہر خداوندی)

الحمد لله وكفى، سمع الله لمن دعا، ليس وراء الله منتهى، ان ربى لطيف
لما يشاء، صلوات على الاعلى، وتسليماته المنزهة عن الانتهاء،
وبركاته التى تنمى وتنمى، على خاتم النبیین جمیعاً، فمن تنبأ بعده تأماً
او ناقصاً فقد كفر وغوى، الله اكبر على من عاث وعتا، ومرد وعصى، وفى
هوى هواه هوى، اللهم اجرنا من ان نذل ونخزى، او نزل ونشقى، ربنا
وانصرنا بنصرک على من طغى وبغى، وضل واضل عن سبیل الاهتداء،
صل على المولى واله وصحبه ابدا ابدا، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا
شريك له احدا صمدا، وان محمدا عبده ورسوله بالحق ودين الهدى،
صلی الله تعالی علیه وعلى اله وصحبه دائماً سرمداً۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور سنتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کو
منٹھی (۱) نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لطف فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں، تسلیمات اور
برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ کے بعد تام (۲) یا
ناقص (۳) نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور گمراہ، اللہ تعالیٰ ہر سرکش، باغی، کھلے نافرمان اور اپنی
خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب و بلند ہے، اے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی،

پھسلنے اور بدبختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور جو بھی گمراہ ہو اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ وحدہ لا شریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر دائمی۔ اللہ اکبر علی من عتا و تکبر (اللہ تعالیٰ ہر سرکش اور متکبر پر غالب و بلند ہے۔ ت)

مدتے ہیں مثنوی تاخیر شد..... مہلتے ہایست تاخوں شیر شد

(اس مثنوی کو ایک مدت تاخیر ہوئی، خون کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہیے۔ ت)

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ و نعم الوکیل، رسالہ ماہواری رد قادیانی کی ابتداء حکمت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے مرید ہو آئے، مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارتباط (۱)، سلام، کلام یک لخت ترک کر دیا۔ دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب الادنی دون العذاب الاکبر۔ (القرآن الکرم ۲۱/۳۲)

(بڑے عذاب سے قبل دنیاوی چھوٹا عذاب چکھا) مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی میں کوئی گئی (۲) نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات (۳) کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، سلطان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ:

ع: دست بگیر دسر ششیر تیز

(تیز تلوار کا سراہا تھ میں پکڑا۔ ت)

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائد شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود ہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملائوں کو بلا لیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ (۴) بدزبانی و اکاذیب

لا دوستی بل اپنی طرف سے کوئی کمی نہ کی، بل فضولیات ہیں کسر، بڑے بڑے بہتان، بل عقلمند۔

بہتانی (۵) دکلمات شیطانی کا اٹھانہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالباحت عن حلفہ بظلفہ (اس کی طرح جو اپنی موت اپنے کھر سے کرید کر نکالے۔ ت) سے کم نہ تھی۔

ست باز و بھل میفگند..... پنہ با سر و آہنیں چنگال

(ہر فہم (۶) و جاہل کو چھیڑا، آہنی پنچے والے مرد سے پنچہ آزمائی کی۔ ت)

مگر از انجا کہ عسی ان تکرہوا شینا و هو غیر لکم۔ (القرآن الکریم ۲/۲۱۶)

قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی۔

ع خدا شرے بر انگیزد کہ خیر ما در اں باشد

(اللہ تعالیٰ ایسا شرلاتا ہے جس میں ہماری خیر ہو۔ ت)

یہ ایک غیبی تحریک خیر ہو گئی جس نے اس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی (۱) فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال برعائے (۲) رسالت و نبوت و افضلیت (۳) من الانبیاء وغیرہ کفر و ضلال (۴) کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھا دیا کہ تمہاری آج کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ و رسول و انبیائے سابقین و ائمہ دین سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، "ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری" نام رکھا گیا، اس میں دعوت مناظرہ، شرائط مناظرہ، طریق مناظرہ، مبادی مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلک منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ دشنام (۵) ہائے قادیانی بر حضرت ربانی و رسولانِ رحمانی و محبوبانِ یزدانی، سلسلہ کفریات و ضلالتِ قادیانی، سلسلہ تناقضات و تہافتات قادیانی، سلسلہ دجالی و تلبیسات قادیانی، سلسلہ جہالات و بطلات قادیانی، سلسلہ تاصیلات، سلسلہ سوالات اور واقعی و قبی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل الٹ پھیر کر انہیں ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہذا ہر رسالے کے جدا گانہ رو

سے انہیں سلاسل کا انتظام احسن واولیٰ۔

اب بعونہ تعالیٰ اسی ہدایت نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد فرمانے والا ہے، اس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین میں حسب حاجت اندراج گزین مناسب، کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں انسلک پائے، جو نیا کلام اس سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار خدا جانے اول تا آخر ایک سلسلہ میں مضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت "ت" لکھ کر جدا محدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہ تعالیٰ یقینی امید مدد و موافقت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوف خدا اور روز جزاء سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہ تعالیٰ امید ہدایت ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلنا والہ الصلوٰۃ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ انہ ہو القریب المجیب

ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین وآلہ وصحبہ اجمعین ط

اس میں قادیانی کو دعوت مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہولناک

اقوال کا تذکرہ ہے

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دین حق پر استقامت اور اعدائے دین (۱) پر فتح و نصرت بخشے، آمین ا
روہیل کھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۵۷ء میں تصور حسین بیچہ بند کے نام سے ایک مضمون
بمعنوان "اطلاع ضروری" نظر سے گزرا جس میں اولاً علمائے اہلسنت نصرم اللہ تعالیٰ پر سخت
زبان و رازی و افتراء پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ (۲) توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں عمائد شہر کو
ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرا دیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہو جائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ بچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل، کیا کلام و خطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراؤل، اس کی پچھاڑی معلوم از اوّل، مگر اس نے دینا بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم، لہذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایت فوری دو عدد پر مشتمل، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) ان گالیوں کا جواب متین جو علمائے اہلسنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا اللہ ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریمضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ دہنو (۳) ! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء دائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء دائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید خبیث ناپاک گالی ہے جو اس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔

(دوسرے عدد) میں بحونہ تعالیٰ (۱) قادیانی مرزا کو دھوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر دور ہے اس میں قادیانی کی طرح فریقِ مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بحولہ تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمال تہذیب و متانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرہ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔

ایک مدعی وحی (۲) کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور کچھلی قوت سب حق کا دار سہارنے کے لئے ملا لے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہیے اس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹی مسیحی جھوٹی وحی کا سب جال بیچ بحونہ کھل جائے گا۔ وما ذلک علی اللہ

بعزیز لعد عز نصر من قال وقوله الحق ان جندنا لهم الغلبون ولن يجعل اللہ

لِّلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (اور یہ اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العالمین۔ ت) یہ دوسرا عدد بحولہ تعالیٰ اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔ وما توفیعی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ (اور مجھے صرف اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔ ت)۔

عددِ اوّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں خُشی کے خود اللہ عز و جل

پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا مالک و مولیٰ تمہیں کفر و کفرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختہ مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اسے اس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثیل عیسیٰ بلکہ نزول عیسیٰ یا دوسرے لفظوں میں عیسیٰ کا اتار بنا ہے، عیسیٰ کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیح صادق کی جمیع اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شائع ذمیرہ (۱) سے اس پاک مبارک رسول کو معزہ پاتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ ان کے معجزات، ان کے کمالات سے یک لخت (۲) انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں (۳)، ذمیرہ حالتوں (۴) کی ان پر بو چھاڑ کرے جب تو اتار بنا ٹھیک اترے۔ میں یہاں اس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہذا اس کی خردوار سے مشیت نمونہ (۵) پیش نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسیٰ بن مریم اور انکی ماں علیہما الصلوٰۃ والسلام

پر قادیانی کی گالیاں

تاریخ: ۱

(۱): اعجاز احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ: "یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی (۶) اعتراض رکھتے ہیں کہ:

ت: ۲:

ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے۔

ت: ۳:

اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت (مے) پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ت: ۵ و ۴:

(۲) ایضاً ص ۲۴: کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔ "یعنی یہ خود ان کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سر تھوپا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے اس کا بیان ان شاء اللہ آگے آتا ہے۔

ت: (۶)

(۳): ایضاً ص ۲۴: ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پر ہیں۔ "یہ بھی صراحت نبوت عیسیٰ سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر کہتا ہے "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔"

۱: مدد: دعویٰ، ۳: انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ، ۴: گمراہی، ۵: گالیاں

ت (۷):

نیز پیشگوئی لکھرام آخردافع الوسوس ص ۷ پر کہتا ہے ”کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا لکھنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔“

ت (۸):

ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷: پر کہا کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔

ت (۹):

اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص ۶: اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں۔ **إلا لصنة الثلاث على الظالمين**

(۳): دافع البلاء ٹائیکل پیج ص ۳: ”ہم مسیح کو بیشک راستباز (۱) آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی (۲) نہ تھا۔“

رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین ادوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ و محمد ﷺ اس:

ت (۱۰): کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو ان کی خاک پا کے ادنیٰ

غلاموں کا بھی پورا وصف:

ت (۱۱): نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسیٰ کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی

نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، اور اب قادیانی ہے کہ:

ت (۱۲): اسی کے متصل کہتا ہے کہ "حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار قلام احمد از قادیان"۔

(۵): پھر یہاں تک تو عیسیٰ کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ ہینک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا "یہ ہمارا بیان محض ٹیک ظنی (۱) کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں۔" اے سبحن اللہ

ایساں یقین شعار باید حسن ظن تو چکار آید
پختہ ایمان انسان کا شعار ہونا چاہیے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔ ت
ت (۱۳):

(۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص وہ تمام ہو گئی، اسی کے ص ۳ پر کہا "عیسیٰ کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔"

(۷) عیسیٰ کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع و اقسام بد اطواری (۲) کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص ۴۔

ت (۱۵):

مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ معجزی کو اس۔

ت (۱۶):

پرایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی معجزی) شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے۔
ت (۱۷): اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے قرآن میں معجزی کا نام صُور رکھا گیا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قسے اس نام کے رکھنے سے مانع (۱) تھے۔

۱۔ اللہ کی مدد سے معجزی کوئی کرنے والا۔

ت (۱۸):

(۸): اسی ملعون (۲) قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں یوں لکھا: "آپ کا کنجریوں سے میلان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ۔"

ت (۱۹):

کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ:

ت (۲۰):

لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ت (۳۶ تا ۲۱):

اسی رسالہ میں ص ۴ سے ص ۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی دل جلے کے پھپھو لے پھوڑے ہیں۔ اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان (۹)، اسرائیلی شریر (۱۰)، مکار (۱۱)، بد عقل (۱۲)، زنا نے خیال والا (۱۳)، فحش گو (۱۴)، بد زبان (۱۵)، کلیل (۱۶)، جھوٹا (۱۷)، چور (۱۸)، علمی (۱۹)، عملی (۲۰)، قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا (۲۱)، گندی گالیاں دینے والا (۲۲)، بد قسمت (۲۳)، زرافری (۲۴)، پیر و شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیے۔

ت (۳۷):

(۲۶): صاف لکھ دیا ص ۶ "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔"

ت (۳۸):

(۲۷): اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب (۱) کے کچھ نہ تھا۔"

۱۔ گندے گناہوں میں اک دم پس گندی خصلتوں میں گناہ کی حالتوں میں ایک مٹھی میں بڑے بڑے بے ثبوت کے باطل ہونے پر۔

ت (۳۹):

(۲۸): انتہاء یہ کہ میں نے پر لکھا: آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین

دادیاں اور نانیاں آپ۔

ت (۴۰):

کی زنا کار اور کسی عورتیں (۲) تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حکم کہ رسول اللہ کو تکمیل (ع) و بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لمجھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو نیچے بند صاحب نے علماء اہلسنت کو دیں ان کا پیر تو تانی دادی تک کی دے چکا۔ الا لعنة اللہ علی الظالمین (ع) (خبیث حیلہ مناظرہ کا ہے اس کا رد عنقریب آتا ہے)۔

(۲۹): وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گنا دیں، اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس۔

ت (۴۱ تا ۴۴):

کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں، ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت (۴۵):

کشتی ساختہ ص ۱۶ پر لکھا: ”مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ مسیح کی دونوں ہمیشروں (۳) کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں“، اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔“

لے بیچ بولنے والا، نجات دلانے والا۔

ت: (۳۶)

دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اکتفا کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا اور جو ایک پادری کی بے معنی زٹل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

ت: (۳۷)

(۳۰): نیز اسی دافع البلاء کے ص ۱۵ پر لکھا ”خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا“۔ یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دوشدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت: (۳۸)

(۳۱): اربعین نمبر ۲ ص ۱۳ پر لکھا ”کامل مہدی (۱) نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ۔ ان مرسلین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، جناب قادیانی“۔ دیکھو اسی کا ص ۱۲ و ۱۳۔

ت: (۳۹ و ۵۰)

(۳۲): مواہب الرحمن پر صاف لکھ دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا لو قد الدھر جوع عیسیٰ الذی هو من المہود لرجع العزۃ الی تلک الیوم (اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسیٰ کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔ ت)

ت: (۵۱)

ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔

قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کر دی

ت (۵۲): (۳۳) حدیث کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر (۱) کر دی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسیٰ کا فر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ عیسیٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ ص ۱۸ پر کہتا ہے "جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں" دیکھو کیسا صاف بتا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینک ہوتے ہیں۔ **اللہ علی الکفرین**۔ قصد تھا کہ فصل اول یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی "ازالۃ الادہام" ملی، اس کی برہنہ گویاں (۲) بہت بے لاگ اور قابل تماشا ہیں۔

معجزات مسیح کی تحقیر و انکار

(۳۴): یہ جو مثیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلانا اس سے طلب کئے تو صاف جواب دیتا ہے ص ۳ "احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے۔" دیکھو وہ ظاہر باہر کا ہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جا بجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے ص ۱۷۔ "ما سوائے اس کے:

ت (۵۳ تا ۵۷):

اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء (س) یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟

دیکھو "کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا" کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصبے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص ۱۵ "زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھانہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔"

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحات قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول و نبی ہونے کا اذعان، مسلمان تو مکتذب قرآن (۱) کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے اللعنة الله على الكافرين (خبردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) اور اس کذاب (۲) کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکرت تھے، رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہے، قرآن عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ:

"انی قد جنتکم بایۃ من ربکم الی اخلق لکم من الطین کھیشۃ الطیر فالنخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ و اہری الاکھہ والابرص و احی الموتی باذن اللہ و انبشکم بما تاکلون و ما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین"۔ (القرآن الکریم ۳/۴۹)

پیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گروں میں اٹھار کھتے ہو، پیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مکر فرمایا: و جنتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ و اطیعوا (القرآن الکریم ۳/۵۰) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

ان مکاری و دھوکہ دہی، پیشہ و عورتیں، سچ: بہنوں۔

اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا، کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب (۳) کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔
(۳۵): اسی بکر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۱۱ سے آخر ۱۶۲ تک تو نوٹ میں پیٹ:
ت (۵۸):

بھر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے وہ مسخریاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں:
ت (۵۹):

صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔
ت (۶۰):

(۳۶): بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔
ت (۶۱-۶۲):

(۳۷): وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور تھا عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آگئی تھیں۔
ت (۶۳):

(۳۸): عیسیٰ کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

(۳۹): وہ جھوٹی جھلک تھی۔

(۴۰): سب کھیل تھا، لہو و لعب تھا۔

ت (۶۴):

(۴۱): سامری جادوگر کے گنوسالے (۱) کے مانند تھا۔

لہذا ہدایت دینے والے۔

ت (۶۵):

(۴۲): بہت مکروہ و قابل نفرت کام تھے۔

ت (۶۶):

(۴۳): اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت (۶۷):

(۴۴): عیسیٰ روحانی علاج میں بہت ضعیف اور کمزور تھا۔

ت (۶۸): وہ ناپاک عبارات بروجہ القاط یہ ہیں ص ۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم

ہیں، ایک محض سماوی جس میں انسان کی ص ۱۵۲ تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر، دوسرے عقلی جو خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ

ص ۳۳۳ مرد من قواریہ (القرآن الکریم ۴۴/۲۷) (شیشے جڑا مکن ہے۔ ت)

بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل (۱) کے ڈبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پھروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ (ص) یوسف کے ساتھ بائیس (۲۲) برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا (ص) سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صنّاع (۲) ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں۔ دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں (ص) ماسوا اس کے یہ قرین قیاس

آن کا فرقرار دے دیا، ۲: ۲۱: ۲۲: ۲۳: جموٹ۔

ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے (عہ)۔

عہ: اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔ عہ: اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔ عہ: یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا۔ عہ: یہاں تک کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزاء تھے اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

سلب امراض (۱) عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص (۲) ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی، کالمین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں، اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الہی اس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گویا جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دخان (۳) میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت

تھی جو ہر فرد بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مہزوم (۳) مفلوج (۵) مبرص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن (۷) ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا، اس کے ذریعے حرکت کرتا تھا جیسے سامری نے اسپ القدس کے پاؤں تلے کی خاک پھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔ مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمن اسلام نے اللہ عزوجل کے سچے رسول کو کیسی مغفلت گالیاں دیں، کون سی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو و لعب و شعبدہ و سحر ٹھہرایا، ابرائے اکمہ و ابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور معجزہ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، یوحییٰ کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر، اور اسے صاف سامری کا پھڑا بتا دیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ (۱) جبریل کی خاک سم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی،

قال اللہ تعالیٰ: قال بصرت بما لم یبصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فبذلتھا وکذلک سولت لی نفسی۔

سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انہیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپ رسول کی خاک قدم سے ایک مٹی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس لتارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔ (القرآن الکریم ۹۶)

مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرہ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول یقیناً اس کا فرجادوگر سے بہت کم رہا، اور معجزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا،

لے پھڑے،

اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار، قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے
ع: جنوں وضوئے معکم ہی ہی تیسرہ (جیسے تیسرہ بی بی کا وضوئے محکم ہو۔ ت)
اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے دعوے کر کے اٹھے اسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں،
اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے کذب قرآن (۲) و دشمن انبیاء و صدق الرحمن
(۳) کو امام وقت مسیح و مہدی مان رہے ہیں۔

ع: گھر مسیح اہل ست لعنت بر مسیح
(اگر یہی مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔ ت)

اور ان سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شدید پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ
بھال کر کہے میں جناب (ص) مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں، ہاں شاید ایسوں کے
نزدیک کافروہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم۔ کذلک یطعم اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔ اللہ یوں ہی مہر کر دیتا
ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔ (القرآن الکریم ۳۰/۳۵)
من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے (در مختار باب المرتد، مطبع
مجتہائی دہلی، ۱/۳۵۶)۔

جب تکذیب قرآن (۱) و سب و شتم (۲) انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے
آریہ و ہنود و نصاریٰ نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں، یا شاید ایسوں
کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھانہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزات مسیح کی طرح قرآن کے
بے اصل کہ قلاتا مسلم قلاتا کافر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تنبیہ:

ان عبارات ازالہ سے بھگت اللہ تعالیٰ اس مجموعے کے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہو گیا جو عبارات ضمیمہ انجام
آئیم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے بنائے والے۔

الصلوة والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

اولیٰ: ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجاز احمدی و دافع البلاء و کشتی نوح و اربعین و مواہب الرحمن وغیرہ میں اہلی و گہلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے، دلہن کا منہ کالا، مشاطہ (۳) کب تک ہاتھ دے رہے گی۔

ثانیاً: کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً:

مرزا کو اذعان (۱) ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آ سکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ:

لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔

کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جا بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عز و جل کی جناب میں گستاخی کریں گے۔ (القرآن الکریم ۶/۱۰۸)

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

رابعاً:

مرزا کو اذعان ہے کہ وہ مصطفیٰ ﷺ کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص ۸۳ پر لکھتا ہے:

من آیات صدقی انه تعالى وفقني باتباع رسوله واقتداء بيه ﷺ فما رأيت
الرا من انار النبي الا قفوته۔

(میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا۔ ت)

بتائے تو کہ مصطفیٰ ﷺ نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر فکر کا کامل ازالہ کر دیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتیٰ کہ چور اور ولد الزنا (۲) کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی، ضمیمہ انجام ص ۱۱، نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب مالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لا کر بے پر کی اڑاتے اور اپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادت زنا وہ اس نے اس بائبل محرف (۳) کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزام پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحۃً اس کی مکتذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کر دی کہ قرآن عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص ۸۰۸ "آیت ہے" فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون "یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملا کی نبی اور انجیل "۔ تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزام نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالیٰ دجالوں کا پردہ یونہی کھولتا ہے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

(۴) : ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو صاحب ضروریات دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے کی گھولے ہوئے قرآن کو جھٹلاتا ہے، رخصت کا دشمن۔

رسالہ

الجُراز الدّیانی علی المرتدّ القادیانی

۱۳۴۰ھ

(قادیانی مرتد پر خدائی نخر)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ (۷۹):

از پبلی بحیث مسئلہ شاہ میر خاں قادری رضوی، ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ
اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں
بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت (۱) ارسال
خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱): آیت کریمہ:

والذین یدعون من دون الله لایخلقون شیئاً وہم یخلقون ۝

اموات غیر احياء ۝ وما یشعرون ایاں یبعثون ۝

(اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں،
مردے ہیں زندہ نہیں، اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ ت)، (القرآن الکریم

۱۶/۲۰۲۱)۔

۱۔ قرآن کو بھلانا ہی برا سمجھنا ہے: دہن چا کر لے والی۔

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابرین عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲): صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارقام (۱) فرماتے ہیں۔
(منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸)

”لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا۔“

۔ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (ت)

(۲) صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷

اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ

”عِزَّاسْمَةِ“ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ۔“

(پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو۔ ت) (القرآن الکریم ۵۹/۳)

آیات الہیہ، احادیث نبویہ ثبوت ممت عیسیٰ علیہ السلام (۲) میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر ان کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ ساکن پبلی بھیت

محرم الحرام ۱۴۴۰ھ

الجواب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ؕ

(۱): قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زدن (۳) ہو۔

قادیانی صہبا (۱) درجہ سے منکر ضروریات دین تھا اور اس کے پس ماندے (۲) حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ و تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال (۳) بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلسنت کا اجماعی عقیدہ (۴) ہے) نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کر دم (۵) کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے انکا نزول کیونکر ممتنع (۶) ہو گیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیق وعدہ الہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”اَلَا نَبِیَّاءُ اَحْیَاءُ فِی قُبُورِهِمْ یُصَلُّوْنَ“

ترجمہ: انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں۔

۲۔ مسند ابو یعلیٰ مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۴۱۲، موسسہ علوم القرآن بیروت ۳/۹۷۲ (۳)

(۲): معاذ اللہ کوئی گمراہ بد دین یہی مانے کہ ان کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا

دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہو گیا؟

وَعْدَةٌ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْبَةٍ اَهْلَكْنَهَا اَللّٰهُمَّ لَا یَرْجِعُوْنَ ۔

(اور حرام ہے اس بہتی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ ت) (القرآن الکریم ۲۱/۹۵)۔

ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

قال الله تعالى: قَامَتْهُ اللهُ مِائَةً عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ

(تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا۔ ت) (القرآن الکرم ۲/۲۵۹)

چاروں طائران (ی) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام،

قال الله تعالى: ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْخُلْنِ يَابِسَ ثَمَرِهَا

(پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلاء، وہ تیرے پاس چلے آئیں

کے دوڑتے ہوئے۔ ت) (القرآن الکرم ۲/۲۶۰)

ہاں مشرکین ملاعنہ (۱) منکرین بعث (۲) اسے محال جانتے ہیں اور دربارہ (۳) مسج

علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اس قادر مطلق عز وجلالہ کو معاذ اللہ صراحۃ (۴) عاجز مانتا اور دافع

البلاء کے صفحہ ۳۴ پر یوں کفر بکتا ہے: خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی

نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ (دافع البلاء مطبوعہ ربوہ ص ۳۴)

مشرک و قادیانی دونوں کے رد میں اللہ عز وجل فرماتا ہے:

أَفَعِيسْنَا بِأَلْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ

(تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں۔ ت) (القرآن

الکرم ۱۵/۵۰)

جب صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی

حقیقت پر ممکن و داخل زیر قدرت و جائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳): اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعد استیفاء اجل کے لئے ہے،

اس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے امانت ہو تو مانع اعادت (۵) نہیں بلکہ استیفاء اجل کے لئے

ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے۔

۱: شدید ضرورت۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ"۔ (القرآن الکریم ۲/۲۴۳)۔

(اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ، پھر انہیں زندہ فرما دیا۔ ت)۔

قنادہ نے کہا:

أَمَّا تَهُمُ عُقُوبَةٌ لَّمْ يُعْثُوا لِيَتَوَفَّوْا مُلَّةَ آجَالِهِمْ وَلَوْ جَاءَتْ أَجَالُهُمْ مَا يُعْثُوا۔ (معنا)

۔ (اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کر دیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں، اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہو جاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے۔ ت)

(جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قوله تعالیٰ الم تر الی الذین الآیة المطبوعة المیمنة مصر ۲/۳۴۷)

(۴): اس وقت حیات و وفات حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفات مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ عیسیٰ رسول اللہ بے باپ سے پیدا ہوا مریم کیونکر ہو سکا؟ قادیانی اس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداء فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا مثل پیدا ہوگا، اسے نزول عیسیٰ فرمایا گیا اور اس کو ابن مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ :

يَتَّبِعُ خَيْرَ سَبِيلٍ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔
(القرآن الکریم ۱۱۵/۴)

(مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ ت) کا حکم صاف ہے۔

(۵): مسیح سے مثیل مسیح مراد لینا تحریف نصوص (۱) ہے کہ عادت یہود (۲) ہے، بے

دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں۔

يُحَوِّرُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ۔ (القرآن الکریم ۱۳/۵)

(اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔ ت) ایسی تاویل گھڑنی نصوص شریعت سے استہزاء (۳) اور احکام و ارشادات کو درہم برہم کر دیتا ہے، جس جگہ جس شئی کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شئی خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ ملاحظہ کیا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶): بفرض باطل اٹھم بر علم پھر اس سے قادیان کا مرتد (۱)، رسول اللہ کا مثیل کیونکر

بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں (۲)، اس کی فضیحتیں (۳)، اس کی خباثتیں (۴)، اس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا؟ اس کے خردوار ہزار ہا کفریات سے مشتے نمونہ (۵)، رسائل السوء والعقاب علی المسیح الکذاب وقهر الدیان علی مرتد بقادیان و نور الفرقان و باب العقائد والکلام وغیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو قحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ (۶) کے نام مسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷): مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ عز و جل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے :

قَالَتْ اَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمَسِّنِي بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذَلِكَ ۝ قَالَ

رَبِّكَ هُوَ عَلَىٰ هَيْنٍ ۚ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

(القرآن الکریم ۲۱/۲۰/۱۹)

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ امر ٹھہر چکا ہے۔ (ت)

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا:

فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا، الْآيَةُ۔ (القرآن الکریم ۲۳/۱۹)

تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہا دی ہے۔ (ت)
 على قراءة من تحتها بالفتح فيهما وتفسيره بالمسيح عليه الصلوة والسلام (معنا)۔

اس قرأت پر جس میں مَن کی میم مفتوح اور تَحْتِهَا کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

(جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قوله تعالى فنادها من تحتها الخ مطبوعه ميمنه مصر ۱۶/۲۵)

انہوں نے گہوارے (۱) میں لوگوں کو ہدایت فرمائی۔

”يَكْلُمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا“ (القرآن الکریم ۳۶/۳)

لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں۔ (ت)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی:

قال انى عبد الله اتنى الكتب وجعلنى نبيا (القرآن الکریم ۳۰/۱۹)

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ (ت)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں۔

”وجعلنی مبارکاً اینما كنت“۔ (القرآن الکریم ۳۱/۱۹)

اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ (ت) برخلاف کفر طاغیہ (۲) قادیان کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا۔

انہیں اپنے غیوں پر مسلط کیا:

علم الغیب فلا یظهر علی غیبہ احدا الا من ارطى من رسول۔

(القرآن الکریم ۲۷/۷۲، ۲۷/۷۳)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت) جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں ٹھپ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب ان پر آئینہ تھا۔

”والبشکم بما تا کلون وما تدخرون فی ہوتکم“۔

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (ت)

(القرآن الکریم ۳۹/۳)

انہیں تورات مقدس کے بعض احکام کا نسخ (۱) کیا:

”ومصدقا لما بین یدی من التورۃ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم“۔

اور تصدیق کرنا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور اس لئے کہ حلال کروں

تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں (ت)۔ (القرآن الکریم ۵۰/۳)

انہیں قدرت دی کہ مادرزاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،

”وتبرئ الاکمه والابرص باذنہ“۔

اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔ (ت)

(القرآن الکریم ۱۱۰/۵)

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے:

”واذ تخرج الموتی باذنی وأُحیی الموتی باذن اللہ“۔

اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ (ت) اور میں مردے چلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (ت) (القرآن الکریم ۱۱۰/۵) (القرآن الکریم ۳۹/۳)

ان پر اپنے وصف خالقیت (۲) کا پرتو (۳) ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا:

”واذ تخلق من الطین کھیثۃ الطیر باذنی فتنفخ فیہا فتکون طیراً باذنی“۔
اور جب تو مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔ (ت) (القرآن الکریم ۱۱۰/۵)

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیل مسیح ہو گیا؟

اخیر کی چار یعنی مادر زاد (۱) اندھے اور ابرص (۲) کو شفاء دینا، مردے چلانا (۳)، مٹی کی صورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھلے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بنتا ہے ان میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الہی برکات سے پورا محروم، لہذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ مجزے نہ تھے مسریم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے معجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لو نشاء لعلنا مثل هذا اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے۔ (القرآن الکریم ۳۱/۸)

ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے، الا لعنة الله على الکذبین قادیانی محدث لہ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳۳، ۵۵، نوٹ آخر میں ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰۱ تا ۱۵۱ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول:

ملعون ازالہ ص ۳: احیاء جسمانی (۴) کچھ چیز نہیں۔

ملعون ازالہ ص ۴: کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

ملعون ازالہ ص ۱۵۱: (ع) شعبہ بازی اور دراصل بے سود، (۵) عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے، بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز کرتی ہیں، ہمیں کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں، یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزی بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں، سلب امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلب امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے، یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت اخصاصہ ہے جو اپنے تئیں (۱) اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور کھٹا ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے، مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی، مسیح کے معجزات اس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

(ع: ازالہ اوہام، مطبع ریاض الہند ص ۱۲۱ تا ۱۲۳)

مسلمانو ادیکھا، ان ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیات قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس (۳۳) کفر ہیں۔

بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحب معجزات و آیات پینات (۲)، اور یہ مردود و مطرود و مرتد و مورد آفات، اور خود اس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبہ باز بھانمتی مسمریزی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف تھے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی، الا لعنة الله على الظالمین خبردار اظالموں پر خدا کی لعنت۔ (ت)

ان مرزا غلام احمد قادیانی، بے شرمیاں، رسوائیاں، گندگیاں، بے وقوف کے ہزار ہا کفریات سے کچھ نمونے، ان جھوٹا مدعی نبوت مسیلہ کذاب مراد یہاں مرزا قادیانی ہے۔

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعم ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء ص ۴: مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملایا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوایا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحییٰ کا نام حضور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ (دافع البلاء مطبع ضیاء الاسلام قادیان ص ۶-۵)

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷: آپ (یعنی عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۶: حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص ۷: آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور تانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک بحیلہ باطلہ مناظرہ خود ہی جملے دل کے پھپھو لے پھوڑے، اللہ عز و جل کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بد عقل، زنا نے خیال والا، فحش گو، بد زبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بد قسمت، نرافرمی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی و جہال نے دیئے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کر دیا۔ یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا، غرض تیس سے اوپر اوصاف اس

دجال مرتد نے اپنے مزموم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کر لے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بد چلن، بد معاش، فریبی، مکار، زنا نے خیال والا، کٹیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چیلہ، کنجریوں کی اولاد، کسیوں کا جتنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہوم و مزموم (۱) ہے، اللعنة الله على الظالمين۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات و حیات مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عہث (۲) بحث، کیسی تصبیح (۳) وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل و پا، در ہوا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے، ایسی مہمل (۴) عتاریوں کیا دیوں (۵) کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہشت۔ پہلے قادیانی کے کفر اٹھا دیا اسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سنی المذہب سے جواب شبہات گزارش کرتے ہیں، **وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْق۔**

پہلا شبہ:

”کریمہ والذین یدعون من دُون اللّٰہ الایۃ۔“

اقول اوّل:

یہ شبہ مرتدینِ حال (۱) نے کافرانِ ماضی (۲) سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ:

”الکم وما تعبدون من دُون اللّٰہ حسب جہنم التّم لها واردون۔“

نازل ہوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسیٰ اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔ **القدآن الکنہ ۹۸/۲۱**

۱۔ منسوخ کرنے والا، ۲۔ پیدا کرنے والی صفت، ۳۔ سایہ۔

۴۔ پیدا کنی، ۵۔ برص والے، ۶۔ زندہ کرنا، ۷۔ جسم زندہ کرنا، ۸۔ بے فائدہ۔

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحَسَنَىٰ ۖ أُولَٰئِكَ عَنِهَا مُبْعَدُونَ ۖ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا۔ (القرآن الکریم ۱۰۲/۱۰۱)

ترجمہ: بیشک وہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔
ابوداؤد کتاب النسخ والمسنوخ میں اور فریابی عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم طبرانی وابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:
لَمَّا نَزَلَتْ اَنْكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصْبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَاَرْدُونَ فَقَالَ الْمَشْرِكُونَ الْمَلَائِكَةُ وَعِيسَىٰ وَعَزِيرُ يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ اَنْ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحَسَنَىٰ ۖ اُولَٰئِكَ عَنِهَا مُبْعَدُونَ۔

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اَنْكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ (الایہ) تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقت (الایہ) بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔
(المستدرک کتاب التفسیر تفسیر سورة البہاء دار الفکر بیروت ۲/۳۸۵)

ثانیاً

”يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ“ یقیناً مشرکین ہیں اور قرآن عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا، ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرک (۱) سے باطل، ان کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا، اُن کا مردار:

قال اللہ تعالیٰ: لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ (القرآن الکریم ۱/۹۸)

(کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے۔ ت)
وقال اللہ تعالیٰ: اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا اُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۔ (القرآن الکریم ۶/۹۸)

۱: اپنے آپ کو بنی کمل نشانیاں۔

بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ (ت)

وقال الله تعالى: ما يؤذ الذين كفروا من اهل الكتب ولا المشركين ان ينزل عليكم من غير من ربهكم۔ (القرآن الکریم ۱۰۵/۲)
(وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔ ت)

وقال الله تعالى: لتجدن اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود والذين اشركوا ولتجدن اقربهم مودة للذين امنوا الذين قالوا انا نصارى۔
(القرآن الکریم ۸۲/۵)

ضرورتاً مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرورتاً مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بیشک ہم نصاریٰ ہیں۔ (ت)
وقال الله تعالى: اليوم احل لكم الطيبات وطعام الذين اوتوا الكتب حل لكم وطعامكم حل لهم والمحصنت من المؤمنات والمحصنت من الذين اوتوا الكتب من قبلکم (القرآن الکریم ۵/۵)

(آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔ ت)

ولا تنكحوا المشركت حتى يؤمن (القرآن الکریم ۲۴۱/۲)

(اور مشرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔ ت)

جب قرآن عظیم "يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" میں نصاریٰ کو داخل نہیں فرماتا اس

"الَّذِينَ" میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکر داخل ہو سکیں گے؟

ثالثاً:

سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، کُر اِسمیعہ کی قرأت "تَدْعُونَ" بہ تائے خطاب، توبہ پرست ہی مراد ہیں اور "الَّذِينَ يَدْعُونَ أَصْنَامَهُمْ" (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بت ہیں۔ ت)

رابعاً:

خود آئیہ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عموماً اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا امواتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ (القرآن الکریم ۲۱/۱۶)

(مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) اموات سے قبادریہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا ارشاد ہوا "غَيْرُ اَحْيَاءٍ" یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے برے جماد ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے،

تفسیر ارشاد العقل السليم میں ہے:

حيث كان بعض الاموات مما يعتريه الحياه سابقا ولاحقا
كاجساد الحيوان والنطف التي ينشئها الله تعالى حيوانا احترز عن ذلك
فقيل غير احياء اي لا يعترينا الحيوۃ اصلا فهي اموات على الاطلاق۔
بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالیٰ مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احياء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔ (ارشاد العقل السليم (تفسیر ابی السعود) آیت ۲۱/۱۶ دار احیاء

التراث العربی بیروت ۱۰۶/۵)

خامساً:

رب عز وجل فرماتا ہے:

"ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم
يَرْزُقُون ۝ فَرَحِينَ ۝ بِمَا اَلٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ"۔ (القرآن الکریم ۱۶۱/۳)

اے گمان ہیں: فضول، سچ، وقت کا زیاں ہیں: بے معنی، بے مکاریوں۔

خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔
اور فرماتا ہے:

”وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ“۔ (القرآن الکریم ۱۵۶/۲)

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔
محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مردے کہے سمجھے جائیں، یقیناً قطعاً ایماناً وہ ”أَحْيَاءٌ غَيْرُ أَمْوَاتٍ“ (زندہ ہیں مردے نہیں۔ ت) ہیں نہ کہ عیاذ باللہ ”أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ“ (مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) جس وعدہ الہیہ کی تصدیق کے لئے ان کو عرض موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے۔ ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ (القرآن الکریم ۳۵/۲۱)

(ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ت)

پھر جب یہ ”أَحْيَاءٌ غَيْرُ أَمْوَاتٍ“ ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد ”أَحْيَاءٌ غَيْرُ أَمْوَاتٍ“ ہیں نہ کہ ”أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ“۔
سادساً:

آیہ کریمہ میں ”وَهُمْ قَدْ خُلِقُوا“ بصیغہ ماضی نہیں بلکہ ”وَهُمْ يُخْلَقُونَ“ (القرآن الکریم ۲۰/۱۶) (القرآن الکریم ۲۰/۱۶)

بصیغہ مضارع ہے کہ دلیل تجدد (۱) واستمرار (۲) ہو یعنی بنائے گھرے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھرے جائیں گے، یہ یقیناً بت ہیں۔

سابعاً:

آیہ کریمہ میں ان سے کسی چیز کی خلق کا سلب کُلی (۱) فرمایا کہ ”لَا يَخْلُقُونَ شَيْئاً“ (وہ کوئی چیز نہیں بناتے۔ ت) (القرآن الکریم ۲۰/۱۶)

۱۔ اس دور کے مرتدین پرانے کافروں۔

اور قرآن عظیم نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی۔

وَإِذْ تَعْلَقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ۔ (القرآن الکریم ۱۱۰/۵)

(اور جب تو مٹی سے پرند کی صورت بناتا۔ ت) اور ایجاب جزئی نقیض سلب لکھی (۲) ہے تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں، تا مناسب سے قطع نظر ہو تو اموات قضیہ (۳) مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ بر تقدیر مانی (۴) یقیناً انس و جن و ملک سے کوئی مراد نہیں ہو سکتا کہ ان کیلئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، بر تقدیر اول (۵) قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسیٰ و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی، ورنہ "يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔

تفسیر انوار التنزیل میں ہے: (اموات) حالاً أو مآلاً غیر احياء بالذات لیعتاد

کُلَّ معبود (مردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو۔ ت)

(انوار التنزیل) (تفسیر بیضاوی) آیہ ۲۱/۱۶ مصطفیٰ البابی مصر، ۱۴۰۱ھ

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

"فالمراد مالا حیوة له سواء کان له حیوة ثم مات کعزیر او میموت

کعیسی والملائکۃ علیہم السلام اولیس من شانہ الحیوة کالاصنام۔"

یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت، یا حیات تھی

اور موت عارض (۶) ہوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسیٰ و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ

والسلام۔ (عنایۃ القاضی حاشیۃ الشہاب علی تفسیر البیضاوی آیہ ۲۱/۱۶، دار صادر

بیروت، ۳۲۲/۵)

منکرین دیکھیں کہ ان کا شبہ ہر پہلو پر مردود ہے، واللہ الحمد۔

لے شرک کرنے والی۔

شعبہ دوم:

”لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى“۔

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے۔

(مصحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷)

اقول:

”وَالْمِرْزَا ئِیَّةَ لَعَنَهُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا“۔

(میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)۔

اَوْف:

اَنْبِیَآئِهِمْ میں اضافت استغراق (۱) کے لئے نہیں کہ موسیٰ سے معنی علیہا الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود و نصاریٰ سب نے مسجد کر لیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے،

(مصحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷)

جس طرح وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ (القرآن الکریم ۱۵۵/۴)

(انہوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا۔ ت) میں اضافت و لام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ

سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے:

قال الله تعالى: ”ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون“۔ (القرآن الکریم ۸۷/۴)

(انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ ت) اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کر لینا اذعائے باطل (۲) و مردود ہے، یہود کے سب انبیاء نصاریٰ کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصاریٰ کا ان میں بعض قبور کریمہ کو (مسجد بنالینا) صدق حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کر کے کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں، ان کے تو صرف

ایک عیسیٰ نبی تھے ان کی قبر نہیں، ایک جواب بھی دیا جو توفیقہ تعالیٰ ہم نے ذکر کیا کہ:

”او المراد بالا تعاد اعم من ان يكون ابعداً او اتهاً فالیهود ابعدهت والنصارى اتبعته، ولا ريب ان النصارى تعظم قبور كثير من الانبياء الذين تعظمهم الیهود۔“

انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتدا ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۳۲)

ثانیاً:

امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہذا صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دربارہ قبور انبیاء تنہا یہود کا نام ہے:

ان رسول اللہ ﷺ قال قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائهم مساجد۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔ (صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶۲)

اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جہاں تنہا نصاریٰ کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ:

قال رسول اللہ ﷺ اولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا على قبره مسجداً وصوروا فيه تلك الصور۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۱/۶۲)

لے لے لے، ہم، برابر، مستقل۔

اور صحیح مسلم حدیث جسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہود و نصاریٰ دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ:

”سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الاوان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور البیائہم وصالحہم مساجدا“۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔

ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاح (۱) ہوتا ہے۔

(مصحیح مسلم کتاب المساجد باب: النہی عن بناء المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰۱/۱)

ثالثاً:

اقول چالاکی بھی سمجھئے! یہ فقط قبر عیسیٰ ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر (۲) ہے، قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح، اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال (۳)، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھر وندا (۴) ہو گیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ ادہام ص ۲۶۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سونبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہرنبی کی تکذیب (۵) کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے،

قال اللہ تعالیٰ: ”کذبت قوم نوح المرسلین“۔ (القرآن الکریم ۱۰۵/۲۶)۔

(نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ ت) تو اس نے چار سو ہرنبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ (عد) چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دو لاکھ (عد) چوبیس ہزار

۱۔ مکمل انکار، جز کا انکار، کس کا عکس یعنی الٹ ہے، بحث، حج، اگر دوسرے قول کو لے لیں، ۵: اگر پہلے قول کو لے لیں، ۱۱: لا حق۔

ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیا نوے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سکھ کر اندارج کفر میں اور ترقی معکوس (۱) کر کے اسفل سافلین (۲) پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ علیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنی گھڑے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کر لیا، یہ صریح سپید (۳) جھوٹ ہے، نصاریٰ ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اسے مسجد کر لینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدھین ملعونان) (۴) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھکے اثرات تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاریٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کر لیا جس کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکا اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ ﷺ کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی (۵) کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور:

”ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واعذبهم عذاباً مهيناً“۔ (القرآن الکریم ۳۳/۵۷)

(پیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ت) کی گہرائی میں پڑے الا لعنة الله على الظالمين، کیوں، حدیث سے موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مرا چٹکا؟

كذلك العذاب وللعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون ۵ (والله تعالى اعلم) (القرآن الکریم ۲۸/۳۳)

(مارا ایسی ہوتی ہے اور پیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ ت)

(والله تعالى اعلم) کتبہ العبد المذنب

احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد بن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

۱۔ محبت، ۲۔ دعویٰ باطل۔ ۳۔ روشن کرنا، ۴۔ چھپے ہوئے ہیں، ۵۔ جمع ہونا ممکن ہے، ۶۔ ریت کا گہرا، ۷۔ جھوٹا

عہ: کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم والبیہقی وغیرہم عن ابی ذر و
طلولاء وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما منہ غفرلہ (م)

(جیسا کہ احمد ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز انہوں نے اور ابن
ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا منہ غفرلہ۔ ت)

عہ: کما فی روایۃ علی ما فی شرح عقائد النسفی للتفتازانی قال خاتم
الحفاظ لم اقف علیہا منہ غفرلہ (م)

(جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم
الحفاظ نے فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا منہ)

(مسند احمد بن حنبل، حدیث ابو امامۃ الباہلی، دار الفکر بیروت، ۲۶۶/۵)۔

(شرح عقائد النسفی دار اشاعة العربیة قندھار، افغانستان ص ۱۰۱)۔

مفتاح الاعلام

یوں تو قادیانیت کے رد پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں علمائے اہلسنت نے ہر دور میں
مرزائیوں کا پیچھا کیا اور ان کو چاروں خانے چت کر دیا ان میں سے ہر کتاب بے مثال ہے لیکن
کیونکہ ہم اس مصروفیت کے دور میں قارئین کو کم سے کم صفحات میں مرزا قادیانی دجال کے مکرو
فریب سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے آپ کے سامنے شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ محمد انوار
اللہ نور اللہ مرقدہ کی مشہور کتاب ”مفتاح الاعلام“ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔
”مفتاح الاعلام“ شیخ الاسلام کی شہرہ آفاق کتاب ”افادۃ الافہام“ کی فہرست ہے جو کہ
مرزا قادیانی کی کتاب ”ازالۃ الادہام“ کے رد میں لکھی گئی ہے۔

قارئین اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو ہمت و سعادت دے کہ آپ ”افادۃ الافہام“ پڑھیں
جو کہ تقریباً ساڑھے تین سو صفحات کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب ہے رو قادیانیت میں شیخ الاسلام
حافظ انوار اللہ نور اللہ مرقدہ کی یہ کتابیں انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کتاب کو لکھے ہوئے
ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے مگر آج بھی یہ کتاب رو قادیانیت پر حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔

مفتاح الاعلام

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً و مصلياً و مسلماً

اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ”ازالۃ الاوهام“ ایک مبسوط کتاب ہے جس کے تقریباً ہزار صفحے ہوں گے اگر اس کا جواب لکھا جائے تو کئی جلدوں میں ہو گا تنصیح اوقات کے خیال سے علماء نے اس کی طرف توجہ نہیں کی لیکن اس عاجز نے مالاہدک کلاہ لا یعترک کلاہ پر عمل کر کے اس کے چند ضروری اور قابل توجہ مباحث پر بحث کی ہے جس کی مضامین کی فہرست یہ ہے اور بمناسبت مقام چند فوائد زیادہ کئے گئے ہیں۔

رموز فہرست:

”ق“	قرآن شریف کے لئے۔
”ح“	حدیث شریف کے لئے۔
”م“	مرزا صاحب کے لئے۔
”ل“	ازالۃ الاوهام مؤلفہ مرزا صاحب کے لئے۔
”ی“	براہین احمدیہ مؤلفہ مرزا صاحب کے لئے۔
”ع“	عصائے موسیٰ مؤلفہ منشی الہی بخش صاحب کے لئے۔
”ک“	الذکر الحکیم مؤلفہ ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم کے لئے۔
”س“	مسح الدجال مؤلفہ ڈاکٹر مدوح کے لئے۔
”ص“	افادۃ الافہام کے حصہ اول کے صفحہ کے لئے۔
”ف“	افادۃ الافہام کے حصہ دوم کے صفحہ کے لئے۔

واضح ہو کہ منشی الہی بخش صاحب مؤلفہ عصائے موسیٰ وہ شخص ہیں کہ مدتوں مرزا صاحب کی رفاقت کر چکے ہیں اور مرزا صاحب نے ان کی تعریف ”ضرورۃ الامام“ میں اس طرح کی ہے ”بے شر

نہ الہی ترقی بخیر جنم کے سب سے نچلے درجے میں سفید ہونے والوں کے منہ میں خاک، حق، جھوٹ بولنے۔

انسان، نیک بخت، متقی، پرہیزگار ہیں“ اور فرمایا ہے کہ ”ابتداء سے ہمارا ان کی نسبت نیک گمان ہے“ اور اخیر پر یہ دعا فرمائی ہے کہ ”خدائے پاک اس کے ساتھ ہو“۔ (۳ع)

اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کی نسبت مرزا صاحب ”اول المؤمنین“ فرمایا کرتے تھے اور ان کی نکتہ چینیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور قبول فرمایا کرتے تھے ان کے ذہن کو نہایت رسا اور فہم کو نہایت سلیم فرمایا کرتے تھے۔ (ک ۳۱)

مرزا صاحب نے ان کی تفسیر کی بھی تعریف کی کہ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں، نہایت عمدہ، شیریں بیان ہے، دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے، فصیح و بلیغ ہے۔ (ک ۵۴)

مرزا صاحب کے دھوکہ دینے والے اقرار و اقوال

(م) فلسفی قانون قدرت سے اوپر اور ایک قانون قدرت ہے۔ (ف ۳۴۴)

(م) نیچریوں کو خدا اور رسول کے قول کی عظمت نہیں۔ (ص ۵۲)

(م) جو بات نیچریوں کو سمجھ نہیں آتی محال کہہ دیتے ہیں۔ (ص ۲۷۱)

(م) عقل سے حکمت و قدرت الہی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ (ص ۷۷)

(م) نبی ﷺ خاتم الرسل ہیں۔ (ص ۱۱)

(م) بجز خاتم المرسلین ﷺ کے کوئی ہادی و متقدّم نہیں۔ (ص ۲۸۷)

(م) محبت حضرت کی ضروری ہے۔ (ص ۱۱)

(م) وحی رسالت منقطع ہے۔ (ص ۱۰)

(م) قرآن مکمل ہے اس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ (ص ۱۰)

(م) قرآن کا ایک لفظ کم و زائد نہیں ہو سکتا۔ (ص ۱۱)

(م) قرآن کی خبر قطعی ہے۔ (ص ۴۲)

(م) بغیر قرآن کے واقعات معلوم نہیں ہو سکتے۔ (ص ۱۰۳)

(م) ہماری نجات قرآن پر موقوف ہے۔ (ی ۹۲)

(م) شریعت فرقانی مکمل اور مختتم ہے۔ (ی ۱۰۹)

- (م) قرآن کی حافظ ہزار ہا تفسیریں ہیں۔ (ی ۱۱۰)
- (م) مومن کا کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے۔ (ل ۳۲۸)
- (م) تفسیروں کی وجہ سے قرآن کا محرف ہونا محال ہے۔ (ص ۱۱)
- (م) نصوص ظاہر پر محمول ہے۔ (ف ۱۱۷)
- (م) نئے معنی گھڑ لینا الحاد و تحریف ہے۔ (ص ۶۵)
- (م) قرآن کے خلاف الہام کفر ہے۔ (ص ۱۸۵)
- (م) نیا الہام شریعت کا نازل ہونا محال ہے۔ (ی ۱۱۱)
- (م) الہام، مخالف شریعت کا حقہ ہو نہیں سکتا۔ (ی ۲۳۵)
- (م) کشف میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے۔ (ص ۱۸۵)
- (م) انجیل الہامی کتاب نہیں اسی نے لوگوں کو گمراہ کیا۔ (ص ۴۸)
- (م) عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر گمراہی کو نیست و نابود کر دیں گے۔ (ص ۱۵)
- (م) میں برخلاف تعلیم اسلام کے کسی اور نئی تعلیم پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرتا (ص ۲۸۷)
- (م) سوائے مسئلہ نزول عیسیٰ کے کسی مسئلے میں مجھے اختلاف نہیں۔ (ص ۳۰۹)
- (م) بخاری اور مسلم کو میں مانتا ہوں۔ (ف ۲۱۷)
- (م) ضعیف حدیث بھی اعتبار کے قابل ہے۔ (ف ۱۳۵)
- (م) جو حدیث قرآن کو وسط سے بیان کرے قابل قبول ہے۔ (ف ۳۲۳)
- (م) سلف کی شہادتیں خلف کو ماننی پڑتی ہیں۔ (ف ۱۶)
- (م) امام سیوطی خود آنحضرت ﷺ سے تصحیح احادیث کر لیتے تھے۔ (ف ۲۹۹)
- (م) مسیح کے نزول کا عقیدہ دین کا رکن نہیں۔ (ل ۱۳۸)
- (م) میں تمہاری طرح کا ایک مسلمان ہوں۔ (ص ۲۸۷)
- (م) میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں کہتا۔ (ص ۲۳۸)
- (م) مسلمانوں کا مشرک ہونا محال ہے۔ (ص ۱۱، ی ۱۱۰)

(م) مسلمانوں کا تزلزل ممکن نہیں۔ (ی ۱۱۰)

(م) جھوٹ کہنا شرک ہے۔ (ی ۲۵۰)

فضائل و کمالات کے دعوے

(م) میں واصل حق ہوں وقت واحد میں روخلق و خالق ہوں سیرالی و فی اللہ سے فارغ ہوں۔ (ص ۴۴)

(م) حقائق و معارف قرآن خوب جانتا ہوں۔ (ص ۵۶، ف ۱۰۲)

(م) خلیفہ ہوں، خلافت الہی مجھے عطا ہوئی۔ (ص ۲۱، ف ۵۱)

(م) مجدد ہوں۔ (ف ۵۲)

(م) آنحضرت کا نائب ہوں۔ (ف ۵۲)

(م) حارث ہوں جو امام مہدی کی مدد کو نکلے گا۔ (ف ۵۲)

(م) مہدی ہوں۔ (ف ۵۳)

(م) امام الزماں ہوں۔ (ف ۱۴)

(م) امام حسین سے مشابہت رکھتا ہوں۔ (ص ۳۰۲)

(م) امام حسین سے افضل ہوں۔ (ف ۵۳)

(م) صدیق اکبر سے افضل ہوں۔ (ع ۱۴۷)

(م) کرشن جی ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔ (ف ۵۶)

(م) مثیل آدم و نوح و یوسف و داؤد و موسیٰ و ابراہیم ہوں۔ (ف ۵۳)

(م) ظلی طور پر محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں۔ (ف ۵۳)

(م) معراج حضرت کا کشفی طور پر تھا ایسے کشفوں میں تجربہ کار ہوں۔ (ف ۱۹)

(م) بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (ع ۱۴۷)

(م) عیسیٰ سے بہتر ہوں۔ (ف ۵۳)

(م) آنحضرت سے افضل ہونے کا بھی کنایہ دعویٰ ہے۔ (ع ۱۴۸)

(م) قرآن اٹھالیا گیا تھا ثریا سے اس کو میں نے لایا ہے۔ (ف ۲۹۷)

(م) میرے مسیح ہونے کا سارا قرآن مصدق ہے اور تمام احادیث صحیحہ شاہد ہیں۔ (ص ۲۳۷)

(م) حقیقت انسانیت پر فطاری ہوگئی اس لئے میں آیا ہوں۔ (ص ۷۰)

(م) میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔ (ف ۵۳)

(م) خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ (ص ۲۸۶)

(م) خدا نے قرآن میں جو فرمایا ہے مبشراہ رسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

سو وہ رسول میں ہوں (ف ۵۳)

(م) سچی وحی مجھ پر اترتی ہے۔ (ف ۵۳)

(م) میرے معجزے انبیاء کے معجزوں سے بڑھ کر ہیں۔ (ف ۵۳)

(م) میری پیشگوئیاں نبیوں کی پیشگوئیوں سے زیادہ ہیں۔ (ف ۲۵۱)

(م) میرے معجزوں کا انکار سب نبیوں کے معجزوں کا انکار ہے۔ (ف ۲۵۱)

(م) میرا منکر کافر اور مردہ ہے۔ (ف ۵۴)

(م) میرے فعل پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ (ف ۵۵)

(م) جو میری مخالفت کرے وہ دوزخی ہے۔ (ف ۵۱)

(م) میرے منکر پر سلام نہ کرنا چاہیے۔ (ف ۲۵۱)

(م) میرے منکر کے پیچھے نماز حرام ہے۔ (ف ۲۵۱)

(م) کل مسلمان جو میرا قرار نہیں کرتے اسلام سے خارج ہیں۔ (س ۵)

(م) میری جماعت دوسرے مسلمانوں سے رشتہ ناطہ کرے تو وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ (س ۵)

(م) میری تکذیب کی وجہ سے خدا نے طاعون بھیجا۔ (ف ۵۴)

(م) میرے امتی پر عذاب نہ ہوگا۔ (ص ۲۲)

(م) میرا امتی جنتی ہے۔ (ص ۲۲)

(م) ان کے مریدان کو خاتم الانبیاء لکھتے ہیں۔ (ص ۳۰۲)

(م) ان کے خاندان کو خاندان رسالت اور ان کی بیوی کو ام المومنین لکھتے ہیں (س ۴۱)

(م) الہام ہوا کہ ابن مریم میری اولاد میں ہے۔ (ف ۵۶)

(م) الہام ہوا کہ آسمان سے اترنے والا ابن مریم میرا بیٹا ہے۔ (ف ۵۶)

(م) اس فرزند کا آسمان سے اترنا اللہ کا اترنا ہے۔ (ف ۵۶)

ان الہاموں کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ ابن مریم کلمۃ اللہ روح اللہ جو آسمان سے اترنے والا ہے، وہ میرا بیٹا ہے۔ مرزا صاحب نے جب سے عیسویت کا دعویٰ کیا ہے اہل اسلام ان کو تنگ کرتے تھے کہ احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ موعود ابن مریم روح کلمۃ اللہ ہوں گے جس سے وہ بمقتضائے طبیعت کمال غضب میں تھے ہر چندان کو جادوگر وغیرہ قرار دیا مگر اس سے بھی تسکین نہ ہوئی اس لئے عام طور پر کفار انبیاء کو ساحر کہا ہی کرتے تھے البتہ اب غصہ کسی قدر فرو ہوا ہوگا کیونکہ اب کھلے طور پر کہہ دیا کریں گے کہ جس عیسیٰ کو تم موعود کہتے ہو وہ میرا بیٹا ہے۔ عقلاء اگر گالی بھی دیتے ہیں تو اس تدبیر سے کہ اس کو مدلل بنا دیتے ہیں دیکھ لیجئے اب اگر کوئی ان کی عیسویت نہ مان کر عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے لے تو صاف کہہ دیں گے وہ تو میرا بیٹا ہے اور اگر کسی نے کچھ کہا تو جواب آسان ہے کہ اس میں میرا کیا قصور خود تمہارے خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے اور اس کا ماننا تم پر فرض ہے اور حدیثوں کا جواب تو پہلے ہی ہو چکا کہ نبی ﷺ کو اس کشف میں غلطی ہوئی۔

(م) خدا مجھ سے قریب ہو کر باتیں کرتا ہے۔ (ف ۵۳)

(م) خدا مجھ سے باتیں کرنے کے وقت منہ سے پردہ اتار دیتا ہے۔ (ص ۲۹۸)

(م) خدا مجھ سے ٹھٹھے کرتا ہے۔ (ص ۲۹۸)

(م) کن فیکون مجھ کو دیا گیا ہے۔ (ف ۵۳)

(م) جس سے میں خوش ہوں خدا خوش ہے اور جس سے میں ناراض ہوں اس سے خدا

بھی ناراض ہے۔ (س ۲۵)

(م) میرے الہام دوسروں پر حجت ہیں۔ (ص ۱۶۳)

بذریعہ الہام خدا نے ان سے کہا:

(م) یا ایہا المدثر۔ (ص ۳۴)

- (م) یرفع الله ذکرك۔ (ص ۳۴)
- (م) تیرے اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (ص ۲۰)
- (م) انا فتحنا لك فتحا مبینا۔ (ص ۳۴)
- (م) اعمل ما شئت یعنی جو جی چاہے کر۔ (ص ۲۰)
- (م) یا احمد انا اعطیناك الكوثر۔ (ی ۵۱)
- (م) لولائک خلقت الافلاک یعنی تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (س ۱۱)
- (م) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (س ۱۱)
- (م) تیرے دین کے آنے سے دین باطل و نابود ہو گیا۔ (ص ۳۴)
- (م) جو دعا تو کرے گا میں قبول کروں گا۔ (ص ۲۱۵)
- (م) تو میری اولاد کے ہم رتبہ ہے۔ (ف ۵۳)
- (م) تو اشجع الناس ہے۔ (ی ۲۴۱)
- (م) تیرا نام تمام ہوگا میرا نام ناقص رہے گا۔ (ی ۲۴۲)
- (م) عرش پر خدا تیری حمد کرتا ہے۔ (س ۱۱)
- (م) وما ارسلک الا رحمة للعالمین۔ (ی ۵۰۶)
- (م) ان کے خدا نے ان سے کہا کہ تمام مسلمانوں سے قطع تعلق کرو۔ (ک ۹)

مرزا صاحب کے اوصاف و حالات:

- مرزا صاحب کے خاندان میں حکومت رہی ہے جس کے وہ طالب ہیں۔ (ص ۷)
- چنانچہ مرزا صاحب کے بھائی مرزا امام الدین صاحب لال بیگوں کی امامت اور مامور من اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ (ع ۳۰۸)
- نشد نما مرزا صاحب کی مذاہب باطلہ کی کتابیں دیکھنے میں ہوئی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ (ص ۹)
- مرزا صاحب سید احمد خان صاحب سے بھی زیادہ عقلمند نکلے۔ (ص ۸)
- قرآن و اسلام کی توہین اخباروں کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔ (ک ۷)

مرزا صاحب کا باطل پر ہونا انہیں کے الہام سے ثابت ہو گیا۔ (ص ۱۷۷)
 خود مرزا صاحب نے اپنے مردود و ملعون و کافر و بے دین و خائن ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ (ص ۲۱۷)
 قوائے شہوانیہ و غضبانیہ کے غلبے کے وقت قرآن کی مخالفت کرتا مرزائی دین میں امر مسنون ہے (ص ۲۷۷)
 لکھا ہے کہ مرزائیوں میں جو پہلے آوارہ، بد چلن، رنڈی باز، راشی تھے اب بھی ویسے ہی ہیں فیضان
 صحبت کچھ بھی نہیں۔ (ک ۳۰)

مرزائیوں میں بجائے پرستش باری تعالیٰ کے گویا مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی اور تسبیح و تقدیس
 و تحمید و تجید قریب قریب مفقود ہو گئی۔ (ک ۱)

عام طور پر مرزائیوں کا یہ مذاق ہو گیا ہے کہ مسیح آیا اور مسیح مر گیا یہاں تک کہ ایک صاحب نے تو
 صاف کہہ دیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے۔ (ک ۲۵)

اس شرک کے معنی یہ تو نہیں ہو سکتے کہ خدا کے ساتھ ان کو شریک کرنا ہے اس لئے کہ ان
 کا ذکر نہ ہونا تو حین توحید الہی ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ ان کے حمد مقام میں خدا کی حمد مرزا
 صاحب کی توحید میں فرق ڈالنے والی ہے جو حین شرک ہے حضرات کیا اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ
 مرزا صاحب کون ہیں؟

لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے شرکانہ الہام یا تو کثرت مشک و عنبر و سڑکنیا و دیگر محرکات و
 مفرعات کا نتیجہ ہے جو آپ ہمیشہ بکثرت استعمال کرتے رہتے ہیں یا مرض ہسٹریا کا نتیجہ ہے جس
 میں آپ مدت سے مبتلا ہیں کیونکہ اس مرض سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ (ک ۵۱)
 یہ ڈاکٹر صاحب کی تشخیص ہے اور علماء کی تشخیص یہ ہے کہ حب الدنيا اس کل عطیہ

خلاف بیانی:

مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ چار سو نبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ سو اس کا غلط ہونا
 تورات وغیرہ سے ثابت ہو گیا کہ وہ بت پرست اور مندروں کے پجاری تھے۔ (ع ۲۳۷)
 مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے ہاتھ پر آنحضرت ﷺ نے خواب میں بیعت
 کی۔ حالانکہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (ع ۳۵۷)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو مجدد سرہندی کے طفیل سے خلیل اللہ کا مرتبہ ملا۔ حالانکہ مجدد صاحب تصریح کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ کی کمال متابعت سے کمال حاصل ہوا اور حضرت ﷺ کے خادم سے بڑھ کر اپنے کو کوئی رتبہ حاصل نہیں۔ (ع ۳۵۷)

الہام بیان کیا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا پھر جب وہاں کے چوہڑوں میں طاعون کی کثرت ہوئی تو اس سے انکار کر گئے۔ (ص ۲۲۳)

قسم کھا کر کہا کہ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح کسی دوسرے سے ہو جائے تو تین سال کے اندر اس کا شوہر اور باپ مرجائیں گے حالانکہ دوسرے کے ساتھ نکاح بھی ہوا اور سالہا سال سے وہ خوش و خرم ہیں۔ (ص ۲۰۵)

لکھا ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر مرے اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ کشمیر میں آ کر مرے ان دونوں میں سے ایک بات ضرور خلاف واقع ہے بلکہ دونوں۔ (ص ۲۸۰)

موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی درمیانی مدت چودہ سو سال لکھا ہے حالانکہ سولہ سو تترہ سال ہے۔ (ف ۴۵)
ان کا دعویٰ ہے کہ میرے سوا کسی مسلمان نے مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا حالانکہ کرمیہ یہ دعویٰ کر چکا ہے۔ (ف ۵۴۰)

اپنی نشانی قرار دی کہ حج بند ہو گیا حالانکہ کسی سال بند نہیں ہوا۔ (ع ۳۹۴)
مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں ایک پیشگوئی بھی ثابت نہ کر سکے جس سے ظاہر ہے کہ پیشگوئیوں کے وقوع کے کل دعوے خلاف واقع ہوں۔ (ف ۲۴۹)

ان کے سوائے اور بہت ہیں چنانچہ منجملہ ان کے چند صفحات ذیل میں مذکور ہیں۔
(ف ۷۴، ف ۸۲، ف ۱۰۷، ف ۱۲۲، ف ۱۴۴، ف ۱۶۹، ف ۲۹، ف ۳۱۸، ص ۱۸۱، ص ۱۸۲)
اشتہار میں غلط مشتہر کیا کہ محمد حسین صاحب نے اپنی نسبت جو فتویٰ لکھا تھا اس کو منسوخ کیا۔ (ص ۲۱۴)

اشتہار دیا کہ براہین احمدیہ کے تین سو جزو تیار ہیں چنانچہ اس کی پیشگی قیمت بھی وصول کر لی اور تخمیناً پینتیس جزو چھاپ کر ختم کر دیا۔ (ف ۴۰)

ایک مقدمہ ان پر دائر ہوا اس میں اپنی براءت کے لئے قلمی بیانات و خلاف واقعات

چھپوا کر پیش کئے جس میں بعض پیشگوئیوں مشہورہ و زبانی سے بھی انکار فرمایا۔ (۲۶۱ع)

انہوں نے کشف الخطا میں لکھا ہے کہ انیس (۱۹) سال سے سرکار گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہوں

پھر آٹھ مہینے کے بعد ستارہ قیصر میں چھاپ دیا کہ تیس سال سے خدمت کر رہا ہوں۔ (۷۴ع)

آئقلم کے معاملے میں سر اجلاس عدالت میں اپنی خلاف بیانی کا اقرار کر لیا۔ (۱۸۹ص)

اس کے بعد ان کے وہ قول بھی ملاحظہ ہوں جو فرماتے ہیں کہ جھوٹ شرک ہے۔

تفصیل:

قسم کھائی کہ اب کسی سے مباحثہ نہ کریں گے اس کے بعد اعلان کر دیا کہ علماء مباحثہ

کے لئے آئیں اور جب آئے تو گریز کیا۔ (۲۳۲ص)

(م) کہا کہ پندرہ مہینے میں مسٹر آئقلم مرے گا اور جہنم میں ڈالا جائے گا خدا کی قسم کہ اللہ

جل شانہ ایسا ہی کرے گا پھر وہ مدت گزر گئی اور وہ نہ مرا۔ (۱۶۶ص)

(م) خدائے تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کی طرف

سے الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اور اگر دوسرے سے ہوا تو

تین سال کے اندر اس کا شوہر اور باپ مر جائے گا۔ حالانکہ نکاح ہو کر پندرہ سولہ سال ہو گئے اور

اب تک شوہر زندہ اپنی زوجہ کے ساتھ خوش و خرم ہے۔ (۹۲، ۲۰۵ص)

(م) خدایا میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ اگر تین سال میں کوئی ایسا نشان تو نہ دکھلائے جو

انسان کے ہاتھوں سے بالاتر ہو تو میں اپنے آپ کو مردود و ملعون کافر بے دین اور خائن سمجھ لوں گا

پھر باوجود یہ کہ کوئی ایسا نشان ظاہر نہ ہو مگر اب تک وہ اپنے کو ملعون و کافر وغیرہ نہیں

سمجھتے۔ (۲۱۷ص)

(م) حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیں ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں مگر

ضرورت کے وقت ایک بھی اثر ندارد۔ (۲۹۱ع)

مہدی کی حدیث اپنے پر منطبق کرنے کی غرض سے حاضرین جلسہ کی فہرست مرتب کر

کے کبھی وزیادتی تین سو تیرہ (۳۱۳) نام کی تکمیل فرضی طور پر کر دی۔ (س ۱۹)

فرماتے ہیں مجھے دنیا کے بے ادبوں اور بد زبانوں سے مقابلہ پڑتا ہے اس لئے اخلاقی قوت اعلیٰ درجہ کی دی۔ (س ۲۰)

اس کے بعد فہرست ان کی گالیوں کی بھی حصائے موسیٰ پڑھ لیجئے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی تفسیر کی غایت درجہ کی تعریفیں اخباروں میں چھپوائیں۔ (ک ۵۳، ص ۱۹)

اب اسی تفسیر کی نسبت اخبار میں شائع فرماتے ہیں کہ میں نے اس تفسیر کو کبھی نہیں پڑھا۔ (س ۲۰)

الهام:

الهام ہوا کہ وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ حضرت مسیح نہایت جلالت کے ساتھ دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست و نابود کر دیں گے اس کے بعد جب منظور ہوا کہ ان کے آنے کا جھگڑا ہی مٹا دیا جائے اور مسیح موعود خود بن جائیں تو کہہ دیا کہ خدا نے مجھے بھیجا اور خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ موقع موقع پر الہام بتالیا کرتے ہیں (ص ۱۴، ۲۶۸)

الہام فبشرنی دبی بموتہ فی ست سنۃ۔ یہ الہامی عبارت غلط ہے اس لئے وہ الہام رحمانی نہیں ہو سکتا۔ (ص ۱۹۱)

الہام ہوا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا اور ہوا یہ کہ طاعون سے قادیان ویران ہو گیا (ص ۲۲۳)

الہام ہوا کہ اول لڑکا ہو گا جس کا حلیہ بھی بیان کیا گیا تھا لیکن لڑکی ہوئی۔ (ع ۴۰)

الہام پر بشیر موعود کی بشارتیں اشتہاروں میں چھپوائی گئیں اور بہت سارے مہم دوغیرہ بنوانے کے لئے بھی منظور کیا گیا۔ لیکن بغیر تکمیل بشارتوں کے اس کا انتقال ہو گیا۔ (ع ۴۱)

کل پیشگوئیوں کا ابطال مولوی ثناء اللہ صاحب نے کر دیا جس کا منسل حال رسالہ الہامات مرزا میں مذکور ہے۔

قل یا ایہا الکفار والا الہام جھوٹا ہے اس لئے خود فرماتے ہیں کہ میں مخالفین کو کاذب نہیں سمجھتا۔ (ص ۲۳۵، ۲۳۸)

(م) مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو میرے مقابلے میں کھڑا ہو وہ ذلیل اور شرمندہ ہو گا مگر مسٹر آتھم کے

مقابلے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب ہی ذلیل ہوئے۔ (ف ۸۳، ص ۱۶۸)

میاں عبدالحق کے مقابلے میں مباہلے کے وقت بھی مرزا صاحب ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۸)

مرزا احمد بیگ صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۱۹۴)

مولوی محمد حسین صاحب ہٹالوی کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۱۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۲۶)

مولوی عبدالمجید صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۷)

علمائے ندوہ کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۵)

مسٹر کلارک کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۱۸۱)

پیر مہر علی شاہ صاحب کے مقابلے میں نہ آنے سے بھی ذلیل ہوئے۔ (ع ۴۱۷)

مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے اعلان دیا کہ مرزا صاحب مع تمیں ہزار حواری یمن دعا کریں کہ عبدالکریم (جو مرزا صاحب کے اعلیٰ درجے کے مؤید اور دوست ہیں) ان کی ایک آنکھ اور ٹانگ صحیح ہو جائے۔ اور ہم دعا کریں گے کہ اس کوتاہین حیات خدا کا تارا لنگڑا ہی رکھے اور ہم چالیس روز پیشتر ہی پیشگوئی کرتے ہیں کہ وہ ایسا ہی رہے گا اس موقع میں بھی مرزا صاحب کو سخت ذلت ہوئی کہ وہ لنگڑے اور کانے ہی رہے۔ (ع ۴۱۵)

حالانکہ ازالۃ الادہام صفحہ ۱۱۸ میں لکھا ہے کہ دعائیں اپنی اسی کے حق میں قبول ہوئی ہیں جو غایت درجے کا دوست ہو۔

والد مولوی محمد حسین کی میعاد موت ایک سال ٹھہرائی تھی وہ غلط ثابت ہوئی۔ (ع ۴۱۷)

اشتہار دیا کہ اس سال بارش ہوگی اگر بارش نہ ہوگی تو ہمارے مریدوں پر رحمت نازل ہوگی اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ بارش کا خوب امساک ہوا اور مریدوں پر رحمت یہ ہوئی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی نوٹس پر رات بھر اشتہار مرہم عیسیٰ کو بازاروں گلیوں کو چوں سے اتارنے میں حیران و سرگرداں رہے۔ (ع ۳۷۸)

پیر سید مہر علی شاہ صاحب اور علمائے ندوہ وغیرہم کے مقابلے میں نہ آنے اور گریز کر

جانے سے ثابت ہوا کہ الہام مدلعی فی قلوبہم الرعب یعنی خدا نے ان سے کہا کہ ان لوگوں کے دلوں میں ہم رعب ڈال دیں گے جھوٹا ثابت ہوا اور نیز الشیخ الناس والا الہام بھی جھوٹا ہو گیا۔ (ل ۱۹۳)

آئتم وغیرہ کے مقابلے میں ذلیل ہونے سے ثابت ہوا کہ الہام مدعصرک اللہ فی مواطن یعنی اللہ تیری مدد کرے گا ہر مقام میں، جھوٹا ہے۔ (ل ۱۹۶)

(م) الہام ہوا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بھاری جماعت ہیں یہ لوگ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اب تک اس کا ظہور نہ ہوا مخالفین کے حملے تو روز افزوں ہیں خود مرزا صاحب ہی کی جماعت کے بعض افراد مثل ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ان کے مقابل میں ہو کر حملے پر حملے کر رہے ہیں جن کا جواب وہ دے نہیں سکتے اور آئندہ بھی اس کے ظہور کی توقع نہیں اس لئے کہ اب تو وہ زمانہ آ گیا ہے کہ یاس کے الہامات ہونے لگے ہیں۔ (ل ۶۳۳)

اسی طرح اس الہام کے سچے ہونے کا بھی موقع گزر گیا ہم عنقریب نشانیاں دکھلائیں گے حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ (ل ۶۳۳)

الہام ہوا کہ عنموائل اور بشیر نام اپنے گھر لڑکا پیدا ہوگا سخت ذہین اور فہیم ہوگا علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا صاحب شوکت و دولت ہوگا، قومیں اس سے برکت پائیں گی اور خواتین مبارکہ سے نسل بہت ہوگی پھر خوشخبری شائع کی کہ وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا ہے اور اس کے عقیقے میں ضرورت سے زیادہ دھوم دھام ہوئی مگر وہ سب پیشگوئیاں رکھی رہیں اور طفولیت ہی میں اپنے ناشاد پدر بزرگوار کو وہ داغ لگا گئے۔ (س ۲۳)

مرزا صاحب نے ۱۸۹۸ء میں پیشگوئی کی جس کا ماحصل یہ کہ ۱۹۰۰ء میں طاعون پنجاب میں پھیلے گا مگر مرزا صاحب کی تخمین میں خوبصورت پیشگوئی تھی خطا ہوئی اور اس کے بعد دو سال تک ملک میں امن رہا۔ (س ۳۵)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے نکاح کے باب میں الہام جھوٹا ثابت ہوا۔ (۲۰۱)

دعا:

ابھی معلوم ہوا کہ مولوی عہد الحق صاحب اہی کی دعا عبد الکریم صاحب کے کانے اور لنگڑے رینگے باب میں قبول اور مرزا صاحب کی دعا قبول نہیں ہوئی۔

سید امیر شاہ صاحب رسالہ دار میجر کو مرزا صاحب نے عہد نامہ لکھ دیا کہ ایک سال میں ان کو فرزند ہونے کے لئے دعا کروں گا اگر اس مدت میں نہ ہوا تو میری نسبت جس طور کا بد اعتقاد چاہیں اختیار کریں اور پانسو روپے بھی دعا کرنے کے واسطے وصول کر لئے اور سال بھر کمال جدوجہد سے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔ (۴۷)

بشیر فرزند کی صحت کے لئے کئی اقسام کی دوائیں اور بے حد دعائیں کی گئیں مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ (۱۹۹ع)

آختم والی دعا میں مرزا صاحب کے ساتھ تمام جماعت مریدین بھی معروف رہی مگر قبول نہ ہوئی اور آختم ہی کی دعا قبول ہو گئی۔ (۱۹۹ع)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے نکاح کے باب میں ہزار ہا مریدوں سے مسجدوں میں دعائیں کرائیں تو خود بدولت کی اضطراری دعاؤں کا کیا حال ہو گا مگر کوئی قبول نہیں ہوئی۔ (ص ۱۹۵)

عبد الکریم صاحب کی آنکھ اور ٹانگ درست نہ ہونے کے باب میں مولوی عہد الحق صاحب اہی کی دعا قبول ہوئی اور باوجود تھدی کے مرزا صاحب کی دعا قبول نہ ہوئی۔

پیر سید مہر علی صاحب کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی کہ اگر ایک ہفتے میں اپنے قصور کی معافی نہ چاہی اور چھپوانے کے لئے خط نہ بھیجا تو پھر آسمان پر میرا اور ان کا مقدمہ دائر ہو گا مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور ان کا کچھ نقصان بھی نہ ہوا۔ (۴۳ع)

مرزا صاحب سرکار کی جانب سے روک دیئے گئے کہ کسی پر بددعا نہ کریں دعا کر کے اس مزاحمت کو بھی نہیں اٹھا سکتے۔ (ص ۲۱۵)

جن جن مقابلوں اور معرکوں میں مرزا صاحب کو ذلتیں ہوئیں ان کا سبب یہی ہے کہ

ان کی دعائیں ضرورت کے وقت قبول نہیں ہوتیں اور خدائے تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ ذلیل ہو اس موقع میں ان کا وہ دعویٰ بھی پیش نظر رہے کہ خدا ان سے بے پردہ ہو کر باتیں اور ٹھٹھے کرتا ہے اور بارہا کہا کہ ہر دعا تیری میں قبول کروں گا۔

تدین:

اپنی غرضیں پوری کرنے کی غرض سے قرآن کی آیتوں میں تعارض پیدا کرتے ہیں (ف ۲۸۳-۲۹۵)
قیامت کا انکار۔ (ف ۲۵۲)

باوجود فرض ہونے کے اب تک حج کو نہیں گئے۔ (س ۱۷)

زکوٰۃ کا مال اپنی کتابوں کی قیمت میں لئے ہوں لوگوں کے مال میں اقسام کی بدعنوانیاں بعض مریدین نے حج فرض کو جانے کا مشورہ لیا خیال دیکھ کر کہہ دیا کہ مناسب نہیں۔ (ع ۲۳۲)
اپنی اہلیہ ثانیہ کی خاطر سے شرعی وارثوں کو محروم الارث کرنے کی غرض سے جائیداد کو اہلیہ ہی کے پاس رہن رکھا۔ (ع ۲۳۲)

زیور طلائی مردوں کو پہننے کی اجازت۔ (ع ۳۱)

تقویت اعصاب وغیرہ کے لئے انگریزی وہ دوائیں کھاتے جن میں شراب ہوتی ہے (ع ۴۴۴)
پہلی اولاد دو پسران کو بلا دلیل شرعی عاق کر کے محروم الارث کر دیا۔ (ص ۲۰۰)
اپنی خواہش نفسانی پوری کرنے کی غرض سے خدا کی طرف سے جھوٹا پیام پہنچا دیا۔ (ص ۱۹۴)
اپنی بیوی کی خاطر خدا کی مخالفت۔ (ص)

وعدہ خلافی:

پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی کہ مباحیے کے لئے چالیس علماء کے ساتھ جن کے نام بھی لکھے تھے لاہور میں آئیں اگر میں حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤں۔ شاہ صاحب تو بحسب دعوت مع علماء لاہور تشریف لائے مگر مرزا صاحب نے پہلو تہی کی آخر بذریعہ اشتہارات ان کو اطلاع دی گئی مگر اس پر بھی صدائے برنخواست جب کئی روز کی اقامت کے بعد شاہ صاحب واپس تشریف لے گئے تو مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ شاہ صاحب نے چال بازی کی۔ (ع ۴۱۷)

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ کوئی شخص ایسا مفتری علی اللہ دکھائے جس نے تینیس (۲۳) سال کی مہلت پائی ہو تو ہم اسکو پانچ سو روپیہ انعام دیں گے اس پر حافظ محمد یوسف صاحب نے ایک فہرست پیش کی مگر ایفا ندارد۔ (ف ۱۱۱)

سراج منیر وغیرہ رسالہ وغیرہ چھاپنے کا وعدہ کیا مگر ایفا ندارد۔ (ف ۴۱)

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ اگر علماء قادیان کے قریب مباحلے کے لئے ایک مجلس مقرر کریں تو قرآن وحدیث ومثل وآسمانی تائیدات اور خوارق و کرامت کی رو سے میں ان کو اس قاعدے سے اپنی شناخت کرا دوں گا جو سچے نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے مگر جب علمائے ندوہ نے مباحلے کے لئے خط لکھا تو جواب ندارد۔ (ص ۲۳۴-۲۳۵)

براہین احمدیہ کی نسبت وعدہ کیا کہ اس سے مجادلات کا خاتمہ ہو جائے گا مگر یہ وعدہ بھی غلط ثابت ہوا (ص ۱۰) مولوی شام اللہ صاحب کو دعوت دی کہ اگر قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی ثابت کر دیں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے دوں گا جب وہ قادیان گئے تو خوب مغلطات سنائیں اور مناظرے کی نوبت ہی نہ آنے دی۔ (ص ۲۲۶)

وعدہ کیا کہ اگر آتھم پندرہ مہینے میں نہ مرے تو میرا منہ کالا کیا جائے اور میرے گلے میں رسا ڈالا جائے اور مجھ کو پھانسی دی جائے باوجودیکہ اس مدت کے بعد بھی وہ زندہ رہا مگر انہوں نے منہ کالا کرنے کی اجازت نہ دی۔ (ص ۱۶۷)

فتنہ انگیزی:

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ والفتنة اشد من القتل یعنی فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

مرزا صاحب ضرورت الامام میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اس کی رو سے انگریز ہمارے اولی الامر میں داخل ہیں اس لئے میری یہ نصیحت اپنی جماعت کو بھی ہے کہ دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں اس کے بعد مسلمان کی جھوٹی شکایت کرتے ہیں کہ مسلمان انگریزوں کے برخلاف بغاوت کی کچھڑی پکاتے رہتے ہیں۔ (ع ۲۶۷)

مرزا صاحب ستارہ قیصر میں لکھتے ہیں کہ دو عیب اور غلطیاں مسلمانوں میں ہیں ایک تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا رکن سمجھتے ہیں دوسرا خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں بداندیشی ہے میرا گروہ خطرناک وحشیانہ عقیدہ چھوڑ کر ایک سچا خیر خواہ گورنمنٹ کا بن گیا مقصود یہ کہ سب مسلمان گورنمنٹ کے بدخواہ ہیں ان کو سزا دی جائے۔ (۷۳۷)

مرزا صاحب تمام مسلمانوں کو آئے دن اپنی طرف سے خونی مہدی اور خونی مسیح کا منظر ٹھہرا کر اور صرف خود اور جماعت چند مریدین کو خیر خواہ سرکار قرار دے کر دوسرے تمام مسلمانوں کو بگاڑنے اور سزا دلانے کے لئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں۔ (۲۲۶۷)

عذر کے واقعہ میں جو بے رحمیاں اور ظلم ہوئے ان کا نوٹو کھینچ کر پیش کر دیا اور علمائے اسلام کے ذمہ یہ الزام لگا دیا کہ یہ سب کچھ ان کے فتوؤں سے ہوا۔ (۷۲۷)

اخلاقی حالت:

کیسی ہی ذلت کی صفت ہو جب وہ مرزا صاحب میں آتی ہے تو قابل افتخار ہو جاتی ہے چنانچہ زمینداری کی انہوں نے ذلت بیان کی اور اسی کو اپنے لئے باعث افتخار و تکبر قرار دیا۔ (ص ۲۱۲)

اپنی بیوی کی خاطر قطع رحمی کی پہلی اولاد کو عاق کر دیا۔ (ص ۲۰۰)

پیرانہ سری میں ایک لڑکی سے نکاح کرنے کی غرض سے جھوٹ کہا۔ خدا پر افتراء کیا۔ جھوٹی قسم کھائی الہام بتا لیا بے گناہ بہو کو طلاق بدعی دلانے کی کوشش کی فرزند کو محروم الارث کر دیا قطع رحمی کی۔ (ص ۲۰۹)

کسی کے مقابلے میں مغلوب ہو کر شرمندہ ہوتے ہیں اور خصم پر غصہ نہیں نکال سکتے تو تماشہ بینوں کو گالیاں دینے لگتے ہیں جیسا کہ آتھم کے واقعہ سے ظاہر ہے۔ (ص ۱۷۲)

علماء و مشائخین کو گالیاں دینے میں مرزا صاحب کو ایسی مشتاقی ہو گئی ہے کہ ہر وقت نئی تراش و خراش ہوتی رہتی ہے مثلاً اندھیرے کے کیڑو، جھوٹ کا گوہ کھایا، رئیس الدجالین، ذریت شیطان معقب الکلب مغول الاغوال، کھوپڑی میں کیڑا، مرے ہوئے کیڑے، لومڑی

ہا مان، اہال کین، علیہم فصال لعن اللہ الف الف مرۃ اور خنزیر، کتے، حرام زادہ، مولد، الحرام، ادبائش، چوہڑے، چمار، زندیق، ملعون وغیرہ تو معمولی الفاظ بے تکلف اور بے اختیار نکل آتے ہیں جیسا کہ عصائے موسیٰ اور مسیح الدجال سے ظاہر ہے۔

مرزا صاحب کو حق تعالیٰ نے بذریعہ الہام فرمایا انا زوجککھا یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا مگر مرزا سلطان محمد صاحب اس لڑکی کو نکاح کر کے لے گئے اور بفضلہ تعالیٰ اب تک ان کے بطن سے گیارہ بچے بھی ہو چکے ہیں۔ (س ۲۹)

مرزا صاحب کو چونکہ آنحضرت ﷺ کی مثلیت کا دعویٰ ہے چنانچہ وما ارسلک الا رحمۃ للعالمین وغیرہ فضائل کے بھی الہام ان کو ہو گئے ہیں اس لئے یہ الہام بھی ہوا جیسا کہ آنحضرت ﷺ پر زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے بارے میں یہ وحی ہوئی تھی زَوْجُکَکھا جو من یصلک کے دوسرے رکوع میں ہے یعنی حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا کہ ہم نے زینب کا نکاح تم سے کر دیا چنانچہ اسی وحی کی بناء پر آنحضرت ﷺ بغیر اطلاع کے ان کے مکان میں تشریف لے گئے اور وہی نکاح کافی سمجھا گیا اور پیام اور ایجاب و قبول اور گواہوں کی ضرورت نہ ہوئی کیوں نہ ہو جب خدائے تعالیٰ خود نکاح کر دے تو اس کے تصرف کے مقابلے میں کس کا تصرف نافذ ہو سکتا ہے مگر یہاں معاملہ بالعکس ہو گیا اب یہاں حیرانی یہ ہے کہ مرزا صاحب کا الہام تو بالکل یقینی ہے جس میں ان کو ذرہ بھی شک نہیں اور قرآن کے مطابق ان کا نکاح صحیح بھی ہو گیا جس کی وجہ سے وہ مرزا صاحب کی اعلیٰ درجہ کی منکوحہ کہلائیں اور مشاہدہ ہے کہ کیسا ہی غریب آدمی ہوا اگر کوئی اس کی جو رو کو لیجائے تو کچھ نہیں تو سرکار میں وہ ضرور دعویٰ کرے گا مگر مرزا صاحب نے طلب زوجہ کا دعویٰ بھی نہ کیا یہاں تک کہ گیارہ بچے اس بیوی کے ہو گئے اگر سرکار میں یہ دعویٰ کیا جاتا تو ضرور کامیابی ہوتی کیونکہ الہام مرزا صاحب کا خود دوسروں پر حجت ہے پھر افراد امت نے ضرور شور مچایا ہوگا کہ ام المؤمنین کو ہم کسی جابر غاصب کے قبضے میں ہرگز دیکھ نہیں سکتے اس پر بھی مرزا صاحب راضی برضا ہو کر اغماض۔ حلم و تدبیر و خوش خلقی کو کام فرمایا۔ پھر مرزا صاحب ازالہ حیثیت عرفی کے دعوے بھی علماء پر کیا کرتے ہیں آخر یہ ازالہ بھی اس سے کم نہیں کیونکہ یہ تو ملک کا

ازالہ تھا بہر حال جب ہم اس واقعے کے دونوں پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو عجیب پریشانی ہوتی ہے مگر جب غامض نظر سے دیکھتے ہیں تو یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے جو صاحب عصائے موسیٰ نے لکھا ہے کہ ضعف و ناتوانی کی یہ حالت ہے کہ ان میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ اپنی منکوحہ آسمانی پر قبضہ کر سکیں۔ (۳۶۸ع)

اس لئے ان کا اشجع الناس ہونا الہام سے ثابت ہے کہ گو وہ کیسا ہی ہوا خرا الہام ہے کسی مناسبت سے ہوا ہوگا اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی مجمع اس قسم کا عار گوارا کرے اس لئے ہم یقیناً کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے صرف کسی مصلحت سے وہ الہام بنالیا تھا اگر کسی کو اس میں کلام ہو تو مرزا صاحب کو قسم دیکر پوچھ لو کہ کیا وہ جھنگھا کہہ کر خدا نے ان بیوی کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا تھا وہ ہر گز قسم نہ کھا سکیں گے۔ اس سے یہ بات بدلتا ثابت ہے کہ مرزا صاحب ہر موقع میں الہام بنا لیا کرتے ہیں مرزا صاحب جس وقت اپنی فراغت سے آ بیٹھتے ہیں تو سوائے خود ستائی خود نمائی تکفیر عالم اور عالمگیر سب دشمن کے کچھ اور گفتگو ہی نہیں ہوتی۔ (س ۱۵)

ڈاکٹر صاحب نے نظائر پیش کر کے لکھا ہے کہ یہاں تک تو یہ صاف طور پر ثابت ہو چکا کہ مرزا صاحب سخت عیار مسرف، کذاب، خائن، آرام پسند، حکم پرور، بد فہم، بد عقل، تنگ ظرف، بے حیا، مغلوب الغضب، منکر، خود پسند، خود ستا، شیخی باز، بد چلن، سنگدل، نحس گو، اور بد خلق انسان ہیں۔ (س ۴۱)

خود حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب سے کہہ دیا کہ یہ لوگ یہاں آ کر بجائے درست ہونے کے زیادہ خراب ہو جاتے ہیں اور آپس میں ذرا بھی پاس اور لحاظ نہیں رکھتے ہیں لہذا یہ سالانہ جلسہ بند کیجئے اور مریدوں کا اس طرح جمع ہونا بند فرمائے۔ (س ۴۲)

حکیم الامت کی گواہی سے مرزا صاحب کی محبت کا اثر معلوم ہوا کہ لوگ زیادہ خراب ہوتے ہیں ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم صاحب نے اپنی بیویوں اور تمام متعلقین کے کھانے پینے میں کمی کر کے اپنی ذاتی آمدنی سے ہزار روپے مرزا صاحب کی تائید میں خرچ کئے اور مقروض ہوئے جس کو خود مرزا صاحب اول المومنین فرمایا کرتے تھے لیکن جب بعض اصلاحات ضروری کی انہوں

نے تحریک کی تو اس قدر بگڑے کہ خدا کی پناہ۔ (ک ۳۱)

دنیا داری:

زمینداروں اور کھیتی کرنے والوں میں ہونے کا افتخار۔ (ص ۲۱۲)

امیرانہ بلکہ شاہانہ خوراک لباس و فرش و فروش و مکانات و باغات جائیداد زیور رکھتے ہیں اور عیش و عشرت میں مستغرق ہیں۔ (ف ۳۷)

اپنی اور اپنے اہل بیت کی تصویریں بیچ کر روپیہ حاصل کرنا اور اقسام کے چندے ماہواری اور موت و غیر معمولی وغیرہ میں مستغرق ہیں۔ (ف ۳۷)

مرزا صاحب کی حالت دنیا داری نے ان کے اس الہام کو باطل کر دیا۔ کن فی الدنیا کالدک عریب اور عابہر سبیل اگر خدا نے ان سے کہا تھا تو بے خان و مان مثل عیسیٰ کے رہتے۔ (ی ۲۳۲)

طرح طرح کے چندوں کا بار مریدوں کی حیثیت سے بڑھ کر ان پر ڈالا جاتا ہے اور ان غریبوں کے خون سے کیوڑہ، عنبر، مشک، بید مشک، مفرحات و مقویات کی بھرمار رہتی ہے بیوی سونے کے زیورات سے لد گئی مکانات وسیع ہو گئے تو رما پلاؤ بافراط کھایا جاتا ہے اور حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے وہ جماعت سے خارج کیا جائے گا۔ (س ۴۲)

چندے وغیرہ کا روپیہ قوم سے لے کر بیوی صاحبہ کے سپرد کر دیتے ہیں پھر نہ اس کا حساب نہ نگرانی۔ (۲۹۰)

تدابیر

عام کامیابیوں کی تدابیر:

براہین احمدیہ میں بمقابلہ آریہ وغیرہ وحی کی ضرورت ثابت کی۔ (ی ۸۴)

وحی منقطع نہیں کیونکہ وحی اور الہام ایک ہیں اور الہام منقطع نہیں۔ (ص ۱۶۲ ی ۲۱۵)

الہام قطعی اور یقینی ہے۔ (ص ۱۶۳)

الہام دوسروں پر حجت ہے۔ (ص ۱۶۳)

ہمارا دعویٰ الہام سے پیدا ہوا۔ (ص ۱۶۲)

ہر شخص کو حسن ظن کی ضرورت ہے۔ (ی ۱۰۶)

(م) الہام اور کشف کو سن کر چپ ہونا چاہیے۔ (ص ۲۸۸)

الہام الہی و کشف صحیح ہمارا مویذ ہے۔ (ص ۲۸۸)

اس زمانے میں نبی کی ضرورت ثابت کرنے کی تدبیر:

جب دل مردہ ہو جائیں اور ہر کسی کو حقیقہ دینا ہی پیارا دکھائی دیتا ہے اور ہر طرف سے روحانی موت

کی زہرناک ہوا چل رہی ہو تو ایسے وقت خدا کا نبی ظہور فرماتا ہے۔ (ی ۵۳۵، ۵۳۷)

جب یہ ظلمت اپنے اس انتہائی نقطے تک پہنچ جاتی ہے جو اس کے لئے مقرر ہے تو

صاحب نور اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ (ی ۵۳۹)

خلاصہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کے ظہور کے وقت ایسی ظلماتی حالت پر زمانہ آچکا تھا جو حق تعالیٰ فرماتا

ہے **هو الذي يصلي عليكم وملائكته ليخرجكم من الظلمات الى النور**۔ (ی ۵۴۰)

اس وقت بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی

راحتوں اور دنیا کے مال و متاع کے اور کچھ ان کا مقصود نہیں رہا تھا۔ (ی ۵۴۹) (جیسا کہ مرزا

صاحب کے حالات موجودہ سے ظاہر ہے)۔

اسی طرح جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے اور لوگ راہ راست پر قائم نہیں رہتے تو

اس حالت میں بھی وہ ضرور اپنی طرف کسی کو مشرف ہو جی کر کے اور اپنے نور خاص کی روشنی عطا فرما

کر ضلالت کی تاریکی کو اس کے ذریعے سے اٹھاتا ہے۔ (ی ۵۵۳)

ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا خدائے تعالیٰ کی عادت ہے۔ (ی ۵۵۶)

اس کے بعد مرزا صاحب نے کوشش کر کے اپنے زمانے کو اس زمانے کا مشابہ اور مثیل

ثابت کیا جس میں آنحضرت ﷺ کے نبی ہونے کی ضرورت ہوئی تھی چنانچہ فرماتے ہیں اس زمانے

میں ظلمت عامہ اور تامہ پھیل گئی ہے۔ (ف ۷۱)

مگر اس کے دیکھنے کی ہر آنکھ میں صلاحیت نہیں چشم خفاش چاہیے مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی کہ بجز بد چلن اور فسق و فجور کے ان کو کچھ یاد نہیں۔ (ف ۷۲)

جس طرح یہود کے دلوں سے توریت کا مغز ادویطن اٹھایا گیا تھا اسی طرح قرآن کا مغز ادویطن مسلمانوں کے دلوں سے اٹھایا گیا۔ (ل ۶۹۲)

خدا نے قرآن میں فرمایا کہ ۸۵ء میں میرا کلام اٹھایا جائے گا۔ (ف ۷۲)

قرآن زمین پر سے اٹھالیا گیا۔ (ف ۷۲)

اس موقع پر مرزا صاحب کو ان سب باتوں کے بھولنے کی بھی ضرورت ہوئی جو براہین میں لکھا تھا کہ شریعت فرقانی مکمل و مختتم ہے۔ قرآن کی ہزار ہا تفسیریں حافظ ہیں مسلمانوں کا تزلزل ممکن نہیں۔
-و غیر ذالک-

نبی بننے کی تدبیر:

الہام ہوا ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ (ل ۱۹۲)
یعنی خدا نے ان سے کہا کہ اللہ ہی نے اپنے رسول (غلام احمد قادیانی) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ تمام دینوں کو اس پر غالب کر دے اور الہام ہوا قل جاء کم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین۔ (ل ۱۹۳)

یعنی خدا نے ان سے کہا کہ کہہ دے (اے غلام احمد) کہ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا سو تم اگر مسلمان ہو تو اس کا انکار مت کرو اور الہام ہوا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اس پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ (ل ۶۳۳)

الہام ہوا کہ قل جاء الحق و زہق الباطل یعنی حق آیا اور باطن نابود ہو گیا اور الہام ہوا کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی الا ان حزب اللہ هم الغالبون۔ (ل ۱۹۷)

یعنی خدا لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہوں گے یا درکھو کہ اللہ ہی کا گروہ غالب ہے اور الہام ہوا قل انی امرت وانا اول المؤمنین۔ (ل ۱۹۲)

یعنی خدا نے ان سے کہا کہ اے غلام احمد ان لوگوں سے کہہ دے کہ میں مامور ہوا ہوں اور میں

ایمانداروں میں پہلا شخص ہوں یعنی ان کی نبوت اور ان کے دین پر ان کے ایمان کے بعد ان کی امت ایمان لائے گی کیونکہ پہلے نبی کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کی ضرورت ہے جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قل انی امرت وانا اول المؤمنین ان کے اس الہام سے ظاہر ہے کہ ان کے دین کے کارخانہ کی ابتداء مستقل طور پر ان سے ہوئی ورنہ وہ ہمارے دین میں اول المؤمنین نہیں ہو سکتے اگرچہ مرزا صاحب تواضع کی راہ سے یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کا ظن ہوں مگر ان کی امت کے کامل الا ایمان افراد ہرگز باور نہیں کر سکتے وہ ضرور کہیں گے ظن کیسا وہ تو ایک مہمل اور بے اصل چیز ہے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت چیز دیگر ہیں ان کو وہ بات حاصل ہے کہ (نعود باللہ) خود نبی ﷺ کو حاصل نہ تھی وہاں جبرائیل کا واسطہ تھا یہاں خود خدا بے پردہ ہو کر باتیں کرتا ہے چنانچہ اپنے روبرو سے ان کو نذیر اور رسول بنا کر بھیج دیا ہر کہ شک آرد کافر گردد چنانچہ خود مرزا صاحب نے فرمادیا کہ میرا منکر کافر ہے اسی وجہ سے ان کا خاتم الانبیاء ہونا مسلم ہو چکا ہے جیسا کہ تحریرات سے ظاہر ہے مگر ہمارے نبی ﷺ کے امتیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مرزا صاحب سچے دل قسم کھا کر بھی کہیں کہ میں غلطی نبی ہوں جب بھی وہ قابل قبول نہیں اس لئے کہ ہمارے نبی ﷺ نے صاف فرمادیا ہے کہ میرے بعد جو رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے و جال ہے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ غلطی نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو مقنا نقہ نہیں۔

عیسیٰ بننے کی تدبیر:

مسح کے آنے کا بیان قرآن میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً ہے۔ (ص ۳۱)

اور احادیث اس باب میں متواتر ہیں۔ (ص ۲۷۱)

مگر نبی ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے اور دمشق کے منارے کے پاس اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے جو یہودی ہوگا اور ان کے سوا جو علامات مختصہ مرزا صاحب میں نہیں پائی جاتیں وہ قابل تاویل بلکہ غلط ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کو کشف میں (نعود باللہ) غلطی ہو گئی تھی اور عیسیٰ اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت حضرت پرکھلی نہ تھی۔ (ف ۱۱۵)

(عیسیٰ و دمشق وغیرہ) ظاہر پر محمول نہیں سب کے سب پیشگوئی پر ایمان لائے تھے۔ (ص ۲۸۱)

اگر دمشق والی حدیث مانتی ضروری ہے تو اس سے مراد اصلی دمشق نہیں بلکہ قادیان ہے (ص ۳۸۳)

رہا مینار سودہ تو مرزا صاحب نے قادیان میں بتا ہی لیا۔ (ف ۱۱۷)

مرزا صاحب نے مسیح موعود بننے کے دو طریقے اختیار کئے ایک مثیل مسیح ہونا اس کی

تذہیر یہ کہ پہلے تو کل علماء مثیل انبیاء ہیں۔ (ص ۲۸)

پھر الہام سے خدا نے خاص طور پر نوح اور ابراہیم اور موسیٰ وغیرہ انبیاء کا مثیل ان کو بتا دیا (ف ۵۳)

پھر الہام ہوا کہ روحانی طور پر وہ مسیح ہیں۔ (ص ۱۶)

اگرچہ مسیح علیہ السلام اپنے وقت مقررہ پر آجائیں گے۔ (ص ۱۴)

مگر ان کا مثیل جو موعود ہے وہ مرزا صاحب ہیں۔ (ص ۳۱)

دوسرا طریقہ یہ کہ جس نبی کا کوئی مثیل ہوتا ہے خدا کے نزدیک اس کا وہی نام ہوتا ہے یعنی خدا کے

نزدیک مرزا صاحب کا نام عیسیٰ ابن مریم ہے۔ (ص ۲۷۳)

بلکہ خدا نے ان کا نام عیسیٰ رکھ کر براہین احمدیہ میں چھپوا کر مشہور بھی کر دیا۔ (ص ۲۶)

پھر الہام ہوا کہ عیسیٰ ابن مریم تو فوت ہو گیا اور یہ بھی الہام ہوا کہ جعلتک المسیح ابن مریم

یعنی ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم تو بتا دیا اور الہام ہوا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعت الی

وجاءل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ هو الذی ارسل رسولہ

بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الذین کلمہ اس عبارت کا ترجمہ خود مرزا صاحب نے لکھا

ہے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور وہ جو تیرے لئے نافع ہوئے ہیں

انہیں ان دوسرے لوگوں پر جو تیرے منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا خدا وہ قادر ہے

جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچائی دے کر بھیجا تا کہ سب دینوں پر حجت کی رو سے اس کو

غالب کرے یہ وہ پیشگوئی ہے جو پہلے سے قرآن شریف میں انہیں دنوں کے لئے لکھی گئی (ل ۱۶۲)

مطلب اس کا ظاہر ہے کہ انی متوفیک ورافعتک میں جو جھگڑے ہو رہے ہیں فضول

ہیں نہ اصل عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے اس کو تعلق ہے، نہ ان کے رفع سے بلکہ اس میں یہ خبر دی

گئی ہے کہ مرزا صاحب مر کے اٹھائے جائیں گے (مگر دفن بھی کئے جائیں گے یا نہیں اس کی خبر

نہیں دی گئی) اور جو لوگ ان کی عیسویت کا انکار کرتے ہیں وہ قیامت تک مرزائیوں کے مغلوب رہیں گے ایک الہام کی جوڑ لگانے سے پوری آیت مرزا صاحب کے قبضے میں آگئی اور خدا کے کہنے سے ان کو معلوم ہو گیا کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ نے قرآن کے ذریعے سے جو خبر دی کہ اذ قال اللہ یا عیسیٰ اے معونیٰ ورافعک جس کا مطلب یہ سمجھا گیا تھا کہ خود عیسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ تم اٹھائے جاؤ گے سو وہ (نعود باللہ) غلط تھا۔ دراصل وہ پیشگوئی انہیں دنوں کے لئے تھی کہ مرزا صاحب مریں گے یہ تو قرآن سے ان کی عیسویت کا ثبوت تھا اب احادیث سے بھی اس کا ثبوت لیجئے الہام ہوا لا مہدل لکلمات اللہ انا انزلناہ قریبا من العادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللہ ورسولہ جس کا ترجمہ مرزا صاحب خود ہی لکھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے ان وعدوں کو جو پہلے سے اس کے پاک کلام میں آچکے ہیں کوئی بدل نہیں سکتا یعنی وہ ہرگز نل نہیں سکتے اور اس کے بعد فرماتا ہے ہم نے اس مامور کو مع اپنی نشانیوں اور عجائبات کے قادیان کے قریب اتارا اور سچائی کے ساتھ اتارا اور اس کے رسول کے وعدے جو قرآن و حدیث میں تھے آج سچ ہوئے۔ (ل ۱۹۲)

یعنی جو قرآن میں مرزا صاحب کے قادیان میں اترنے سے وہ سب وعدے پورے ہو گئے یہ خبر خود خدا نے مرزا صاحب کو دی اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مرزا صاحب کو مسلم نہیں مگر مسلمانوں کے اعتقاد کے لحاظ سے ان کو بے باپ کے بھی بننا ضروری تھا اس لئے فرماتے ہیں کہ مثالی طور پر بھی عاجز عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی باپ روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے (ل ۶۵۹)

یہ بات تو سچ ہے کہ مرزا صاحب بے پیرے ہیں مگر اتنی بات تو کل ملحدوں اور بے دینوں پر بھی صادق آتی ہے پھر کیا مرزا صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ ان کا کوئی باپ روحانی ہے یا سلاسل اربعہ میں کسی سلسلے میں داخل ہیں پھر کیا ان کو بھی اس سوال میں شامل فرمالیں گے کہ وہ ابن مریم نہیں تو کون ہیں۔

وحی اُتارنے کی تدبیر:

مرزا صاحب نے یہ تو دیکھ لیا کہ مخالفین کی کوششوں سے بعض مسلمان عیسائی اور مرزائی وغیرہ ہو جاتے ہیں مگر یہ نہیں دیکھا کہ علمائے اسلام کے وعظ و نصائح سے ہر طرف لاکھوں مختلف ادیان والے جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں جیسا کہ اخباروں سے ظاہر ہے باوجود اس کے اس زمانہ کو خالص کفر کا زمانہ قرار دیکر لکھتے ہیں کہ جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ ضرور اپنی طرف سے کسی کو مشرف باوحی کر کے بھیجتا ہے۔ (ی ۵۵۴)

اور ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا بھی خدائے تعالیٰ کی عادت ہے۔ (ی ۵۵۶)

اور اس کی علت یہ لکھتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہے۔ (ی ۲۹۴)

اور الہام کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ (ی ۲۰۳) (مگر مدعیوں کی وہاں تک رسائی نہیں)

پھر اس الہام سے اپنے پر وحی کا اترنا ثابت کیا قل انما انا بشر مثلكم یوحی الی یعنی کہ اے غلام احمد کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی آتی ہے۔ (ی ۵۱۱)

مرزا صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ جن علامات الہیہ کا نام ہم وحی رکھتے ہیں علمائے اسلام اپنے عرف میں الہام بھی کہا کرتے ہیں۔ (ص ۱۶۲)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف نام کا فرق ہے دراصل اپنی وحی الہام ہی ہے جو اوروں کو بھی ہوا کرتا ہے مگر جب خدا نے ان کو یہ کہنے کا حکم کیا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے تو اب کس کا خوف ہے صاف کہہ دیتے کہ یہ وہ وحی نہیں جو اور ملہموں کو بھی ہوا کرتی ہے بلکہ یہ وہ وحی ہے جو خاص پیغمبر خدا ﷺ پر اترتی تھی کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس باب میں مجھ پر بھی وہی وحی کی جو پیغمبر خدا ﷺ پر کی تھی یعنی قل انما انا بشر مثلكم یوحی الی مگر جو بات بنائی ہوئی ہوتی ہے کتنی بھی جرأت سے کہی جائے اندرونی کمزوری کے آثار اس پر نمایاں ہو ہی جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لکھتے ہیں کہ وحی رسالت بجمہت عدم ضرورت منقطع ہے۔ (ی ۲۱۵)

خود کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اپنے پر وحی کا اترنا بھی خدا کے کلام سے ثابت کرتے ہیں اور گمراہی حد کو پہنچنے سے رسول اور وحی کتاب آسمانی کا اترنا مقتضائے وقت بتلاتے

ہیں تو اب وحی رسالت میں کون سی کسر رہ گئی مگر یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے دراصل ان کو وحی رسالت ہی کا دعویٰ ہے اس لئے کہ بہ تصریح کہہ رہے ہیں کہ اپنی وحی قطعی اور دوسروں پر حجت ہے (ص ۱۶۳) اور ظاہر ہے کہ یہ قوت سوائے وحی رسالت کے اوروں کے الہاموں میں نہیں یہ تو سب ان کے دعوے ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وحی میں بالکل استہزاء نہیں اور مرزا صاحب کے اکثر بلکہ کل الہام جھوٹے ثابت ہوئے تو عقل خدا داد صاف حکم کر دیتی ہے کہ یہ سب ان کے داؤ پیچ ہیں۔

امام مہدی بننے کی تدبیر:

امام مہدی کے خروج کے باب میں احادیث جو وارد ہیں متواتر ہیں جس کی تصریح محدثین نے کی ہے ان میں مصرح ہے کہ امام مہدی علیہ السلام سے پیشتر نکلیں گے اور جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو وہ امام مہدی کی اقتداء کریں گے۔ (ف ۱۵۶)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ وہ سب حدیثیں غلط ہیں۔ (ف ۱۵۹)

عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں کوئی مہدی نہ ہوگا۔ (ف ۱۶۱)

اور ممکن ہے کہ امام محمد کے نام کے کوئی مہدی آجائے۔ (ف ۱۶۲)

البتہ حدیث لا مہدی الا عیسیٰ لائق اعتبار ہے۔ (ف ۱۶۱)

حالانکہ محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث ضعیف، منکر، منقطع، مجہول ہے۔ (ف ۱۶۱)

غرض کہ اس تدبیر سے اتنا ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے زمانے میں کوئی مہدی نہیں ہو سکتا مگر منصب مہدویت فوت ہوئے جاتا تھا اس لئے اس کی یہ تدبیر کی جو لکھتے ہیں کہ احادیث نبویہ کا لب لباب یہ ہے کہ تم جب یہود بن جاؤ گے تو تم میں عیسیٰ ابن مریم آئے گا۔ (یعنی غلام احمد قادیانی) اور جب تم سرکش ہو جاؤ گے تو محمد بن عبد اللہ ظہور کرے گا جو مہدی ہے اور یہ نام اس کا اللہ کے نزدیک ہوگا اور دراصل وہ مثیل محمد ﷺ کا ہے۔ (ف ۱۶۶)

اور اپنا مثیل ہونا اس طور پر ثابت ہے کہ بار بار احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے خدا نے ظلی طور پر مجھے محمد ﷺ قرار دیا۔ (ف ۵۳)

الحاصل کو نام اپنا قلام احمد ہے مگر اللہ کے نزدیک محمد ابن عبد اللہ نام ہے جو مہدی موعود ہے جلسہ تعطیلات دسمبر ۱۸۹۰ء میں جو لوگ قادیان میں جمع ہوئے تھے ان کی فہرست میں نے خود تیار کی تھی جو داغ الوساوس میں شائع ہوئی بعد ازاں جو حدیث کدّاع آپ کو معلوم ہوئی جس میں یہ ذکر ہے کہ مہدی اپنے اصحاب کو جمع کرے گا ان کی تعداد اہل بدر کے مطابق (۳۱۳) ہوگی اور ان کے نام مع سکونت وغیرہ ایک کتاب میں درج کرے گا تب اپنی اصل فہرست میں تراش خراش کر کے (۳۱۳) ناموں کی فہرست انجام آتھم میں شائع کر دی بعض نام پہلی فہرست میں سے نکال دیئے اور بعض نئے نام ایزا د کر دیئے۔ (س ۱۹)

حارث بنسبہ کی تدبیر:

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص حارث نام امام مہدی کی تائید کے لئے لشکر لے کر ماوراء النہر سے روانہ ہوگا جس کے مقدمۃ الجیش پر ایک سردار ہوگا جس کا نام منصور ہوگا ہر مسلمان پر اس کی نصرت ضروری ہے۔ (ف ۱۷۴)

مرزا صاحب نے دیکھا کہ عیسیٰ اور مہدی تو بن گیا مگر روپیہ فراہم کرنے کی اب تک کوئی دستاویز ہاتھ نہ آئی البتہ حارث کو نصرت دینے کا حکم ہے یہاں داؤ چل سکتا ہے کہ نصرت سے مراد چندے ہیں اس لئے فرمایا کہ الہام سے مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ حارث جس کا ذکر حدیث میں ہے اس کا مصداق یہی عاجز ہے (ف ۵۲)

اور اگر ظاہری معنی دیکھتے ہو تو حارث زمیندار کو کہتے ہیں اور میں زمیندار ہوں۔ (ف ۱۷۵)

اگرچہ میں مادام النہر سے لشکر لے کر نہیں نکلا مگر میرے اجداد تخمیناً چار سو برس کے پیشتر ایک جماعت کثیر کے ساتھ سمرقند سے بابر بادشاہ کے پاس دلی کو آئے تھے۔ (ف ۱۷۸)

اس میں شک نہیں کہ دسویں گیارہویں پشت میں مرزا صاحب کا گویا خیالی وجود نہ سہی مگر کسی احتمالی قسم کا وجود تو ضرور تھا بہر حال مرزا صاحب حارث بھی ہیں اور ماوراء النہر سے بھی لشکر لے کر نکل آئے اب رہ گیا یہ کہ اس لشکر کا سردار منصور نام ہوگا سو اس کی تدبیر ہے کہ آسمانوں پر منصور کے نام سے وہ پکارا جاتا ہے۔ (ف ۱۸۰)

یہاں مرزا صاحب نے لشکر کا نام تولے لیا مگر اس کے ساتھ ہی غلبان پیدا ہو گیا کہ کہیں بغاوت کا الزام قائم نہ ہو جائے اس لئے گورنمنٹ کو سمجھانے کی یہ حکمت عملی کی کہ اگرچہ اس منصور کو سپہ سالار کے طور پر بیان کیا ہے مگر اس مقام میں درحقیقت جنگ و جدل مراد نہیں بلکہ ایک روحانی فوج ہوگی کہ اس حارث کو دی جائے گی جیسا کہ کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا۔ (ف ۱۸۰)

مطلب یہ کہ حدیث میں جو لفظ رايات سود اور مقدمۃ الجیش وغیرہ لوازم لشکر مذکور ہیں وہ حضرت کے کشف کی (نعود باللہ) غلطی تھی۔

اور امام مہدی کی تائید کی غرض سے حارث کے ٹکٹنے کی تدبیر کی کہ آل محمد سے اتھپائے مسلمین جو سادات قوم ہیں اور شرقائے ملت ہیں اس وقت کسی حامی دین کے محتاج ہیں۔ (ف ۱۸۲)

لیجئے مرزا صاحب اب خاصے حارث ہیں اور مسلمانوں پر ان کی مدد واجب ہے چنانچہ اسی وجہ سے کئی شاخیں چندے کی کھولی گئیں۔ (ف ۱۷۷)

اپنی اولاد میں عیسویت قائم کرنے کی تدبیر:

براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے ایک الہام لکھا جس میں خدا نے ان کو یا مریم کہہ کر پکارا (ص ۲۲) اسی بناء پر لکھتے ہیں کہ اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں ہے جس کا نام ابن مریم رکھا گیا ہے اس لئے کہ خود مریم ہیں۔ (ص ۲۲)

اور لکھتے ہیں کہ قطعی اور یقینی پیشگوئی میں خدا نے ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا۔ (ف ۵۶)

اور لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور تیرے خاندان کی تجھ سے ہی ابتداء اقرار دی جائے گی ایک اوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری نسل سے ہوگا فرزند دلہند گرامی وار جمند مظهر الحق والعلا مکان اللہ ینزل من السماء۔ (ف ۵۶)

واضح رہے کہ مرزا صاحب کو جس طرح یا مریم کا خطاب ہوا اسی طرح یا عیسیٰ کا بھی خطاب ہوا جیسا کہ ابھی معلوم ہوا ان الہاموں کی رو سے مرزا صاحب میں مریم اور عیسیٰ دونوں کی حقیقت صنفیہ جمع

ہے جس کا کشف ان کو ہوا جب ایسی باحرمیت حقیقتوں کے اجتماع سے فرزند دلبر پیدا ہوا تو اس کا احترام صاحبزادگی میں کیا کلام تعجب نہیں کہ اپنے زمانے میں وہ ثالث ملکہ کا مصداق بن جائے بہر حال مرزا صاحب ہی فقط عیسیٰ نہیں بلکہ ان کی اولاد میں بہت سے عیسیٰ ہونے والے ہیں اور یہ سلسلہ بہت دور تک خیال کیا گیا ہے جیسا کہ اس الہام سے ظاہر ہے یائسی علیک زمان مختلف ہا زواج مختلفہ تری نسلا بعیدا۔ (ل ۶۳۵)

یعنی تجھ پر ایک زمانہ مختلف آئے گا زواج مختلفہ کے ساتھ اور دیکھ لے گا تو دور کی نسل کو زواج مختلفہ سے غالباً اس الہام کی طرف اشارہ ہے یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة۔ (ص ۱۸، ۲۱)

جس کے معنی خود بتلاتے ہیں کہ زوج سے مراد اپنا تالک ہے اگرچہ الہامات مختلفہ ہیں زواج مختلفہ کا ثبوت ملتا ہے مگر نسل بعید کی توجیہ غور طلب ہے ممکن ہے کہ بعید سے ملہم کی مراد بعید عن العقل ہو ہمیں اس میں کلام نہیں کہ حقائق مختلفہ کا اجتماع کیونکر جائز رکھا گیا مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب ایسے بعید عن العقل امور جائز رکھے جاتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور وہاں مثل فرشتوں کے رہنا کیوں مستبعد اور قابل انکار سمجھا جاتا ہے۔

خارق عادات معجزوں سے سبکدوشی کی تدبیر:

مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر کے یہ تو کہہ دیا کہ میرے معجزے تمام انبیاء کے معجزوں سے بڑھ کر ہیں۔ (ف ۵۳)

مگر چونکہ ممکن نہ تھا کہ کوئی خارق العادت معجزہ دکھلاتے اس لئے فرمایا کہ کھلے کھلے معجزے ہرگز وقوع میں نہیں آسکتے۔ (ص ۸۰)

اور انبیاء کے معجزے منکروں کے مشابہ محبوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)

پرانے معجزے مثل کتھا کے ہیں جس کا ایمان عیسائیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں کی طرح صرف قصوں اور کہانیوں کے سہارے پر موجود ہو (یعنی معجزوں پر) اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔ (ص ۲۶۶، ۲۶۷)

پھر ان معجزوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان کو مسریم قرار دیا۔ (ص ۵۴)
 اور لکھا کہ یہ کام قابل نفرت ہے اس لئے میں اس کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ (ص ۲۹۹)
 اس کے بعد معجزوں کی دو قسمیں کیں ایک نقلی جن کو کتھا قرار دیا دوسرے عقلی یعنی داؤ پیچ اور عقلی
 معجزے ایسے یقینی ہیں کہ محبوب الحقیقت یعنی نقلی معجزے ان کی برابری نہیں کر سکتے۔ (ص ۴۶۷)
 پھر مدعیان نبوت و مہدیت وغیرہ کے کارناموں سے مدد لے کر طبیعت کے خوب سے
 جو ہر دکھائے اور لکھا کہ خوارق عادت ہم بھی دکھا سکتے ہیں مگر ان کے ظہور کے لئے یہ شرط ہے کہ
 طالب صادق کینہ و مکابرہ چھوڑ کر بہ نیت ہدایہ صبر و ادب سے انتظار کرتا رہے۔ (ص ۴۳)
 جس سے مقصود ہو یہ کہ نہ کوئی ایسا موڈ ملے نہ وہ معجزہ ظاہر ہو پھر چار سو بت پرستوں
 کو نبی قرار دے کر ان کی کشف کی غلطیاں ثابت کیں بلکہ خود آنحضرت ﷺ کے کئی کشفوں کو غلط
 قرار دیا۔ (ص ۲۶۷)

تاکہ اپنے کشفوں اور الہاموں کی غلطیاں قابل اعتراض نہ ہوں الحاصل خارق
 العادات معجزوں کو محال بتا کر صرف داؤ پیچ میں معجزوں کو محدود کر لیا اور اس میں بھی گریز کا موقع لگا
 رکھا کہ اگر کوئی داؤ نہ چلے تو اسی قسم کی غلطیوں میں شریک کر لیا جائے۔

الہاموں کی تدبیر:

ایسی شرطیں لگا دیں کہ جن سے گفتگو کو گنجائش ملے جیسے آتھم پندرہ مہینے میں مرے گا
 بشرطیکہ رجوع الی الحق نہ کرے۔ (ص ۱۶۶)

قرآن سے کام لینا جیسے لیکھرام کی بد زبانوں سے یقین ہو گیا کہ مسلمان اس کے دشمن ہو گئے مارا
 جائے گا الہام ہو گیا کہ چھ برس میں اس پر عذاب نازل ہوگا جو خارق العادت ہے۔

مناسب حال ایک طویل مدت قرار دینا جیسے لیکھرام اور آتھم کی موت کی مدت بالائی تدابیر سے کام
 لینا مثلاً آتھم کو وہ دھمکیاں دیں کہ وہ بھاگا پھر اسی کا نام رجوع الی الحق رکھ دیا اور مرزا احمد بیگ کی
 لڑکی سے نکاح کے باب میں یہ خیال کیا کہ خوشامدوں اور داؤ پیچ سے کام لکل آئے گا۔ (ص ۱۹۴)
 پہلوی دار الفاظ کا استعمال جیسے ہاویہ اور رجوع الی الحق آتھم والے الہام میں اگر وقوع ہو گیا تو

مقصود حاصل ہے ورنہ احتمالی دوسرا پہلو موجود ہے اسی طرح عفت الدیہار محلہا و مقامہا کے معنی پہلے طاعون کے لکھے پھر زلزلے ہونے لگے تو اس کے وہی معنی مشتہر کر دیئے۔ (س ۴۰)

داؤد بیچ سے کام لینا جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب والے الہام میں دھوکہ دے کر ایک فتویٰ حاصل کیا اور اس کی تطبیق ان پر کر دی۔ (ص ۲۱۱) خلاف واقع باتیں گھڑ لینی جیسا کہ مولوی محمد حسین کی ذلت والے الہام میں عزت کی چیزوں کو بھی ذلیل قرار دیں۔

بالائی تدابیر سے عاجز کرنا مثلاً تین برس میں ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھ کر اس غرض سے بھیجا کہ پانچ روز میں اس کا جواب دو جو ممکن نہ تھا اور اعلان دے دیا کہ یہ معجزہ ہے۔ (ص ۲۱۸)

ابتداء میں کمال جرأت اور انتہاء میں گریز جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت پیشگوئی کی کہ پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے وہ ہرگز نہ آئیں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے ان کو دے دیئے جائیں گے اور جب آگئے تو گالیاں دے کر گریز کر گئے۔ (ص ۲۲۶)

بعض الہاموں کا ایک جز ثابت ہوتا ہے اور اکثر حصہ غلط اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین بھی ان کو خبر دیتے ہیں۔ (س ۴۰)

جس طرح ابن صیاد نے بجائے دخان، دغ کی خبر دی تھی کبھی تخمینے سے الہام بنایا گیا جو غلط نکلا مثلاً دیکھا کہ طاعون ملک میں پھیل رہا ہے الہام پیشگوئی کر دی کہ دو سال میں طاعون پنجاب میں آجائے گا مگر نہ آیا۔ (س ۳۵)

قرآن کی تحریف کی تدبیر:

سب سے پہلے اس کی ضرورت ہوئی کی تفاسیر ساقط الاعتبار کر دی جائیں چنانچہ لکھا کہ تفاسیر موجود فطرتی سعادت اور نیک روشنی کے مزاحم ہیں جنہوں نے مولویوں کو خراب کر دیا۔ (ف ۲۲)

اور احادیث کو بیکار محض بنا دیا اور اجماع کی نسبت کہہ دیا گویا اس میں اولیاء بھی داخل ہوں مگر وہ معصوم نہیں ہو سکتا۔ (ل ۱۲۳)

جب یہ دلائل قویہ جس پر اہل سنت و جماعت کا مدار تھا بیکار کر دی گئی تو اب شیطان کے روکنے والا کون اس کے ساتھ ہی الہام ہو گیا الرحمن علم القرآن۔ (ل ۱۹۲)

یعنی ان کے خدا نے خود ان کو قرآن کی تعلیم کر دی اور تعلیم کیا ہوئی کہ انبیاء ساحر تھے اور معجزے مسمریزم اور قیامت جس کا ذکر ہر مسلمان قرآن میں پڑھتا ہے بے اصل وغیرہ ذالک اور لکھتے ہیں کہ معارف قرآن بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں مگر یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو کشف والہام ہمیشہ غلط اور مصنوعی ثابت ہوا کریں ان کے ذریعے سے جو معارف پیدا ہوں وہ تحریفات ہیں ناموں میں تصرف کر کے خود مصداق بن جاتے ہیں چنانچہ قولہ تعالیٰ مبشرا برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد کو اپنی شان میں کہہ دیا کیونکہ خود احمد ہیں اور الہام کی رو سے رسول بھی ہیں اور یسا عیسیٰ انی متوفیک وراقعک کا خطاب اپنی نسبت فرماتے ہیں کیونکہ الہام سے عیسیٰ بن چکے ہیں محرف کتابوں کو پیش کر کے قرآن کے معنی بدل دیتے ہیں۔ (ص ۴۸) حقیقت کی جگہ مجاز اور مجاز کی جگہ حقیقت لے کر انی متوفیک اور امانہ اللہ میں تحریف کر دی (ف ۲۵۲) بروز اور ظلیت اور فتانی الرسول کا دعویٰ کر کے چند الہاموں کی جوڑ لگا دی اور خاتم النبیین بن گئے۔

خاتم الانبیاء بننے کی تدبیر:

الہام ہوایا احمد۔ (ی ۲۴۲)

اور فرماتے ہیں کہ میں مثیل محمد ﷺ ہوں اور فرماتے ہیں کہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں۔ (ف ۵۳) پھر ان الہاموں کی بھر مار کر دی جو آنحضرت ﷺ کی خصوصیات سے ہیں مثلاً وما ارسلک الا رحمة للعالمین۔ (ی ۵۰۶)

لولاک لما خلقت الافلاک یا ایہا المذثر، انا فتعناک فتعا مبیننوز و جئکھا وغیرہ الہامات مذکورہ۔ مرزا صاحب کو حضرت کی ظلیت کا دعویٰ ہے اور اسی بناء پر حضرت کی خصوصیات کے بھی مدعی ہیں مگر یہ امر مشاہد ہے کہ ظل میں کوئی بات اگر ظاہر ہوتی ہے تو اسی قسم کی ہوتی ہے جو اصل یعنی ذی الظل میں محسوس ہو مثلاً حرکت اور شکل میں وجہ پھر اسکے کیا معنی حضرت کی خصوصیات کا تو دعویٰ ہے اور امور محسوسہ بالکلیہ مفقود ایک ہی بات دیکھ لیجئے کہ وہاں دنیا سے من جمیع الوجوہ اجتناب مشاہد تھا اور یہاں ہمہ وجوہ اشہاک واستغراق محسوس ہے مرزا صاحب نے خاتم النبیین بننے کا ایک طریقہ یہ بھی نکالا کہ میں فتانی الرسول ہوں (ل ۵۷۵)

مگر عقل سلیم اس کو بھی ہرگز قبول نہیں کر سکتی اس لئے مرزا صاحب اپنی بیوی کی رضا جوئی میں ہمہ تن مستغرق ہیں چنانچہ اقسام کے چندے اسی غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جو روپیہ حاصل ہو ان کو پہنچے سونے کے زیوروں سے ان کو لاد دیا فرزندوں کو محروم کر کے اپنے املاک پر ان کو قابض کر دیا حالانکہ اس قسم کی کوئی بات ہمارے نبی ﷺ میں نہیں پائی گئی الغرض یہ استغراق و انتہاک ان کا بہ آواز بلند کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب فتانی الرسول تو ہرگز ہو نہیں سکتے۔

پیسہ پیدا کرنے کی تدبیر:

یوں تو جتنی تدابیر اور کارروائیاں مرزا صاحب کی ہیں سب سے مقصود اصلی اور علت غائی یہی ہے جس پر ان کی طرز معاشرت گواہ ہے۔ (ف ۳۷)

مگر ان میں سے چند تدابیر لکھی جاتی ہیں جن کو اس مسئلے سے زیادہ خصوصیت ہے باوجود یہ کہ مرزا صاحب کو عیسائی اور مہدی اور امام الزماں اور مجدد اور محدث وغیرہ ہونے کا دعویٰ ہے جن کے مدارج دین میں نہایت اعلیٰ ہیں مگر انہوں نے روپیہ فراہم کرنے کی غرض سے حارث یعنی کسان بننے کو بھی قبول کر لیا۔ ہر چند حارث کے معنی وہ زمیندار لکھتے ہیں مگر کتب لغت سے اس کی غلطی ثابت ہے۔ چنانچہ غیاث و نفائس وغیرہ میں معنی مصرح ہیں حارث بمعنی مزارع ہے جس کو ہندی میں کسان کہتے ہیں اور کسان ایک ایسی ذلیل قوم ہے کہ زمینداروں کے نوکروں کے نزدیک بھی ان کی کوئی وقعت نہیں اقسام کی تصویریں اپنی اور اپنی اہل بیت کی اور خاص جماعت کی اترا کر بیچتے ہیں جس سے لاکھوں روپے کی آمدنی متصور ہے۔ (ف ۳۸)

منارۃ المسیح جس میں گھڑی اور لالٹین لگائی گئی اس کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپے کا چندہ کیا گیا (ف ۳۷) مسجد اور مدرسے کے لئے چندہ جیسا کہ اخبار الحکم سے ظاہر ہے کتابوں کی پیشگی قیمت وصول کر لی جاتی ہے اور کتاب ندارد۔ (ف ۳۸)

ایک کتاب کے دو نام رکھ کر دونوں کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ (ف ۴۱)

پرپس کاغذات اور کاپی نویس کے واسطے ڈھائی سو روپے ماہانہ کا چندہ۔ (ف ۴۲)

کتاب کی قیمت لاگت سے گنی چو گنی رکھی جاتی ہے۔ (ف ۴۳)

دعائے اجرت پیشگی لی جاتی ہے اور اثر ندارد۔ (ف ۴۳)

اموال و املاک و زیورات وغیرہ کی زکوٰۃ دینے کی ترغیب و ترہیب اس غرض سے کی جاتی ہے کہ اپنی تصنیفات اس سے خریدی جائیں۔ (ف ۴۲)

تمام چندہ مع زکوٰۃ بلا حساب مرزا صاحب ہی کے پیٹ میں ہضم ہو رہا ہے۔ (س ۱۵)
پھر جب اہالیان سیالکوٹ نے آمد و خرچ کے انتظام کے لئے کمیٹی کی درخواست کی تو طیش میں آکر جواب دیا کہ کیا میں کسی کا خزانچی ہوں پھر جب مہمانوں کو تکلیف ہونے کی شکایت ہوئی تو جواب دیا کیا بھٹیارا ہوں۔ (س ۱۵)

مرزا صاحب کا حکم ہے کہ جو لنگر میں چندہ نہ دے وہ اسلام سے خارج ہے۔ (ک ۷۲)
قیمت کتب وغیرہ وصول کر کے اشتہار دلوادیا کہ امام وقت و خلیفہ اللہ کو نبیوں بقالوں
تنگ دلوں زر پرستوں کے حساب سے کیا کام گو وہ مال غنیمت تھا۔ (ف ۴۳)

فرماتے ہیں ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا اس کے معنی یہ ہیں خدا جس کو چاہتا ہے حکومت عنایت کرتا ہے اور جس کو حکمت دی جاتی ہے اس کو بہت سامال دیا گیا۔ (ی ۴۱)

اور فرماتے ہیں کہ دوسرا حصہ انبیاء و اولیاء کی عمر کا فتح میں اقبال میں دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے (ی ۴۵)
یہ تدبیر قابل ملاحظہ ہے کیونکہ کوئی مرید اور امتی مرزا صاحب کا ایسا نہیں جس کو مرزا صاحب کی حکمت اور ولایت بلکہ نبوت کا اقرار نہیں۔ اس لئے ان پر فرض ہوگا کہ جس طرح انہوں نے دمشق کا مینار قادیان میں بنوا کر اپنے نبی کی عیسویت کی تکمیل کی اسی طرح اپنے نبی کے آخری حصہ عمر میں بہت سامال دے کر دولت کے درجہ کمال تک ان کو پہنچا دیں گے تاکہ اپنے نبی کی حکمت اور ولایت کی تکمیل ہو جائے مگر یاد رہے کہ یہ منارۃ المسیح نہیں کہ دس بارہ ہزار روپے سے کام چل جائے اگر دس بیس لاکھ روپیہ بھی مرزا صاحب کی نذر کریں تو بھی اس زمانے کے لحاظ سے وہ بہت سامال اور دولت بمرتبہ کمال نہیں ہو سکتی اس زمانے میں ادنیٰ مہاجن کڑوڑ ہارو پے کا مالک ہے۔ اس موقع میں ہم بھی پیشگوئی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مال و دولت میں ہرگز اس یہودی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے جو اس زمانے میں دولت مندوں میں کامل سمجھا گیا جس کا حال اخباروں میں

درج ہے۔ ایک مقبرے کی بنیاد ڈالی جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اور اس میں دفن ہونے کی یہ شرط لگائی کہ دفن ہونے والا اپنی جائیداد کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔ (ک ۵۲)

اب ایسا کوئی شقی ہوگا کہ اس حقیر بضاعت کو دینے میں دریغ کر کے ہمیشہ کے لئے بہشت کا حصہ خرید نہ کرے۔ اس کے بعد صرف ایک الہام کی ضرورت ہے کہ جو اس بہشتی مقبرے میں دفن نہ ہو وہ دوزخی ہے اور وہ غالباً اس عرصہ میں ہو گیا ہو گا یا آئندہ موقع پر ہو جائے گا۔

مرزا صاحب کے استفادات:

یوں تو مرزا صاحب کی طبیعت خود جدت پسند اور اختراعات پر قادر ہے مگر اس سے انکار ہو نہیں سکتا کہ ہر فن میں ابتداء اساتذہ سے استفادے کی ضرورت ہے۔ البتہ کثرت ممارست و مزاوت سے جب ملکہ پیدا ہوتا ہے تو پھر کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں رہتی اسی وجہ سے براہین احمدیہ اور ازالۃ الاوہام کی تصنیف کے زمانے کی نسبت ان دنوں کی کارروائیاں مرزا صاحب کی روز افزوں ترقی کر رہی ہے جیسا کہ الحکم وغیرہ سے ظاہر ہے۔ اب ہم ان کے ابتدائی زمانے کی چند تقلیدیں بیان کرتے ہیں۔

حیلے:

ابن تو مرث نے ونشریسی کی جو ایک فاضل جید تھا ایک مدت تک دیوانہ بنا رکھا پھر موقع پر اس کو عالم بنا کر ہزاروں مسلمانوں کو تباہ کیا۔ (ص ۳۳۴)

الخلق کئی سال گونگارہ کرا ایک دوا کے استعمال سے نبی بن بیٹھا۔ (ص ۳۲۱)

رسالہ ”الہامات مرزار“ میں مرزا صاحب کی کارروائیاں قابل دید ہیں جن کی نظیریں متقدمین میں بھی نہیں مل سکتیں ان کی پیشگوئیاں ملاحظہ ہوں۔

واقعات میں تصرف:

یوزاسف مدعی نے ابراہیم علیہ السلام کے واقعات مندرجہ قرآن میں تصرف اور الٹ پھیر کر کے ان کو مجوسی قرار دیا اسی طرح مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں تصرف کر کے ان کو ساحر قرار دیتے ہیں۔ (ص ۱۲۶)

عزالت ریاضت اظہار تقدس:

پولس مقدس عیسائیوں کے دین کو خراب کرنے کی غرض سے سلطنت چھوڑ کر فقیر بن گیا (ص ۳۲۲)
خود ستانی اپنے قرابت دار کو امام زماں بنانے کے لئے زہد و تقویٰ میں اپنے کو بے نظیر ثابت کیا (ص ۳۲۵)
الحق نبوت حاصل کرنے کی غرض سے دس برس گونگا اور کسمپرسی کی حالت میں مشقتیں گوارا کرتا
رہا (ص ۳۲۳)

فاضل و تشریلی ابن تو مرث کو امام زماں ثابت کرنے کے لئے ایک مدت دراز پاگل اور دیوانہ بنا
رہا (ص ۳۳۴)

چنانچہ یہ سب اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب بھی ہوئے مرزا صاحب نے بھی ایک
مدت دراز عزالت اختیار کی۔ جس میں براہین احمدیہ کی تصنیف اور مذاہب باطلہ کی کتابیں اور ان کی
کامیابیوں کے طریقے دیکھتے اور تدبیریں سوچتے رہے اور وہ تقدس ظاہر کیا کہ غیر مقلد علماء کو بھی
اپنے الہام منوا کر چھوڑا گو وہ لوگ ایک مدت کے بعد ان کی غرض پر مطلع ہو کر علیحدہ ہو گئے۔

امور غیبیہ مثل کشف و الہام وغیرہ:

ہر زمانے میں جھوٹے دغا باز ہوا کرتے ہیں جن کا کام اظہار امور غیبیہ مثل کشف الہام
وغیرہ کے چل نہیں سکتا جو صرف حسن ظن سے مان لئے جاتے ہیں اگر حسن ظن کرنے والوں سے
پوچھا جائے کہ ان کا کشف و الہام تو نہ محسوس ہے نہ عقل سے اس کا ثبوت ہو سکتا ہے تو ان سے
سوائے اس کے کچھ جواب نہ ہو سکے گا کہ ایسے مقدس شخص کیوں جھوٹ کہیں گے۔

اسی وجہ سے پہلے ان لوگوں کو اپنا تقدس ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرزا
صاحب جو تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ الہام الہی کی رو سے پیدا ہوا۔ (ص ۱۲۶)

سو یہ کوئی نئی بات نہیں پولس نے سلطنت چھوڑنے کا سبب اسی کشف کو بتایا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام
نے تشریف لا کر مجھ پر لعنت کی اور میری بصارت چھین لی جس سے میں ان کی حقانیت کا قائل ہو کر
فقیر ہو گیا۔ (ص ۳۱۷)

الحق آخر میں نے اپنی نبوت ایک بڑی قوم میں قائم کر لی اسی کشف کی بدولت تھا کہ کشفی

حالت میں فرشتوں نے نبی ہنا دیا۔ (ص ۳۲۲)

وشریسی نے اسی کشف کے ذریعے سے تقریباً لاکھ مسلمانوں کو قتل کر ڈالا۔ (ص ۳۳۵)
فرقہ بازی کے سب لوگ قاتل تھے کہ ہم اپنے اپنے اموات کو ہرج و مرج و شام دیکھ لیا کرتے ہیں۔ (ص ۳۵۰)

مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کے بھی دعوے ہیں کہ خواب میں ان کی حقانیت کی تصدیق ہو جاتی ہے اور بعض مریدوں کے خواب میں آنحضرت ﷺ خود فرمایا کرتے ہیں کہ مرزا مسیح موعود اور خلیفۃ اللہ ہیں ان کی تصدیق فرض ہے۔ (ص ۳۵۱)

تعلیم من اللہ:

مرزا صاحب متعدد مقاموں میں الہام وغیرہ کی رو سے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خود ان کو قرآن کی تعلیم کرتا ہے۔ (ص ۳۲۳)

مرزا صاحب تو ذی علم شخص ہیں اخرس اور وشریسی نے تو اس دعوے کو اعجاز کے طور پر ثابت کر دکھایا تھا۔ (ص ۳۲۳، ۳۲۴)

عقلی معجزے:

ابن تو مرث نے فریب اور دغا بازی کا نام معجزہ رکھا۔ (ص ۲۳۱)

بہا فرید نے ایک قمیص چمن سے لاکر اس کو معجزہ قرار دیا۔ (ص ۳۲۹)

الخلق اخرس نے نئی قسم کا روغن منہ پر لگا کر اس کو معجزہ قرار دیا۔ (ص ۳۲۲)

سلیمان مغربی کبوتروں کے ذریعے سے پوشیدہ خط بھیج کر ہر شخص کا فراموشی کھانا اپنے گھر سے منگواتا اسی عقلی معجزے سے لوگ اس کے معتقد تھے۔ (ص ۱۳۷)

مرزا صاحب ایسی ہی بد نما تدابیر کا نام عقلی معجزے رکھ کر ان کو اپنی نبوت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ (ص ۷۰)

اسود عیسیٰ مدعی نبوت نے گدھے کے اتفاقی طور پر گرنے کو اپنا معجزہ قرار دیا تھا اسی طرح مرزا صاحب بھی اتفاقی امور مثل طاعون وغیرہ کو معجزہ قرار دیتے ہیں۔ (ص ۱۳۲)

جو کلیس امریکہ یورپ وغیرہ میں ایجاد ہوتی ہیں وہ بھی انہی کا معجزہ ہے۔ (ص ۱۳۲)
فرماتے ہیں کہ حجاز ریلوے اپنی عیسویت کی علامت ہے۔ (ص ۱۳۲)

پیشگوئی:

ابن تو مرث نے پیشگوئی کے وقوع کو اپنے امام الزماں ہونے کی دلیل قرار دیا تھا۔ (ص ۲۳۲)
مرزا صاحب کی پیشگوئیاں باوجود یہ کہ سچی ثابت نہیں ہوتیں مگر ان کو اپنی نبوت کا معجزہ قرار دیتے ہیں (ص ۲۲۳)

مامور من اللہ ہونا:

آخر میں نے اپنا مامور من اللہ ہونا فرشتوں کے قول سے ثابت کیا تھا۔ (ص ۳۲۳)
مرزا صاحب ترقی کر کے فرماتے ہیں کہ خود خدا نے بالمشافہ ان کو یہ حکم دیدیا ہے۔ (ص ۲۸۹)

امام الزماں:

مغیرہ نے پہلے امام الزماں ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن بالآخر اس کی نبوت تسلیم کر لی گئی۔ (ص ۳۴۰)
اسی بناء پر مرزا صاحب ضرورت الامام صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں کہ امام الزماں کے لفظ میں
نئی رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں یعنی یہ سب مدارج خود بدولت میں موجود ہیں۔ اسی
وسعت کے لحاظ سے مرزا صاحب اب اسی لقب سے ذکر کئے جاتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ مرزا
صاحب انہیں چند معنوں پر کیوں قناعت فرماتے ہیں ابوالخطاب اسدی نے تو اس لفظ کے معنی میں
الوہیت کو بھی داخل کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کا قول ہے کہ امام الزماں پہلے انبیاء ہوتے ہیں پھر اللہ ہو
جاتے ہیں۔ (ص ۳۴۰)

مرزا صاحب بھی نبوت سے ایک درجہ اور ترقی کر گئے ہیں۔ چنانچہ خدا کی اولاد کا ہم
رتبہ اپنے کو بتلاتے ہیں اب صرف ایک ہی زینے کی کسر رہ گئی ہے مقنع کے گردہ کا عقیدہ ہے کہ
دین فقط امام الزماں کی معرفت کا نام ہے۔ (ص ۳۳۸)

مرزا صاحب کا گردہ اس سے بھی ترقی کر گیا ہے اس لئے کہ ان میں کے بعض حضرات

نے علی روس الاشہاد کہہ دیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو تو وہ شرک ہے۔ (ک ۲۵)
احمد کیال نے اپنی قوت علمی کے لحاظ سے امام الزماں ہونے کی یہ شرط لگائی کہ وہ عالم
آفاق و انفس کو بیان کرے اور آفاق کو اپنے نفس پر منطبق کر دکھائے مگر مرزا صاحب ضرورۃ الامام
میں اس کی چھ شرطیں بیان فرما کر لکھتے ہیں کہ وہ سب شرطیں مجھ میں موجود ہیں اس لئے میں امام
الزماں ہوں شرطیں یہ ہیں:

1..... قوت اخلاقی: ناظرین سے توقع کی جاتی ہے کہ تھوڑی محنت گوارا کر کے اسی فہرست میں مرزا
صاحب کی خوش اخلاقی کا حال ملاحظہ فرمائیں جس سے اذافات الشرط فات المشروط خود
پیش نظر ہو جائے گا۔

2..... امامت یعنی پیش روی کی قوت، مگر یہ ایک عام قوت ہے جو کافروں کے اماموں میں بھی پائی
جاتی ہے کیونکہ اس باب میں وہ پیش رو رہا کرتے ہیں کہ نہ خدا کی بات مانی جائے نہ رسول کی بلکہ
دین میں طعن و تشنیع ہوا کرے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وان نکثوا ایمانہم من بعد عہد
ہم و طعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انہم لا یمان لہم یعنی اگر وہ عہد شکنی کریں اور
تمہارے دین میں طعن کریں ان کے اماموں کو قتل کر ڈالو۔

اب غور کیجئے کہ مرزا صاحب ہمارے دین میں کس قدر طعن کرتے ہیں کہ خود ہمارے
نبی ﷺ کی غلطیاں پکڑتے ہیں اور تمام محدثین و صحابہ و تابعین و غیر ہم کو مشرک قرار دیتے ہیں وغیرہ
ذالک اب وہ مسلمانوں کے امام کیونکر ہو سکتے ہیں قیامت کے روز ہر گروہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا
خواہ مسلمان ہو یا کافر چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یوم ندعوا کل الناس بامامہم اور نیز حق
تعالیٰ فرماتا و ما امر فرعون بر شید یقدم قومہ یوم القیمۃ فاودعہم النار یعنی فرعون اپنی
قوم کے آگے آگے رہ کر ان کو دوزخ میں پہنچا دے گا الحاصل پیش روی کی قوت مرزا صاحب کے
مفید مدعا نہیں۔

3..... بسطة فی العلم مرزا صاحب کی علمی غلطیوں کی فہرست لکھی گئی جن کا اب تک جواب نہ ہو
ان کے سوا متفرق غلطیاں اور بھی ہیں یہ شرط بھی فوت ہو گئی۔ (ص ۲۱۴، ۳۱۹)

4..... کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ ناامید ہونا اور نہ سست ہونا جتنے جھوٹے امامت و نبوت وغیرہ کا دعویٰ کرنے والے گزرے سب کی یہی حالت تھی۔ چنانچہ اسی کتاب کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ بعضوں نے جان تک دے دی مگر اپنے دعووں سے نہ ہٹے۔

5..... قوت اقبال علی اللہ یعنی مصیبتوں کے وقت خدا کی طرف جھکتے ہیں جن کی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں شور اور ملائکہ میں اضطراب پڑ جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی دعاؤں کا حال بھی ملاحظہ فرمایا جائے کہ کیسی کیسی مصیبتوں اور ضرورتوں کے وقت ان کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی اور ان کے مخالفوں کی ہر دعا قبول ہو گئی۔

6..... ”کشف والہام کا سلسلہ“ الہاموں کا بھی حال ملاحظہ فرمایا جائے کہ کس قدر غلط اور خلاف واقع ہوا کرتے ہیں۔

رسالت منقطع نہیں:

ابو منصور نے یہ بات نکالی کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہو سکتی۔ (ص ۳۴۱)
مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہے۔ (ی ۲۹۴)

وحی:

آیت شریفہ واوحی ربك الى النحل کو صحابہ و تابعین وغیرہم ہمیشہ پڑھا کرتے تھے مگر کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم پر وحی اترتی ہے سب سے پہلے مسیلمہ کذاب نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے۔ (ص ۱۲۷)

اس کے بعد بحسب ضرورت جھوٹے نبیوں میں یہ سنت جاری ہو گئی مسیلمہ کذاب نے پورا مصحف اپنے وحیوں کا لکھا تھا جو مستحج تھا مرزا صاحب نے بھی ایک کتاب مستحج لکھ کر جس طرح قرآن مجزہ ہے اس کو اپنا معجزہ کہتے ہیں جس کا نام ہی اعجاز اسح رکھا ہے۔ (ص ۱۲۸)

نبوت:

مسیلمہ کذاب نبی ﷺ کی نبوت کو مان کر اپنی نبوت کا بھی دعویٰ کرتا تھا۔ (ص ۱۲۸)
الخلق اخرس کا قول ہے کہ فرشتوں نے اس کو خبر دی کہ نبی ﷺ پچھلے انبیاء کے خاتم تھے

اور تم اس ملت کے نبی ہو جس کا مطلب یہ ہوا کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں ہو سکتا اس لئے ظلی نبی ہو۔ مرزا صاحب بھی اسی طرح نبی ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کر کے نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

صلوات:

سجاء مدعیہ نبوت نے جب مسئلہ کذاب کے ساتھ نکاح کیا تو کمال مسرت کی حالت میں اس کو صلی اللہ علیہ کہا (ص ۳۲۳) یہی کلمہ مرزا صاحب کی امت بھی ان کے نام کے ساتھ استعمال کرتی ہے۔

معارف قرآنی:

مغیرہ نے قرآن کے معارف جو لکھے ہیں قابل دید ہیں مثلاً آیہ شریفہ انا عرضنا الامانة میں جو امانت مذکور ہے وہ یہ تھی کہ علی کرم اللہ وجہہ کو امام ہونے نہ دینا۔ اس کو انسان یعنی ابو بکر اور عمر نے اٹھالیا کیونکہ وہ ظلوم و جہول تھے۔ (ص ۲۴۰)

سید احمد خان صاحب نے بھی قرآن کے معارف دل کھول کر بیان کئے کہ جبرئیل اور ابلیس صرف انسانی قوتوں کے نام ہیں اور نبی ایک قسم کے دیوانے کو کہتے ہیں وغیرہ ذلک۔ (ص ۳۴۳)

احمد کیال کی معارف دانی سب سے بڑی ہوئی تھی کیونکہ علم میں بھی وہ ید طولی رکھتا تھا۔ (ص ۳۵۲)

مرزا صاحب نے بھی اس قسم کے معارف بہت سارے لکھے ہیں چنانچہ سورہ انا انزلنا کے معارف سے ثابت کر دیا کہ امریکہ اور یورپ میں جتنی کلیں ایجاد ہوئیں وہ سب اپنی نشانیاں ہیں اور آیت شریفہ مبشراً برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد سے مراد میں ہوں وغیرہ ذلک اگر انصاف سے دیکھا جائے تو مرزا صاحب کا دعویٰ درست ہے آدمی دماغ پریشانی کر کے محنت اٹھائے اور اس سے کوئی نفع حاصل نہ کرے تو وہ بھی ایک قسم کی یادہ گوئی ہے۔

عقلی استدلال:

پولس مقدس نے عقلی دلیل پیش کی کہ خدا نے تمام جانور آدمیوں کو ہدیہ بھیجا ہے سب کو قبول کرنا اور کھانا چاہیے سب نے اس دلیل کو قبول کر لیا اسی طرح اور بھی عقلی دلیلیں پیش کر کے دین عیسائی کو

بدل دیا (ص ۸۲)

مرزا صاحب بھی ایسی ہی عقلی دلیلیں پیش کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام گڑہ زمہریر سے فحش کر آسمانوں پر کیونکر گئے اور اگر وہاں وہ زندہ ہیں تو ان کے کھانے پینے اور پاخانے کا کیا انتظام ہے۔

آیتوں کا مصداق بدل دینا:

خارج آیتوں کی شان نزول اور مصداق بدل دیا کرتے تھے چنانچہ ان کا قول ہے کہ آیت شریفہ ومن یشری نفسه ابتغاء مرضات اللہ ابن ملجم قاتل علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی۔ (ص ۳۵۹)

اسی طرح مرزا صاحب آیت ہر رسول یأتی من بعدی اسمہ احمد وغیرہ کو اپنی شان میں قرار دیتے ہیں۔

آیتوں سے جھوٹا استدلال:

ابو منصور نے قولہ تعالیٰ لیس علی الذین آمنتوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتلوا سے استدلال کیا کہ ہر چیز حلال ہے اس لئے کہ اس سے نفس کی تقویت ہے۔ (ص ۳۴۱)

اسی طرح مرزا صاحب سورہ انا انزلنا سے اپنے مامور من اللہ ہونے کا استدلال کرتے ہیں اسی قسم کے استدلالوں میں مرزا صاحب کو ملکہ حاصل ہے۔

اپنی تعلی:

ابن تو مرث فخر کرتا تھا کہ میری جماعت میں ایک ذلیل شخص یعنی ونشریسی کا سینہ مثل نبی ﷺ کے فرشتوں نے شق کر کے قرآن و حدیث و علوم لدنیہ سے بھر دیا۔ (ص ۳۳۳)

ابوالخطاب اسدی کا قول تھا کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں جو جبرائیل اور میکائیل سے افضل ہیں۔ (ص ۳۴۹)

مرزا صاحب نے اس قسم کی سخاوت تو نہیں کی مگر اپنی ذاتی تعلی کی غرض سے یہ تو لکھ دیا کہ نبی ﷺ نے کشف میں غلطیاں کھائیں اور صد ہا انبیاء کے کشف غلط ثابت ہوئے بخلاف اپنے کشف کے کہ غلطی کا احتمال ہی نہیں اس لئے کہ خدائے تعالیٰ منہ سے پردہ ہٹا کر صاف طور پر باتیں کا کرتا ہے

اسی وجہ سے ان کے الہام دوسروں پر محبت ہیں۔ (ص ۱۶۳)

احمد کیال جو امام الزماں کہلاتا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ میں عالم کی تکمیل کے واسطے آیا ہوں اور میرا نام قائم رکھا گیا اب تک جو متضاد کیفیتیں عالم میں تھیں اب وہ سب باطل ہو جائیں گی اور روحانی جسمانی پر غالب ہو جائے گا یعنی قیامت قائم ہوگی۔ (ص ۳۵۲)

مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ اگر میں نہ ہوتا تو آسمان ہی پیدا نہ ہوتا اور خدا نے ان سے فرمایا کہ تیرا نام تمام ہوگا اور میرا نام تمام نہ ہوگا اور فرماتے ہیں کہ قرآن اٹھ گیا تھا ثریا سے میں اسے لایا ہوں۔ (ص ۲۹۷)

احمد کیال کا قول تھا کہ انبیاء اہل تقلید کے پیشوا تھے اور قائم یعنی خود اہل بصیرت کا پیشوا ہے (ص ۳۵۲) اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں تمام عوالم کا جامع ہوں۔ (ص ۳۵۳)

مرزا صاحب نے دیکھا کہ درخت پہاڑ اور جانور وغیرہ کے جامع ہونے سے کیا فائدہ اس لئے ان میں سے وہ چند امور کے لئے جو مفید اور بکار آمد ہوں مثلاً عیسویت موسویت نبوت رسالت مجتہدیت امامت وغیرہ اور پیشوالی امت کا ایسا ہے جو قطعی جنتی ہے۔ (ص ۲۱)

قدرت:

عمیرتیاں مدعی نبوت کمال افتخار سے کہتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو اس گھاس کو ابھی سونا بنا دوں۔ (ص ۵۷)

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کے معجزے عمل مسریم سے تھے اگر یہ عمل قابل نفرت نہ ہوتا تو ان انجوبہ نمایوں میں ان سے کم نہ رہتا۔ (ص ۵۷)

مغیرہ کا دعویٰ تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اس سے مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔ (ص ۳۴۰)

بنان ابن سمعان تمیمی کا دعویٰ تھا کہ میں اسم اعظم کے ذریعے سے زہرہ کو بلا لیتا ہوں۔ (ص ۳۴۷)

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ مجھے تو کن فیکون دیا گیا ہے۔ (ف ۵۳)

یعنی جس معدوم کو چاہوں کن کہہ کر موجود کر سکتا ہوں اور اجابت دعا دی گئی جو کچھ خدا سے مانگا

ہوں فوراً اہل جاتا ہے۔ (ص ۳۴۵)

خدا کی صاحبزاد گئی:

قیامت غورث کا دعویٰ تھا کہ میں اپنے خدا کا بیٹا ہوں۔ مرزا صاحب نے مقصود پر نظر کر کے فرمایا کہ میں خدا کی اولاد کا ہم رتبہ ہوں کیونکہ پرستش رتبے ہی کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے۔ (ص ۳۰۵)

چنانچہ یہاں تک تو نوبت پہنچ گئی کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے۔

خدا کو دیکھنا:

مغیرہ مدعی نبوت کا کنایہ دعویٰ تھا کہ میں نے خدا کو دیکھا ہے۔ (ص ۳۴۰)

مرزا صاحب کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ خدا سے باتیں کرتے وقت وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں اور اس وقت خدا کسی قدر پردہ اپنے روشن چہرے سے اتار دیتا ہے۔ (ص ۲۹۸)

مرزا صاحب نے یہ تو نہیں لکھا کہ اس وقت میری آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں اس سے کنایہ دعویٰ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ اس روشن چہرے کو وہ دیکھ ہی لیتے ہیں۔

تکفیر:

انہیں کا قول ہے کہ جو شخص بعد نبی ﷺ کے مجھ پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔ (ص ۳۲۴)

مرزا صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ میرا منکر خدا کا منکر ہے۔ خوارج کہاں صحابہ کی تکفیر کرتے تھے مرزا صاحب بھی صحابہ کے اعتقادات مردیہ کو شرک بتاتے ہیں۔

اعداد حروف:

مرزا صاحب کو ناز ہے کہ وہ اعداد حروف سے اپنے مطالب ثابت کرتے ہیں حالانکہ اس کا موجد فرقہ باطنیہ ہے جو اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

ناموں میں تصرف:

ذکر وہ ابن یحییٰ اپنا نام محمد ابن عبد اللہ ظاہر کر کے مہدی موعود ہونا اس لئے کہ احادیث میں امام مہدی کا یہی نام وارد ہے۔ (ص ۳۲۵)

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرا نام بھی اللہ کے نزدیک مہدی بھی ہے اور عیسیٰ بھی ہے

اس لئے میں مہدی بھی ہوں اور عیسیٰ بھی ہوں ابو منصور کا قول تھا کہ میتہ اور لحم خنزیر وغیرہ چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت حرام تھی اسی طرح صلوٰۃ، صوم، زکوٰۃ، اور حج چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت واجب تھی اس لئے نہ کوئی چیز حرام نہ کوئی عبادت فرض۔ (ص ۳۴۱)

سید احمد خان صاحب بھی جبرائیل اور ابلیس و شیاطین آدمی کے قویٰ کا نام رکھ کر فرشتوں اور شیاطین کے وجود سے منکر ہو گئے۔ (ص ۲۴۳)

مرزا صاحب نے اسلام کو یتیم کا لقب دے کر زکوٰۃ لینے کا استحقاق ثابت کیا کیونکہ وہ اسلام کو پرورش کر رہے ہیں اور نیز قادیان کا نام دمشق رکھ کر عیسیٰ کا اس میں اترنا ثابت کر دیا اور گورنمنٹ اور پادریوں کا نام دجال رکھ کر بڑے دجال کی نشاندہی سے سبکدوش ہو گئے۔

تحریک قوانین انسانی:

باطنیہ قائل ہیں کہ ہر زمانے میں نبی اور وحی کی تحریک سے نفوس اور اشخاص شرائع کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں۔ (ص ۳۵۶)

مرزا صاحب اسی بناء پر اپنے زمانہ ولادت سے یہ تحریکیں ثابت کرتے ہیں۔

بروز:

مرزا صاحب جو مسئلہ بروز کے قائل ہیں سوانہوں نے اس مسئلہ میں فیتا غورس کی پیروی کی ہے۔ (ص ۳۰۴)

یہ چند تقلیدیں بطور مشتبہ نمونہ از خردارے لکھی گئیں اگر مرزا صاحب کی تصانیف بغور دیکھی جائیں اور مدعیان نبوت و امامت والوہیت وغیرہ کے احوال اقوال پیش نظر ہوں تو اس کی نظیریں بکثرت مل سکتی ہیں۔ عقلمند طالب حق کے لئے جس قدر لکھی گئیں وہ بھی کم نہیں حق تعالیٰ بصیرت عطا فرمائے۔

تعارف:

لکھتے ہیں کہ قرآن کا مبدل ہونا محال ہے کیونکہ ہزار ہا تفسیریں اس کی موجود ہیں ص ۱۱ اور ظاہر ہے کہ تفسیریں معنوی تحریف سے روکتی ہیں ورنہ یوں فرماتے کہ لاکھوں قرآن موجود ہیں

پھر انہیں تفاسیر کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ فطرتی سعادت اور نیک روشی کے حرام ہیں انہوں نے مولویوں کو خراب کیا۔ (ف ۲۲)

لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا شرک اختیار کرنا خدا کی پیشگوئی کی رو سے محال ہے اور ان کا تزلزل ممکن نہیں (ص ۴۳، ی ۱۱۰)

پھر لکھتے ہیں کہ میرا منکر کافر اور مردہ اور اسلام سے خارج ہے یعنی اب کل مسلمان کافر ہو گئے (ف ۵۴، ص ۵)

لکھتے ہیں مسیح علیہ السلام دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست و نابود کر دیں گے۔ (ص ۱۵)

پھر لکھتے ہیں کہ مسیح فوت ہو گیا اور یہ دونوں الہام ہیں یعنی خدا نے ان سے کہا۔ (ص ۲۶)

لکھتے ہیں میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں سمجھتا۔ (ص ۲۳۸)

پھر لکھتے ہیں وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔

لکھتے ہیں کہ میں تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں۔ (ص ۲۸۷)

پھر لکھتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں نیا دین لایا ہوں صدیق اکبر ؑ سے بلکہ بعض انبیاء سے افضل ہوں (ع ۱۴۷)

فرماتے ہیں کہ مجھے اخلاقی قوت اعلیٰ درجے کی دی گئی۔ (ص ۴۰)

مگر علماء کو گالیاں اتنی دیتے ہیں کہ ان کی ایک فہرست مرتب ہو گئی۔ (ع ۱۴۴)

لکھتے ہیں کہ بغیر قرآن کے عقل سے واقعات نہیں معلوم ہو سکتے۔ (ص ۱۰۴/۷۷)

اور مخالف قرآن و اناجیل عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے اور بھاگ جانے کا واقعہ دل سے گھڑ لیا۔ (ل)

لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا۔ اور اس کے بھی قائل ہیں کہ معجزہ شق القمر دکھایا گیا (ص ۱۲۳)

لکھتے ہیں کہ ہر پیشگوئی آنحضرت ؐ پر کھولی گئی تھی پھر لکھتے ہیں کہ حضرت پر ابن مریم

اور دجال وغیرہ کی حقیقت نہیں کھولی گئی۔ (ص ۲۶۷)

لکھتے ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث بخاری میں نہ ہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں اور ایک مجہول قاری قصیدہ قابل وثوق ہے۔ (ص ۲۷۲)

لکھتے ہیں کہ انجیلوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں پھر لکھتے ہیں کہ یہ انجیلیں مسیح کی انجیلیں نہیں اور ایک ذرہ ہم ان کو شہادت کے طور پر نہیں لے سکتے۔ (ص ۲۷۷)

لکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر صحابہ کا اجماع نہیں اگر ہو تو تین چار سو صحابہ کا نام لیا جائے۔ مگر چودھویں صدی کے شروع مسیح آنے پر اجماع ہے کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خان صاحب کی رائے ہے کہ شاید چودھویں صدی کے شروع میں مسیح اتر آئیں۔ (ص ۲۸۱، ۲۸۲) یعنی ان دور ادویوں سے اجماع منعقد ہو گیا۔

لکھتے ہیں کہ احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں والظن لا یغنی من الحق شیئاً یعنی ان سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ (ف ۹)

پھر لکھتے ہیں کہ ایک حصہ کثیرہ دین کا احادیث ثابت ہے۔ (ف ۱۱)

لکھتے ہیں کہ جو حدیث بخاری میں نہ ہو تو قابل اعتبار نہیں۔ (ف ۱۲)

اور خود مسند امام احمد ابو داؤد ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان کی حتیٰ کہ فردوس دیلمی وغیرہ کی حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں۔ (ف ۲۶، ف ۶۸)

بخاری شریف وغیرہ کے راویوں میں یہ احتمال نکالتے ہیں کہ ممکن ہے کہ انہوں نے قصداً یا سہواً جھوٹ کہہ دیا ہو اور اپنی حدیث کا ایک ہی راوی ہے اور اس کی تعدیل کتھیا لال، مراری لال، اور بوٹا وغیرہ سے کراتے ہیں۔ (ف ۱۷)

بڑے دجال کے باب میں احادیث صحیحہ وارد ہیں کہ وہ پانی برسائے گا اور خوارق عادات اس سے ظہور میں آئیں گے اس پر لکھتے ہیں کہ یہ اعتقاد شرک ہے کیونکہ اس سے انما امرہ ان یعول لہ کن فیکون اس پر صادق آجائے گا اور اپنی نسبت کہتے ہیں کہ مجھے بھی کن فیکون دیا گیا ہے۔ (ف ۵۸)

اد قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم انت قلت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قال ماضی کا صیغہ ہے اور اس

کے اوّل میں اذ موجود ہے جو خاص ماضی کے واسطے آیا ہے اور جب انہوں نے لکھا کہ مجھے وحی ہوئی عفت الدیہار محلہا و معامہا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ عمارتیں نابود ہو جائیں گی تو اس پر اعتراض ہوا کہ عفت ماضی کا صیغہ ہے تو جواب میں لکھتے ہیں کہ ماضی بمعنی مستقبل آتی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام وغیرہم پر ان کے حملے:

- سوائے اپنی تالیفات کے امام غزالی وغیرہ کی تالیفات قابل التفات نہیں۔ (۱۹۷)
- مسلمان مشرکانہ خیال کے عادی ہیں۔ (ص ۲۶۷)
- حقیقت انسانیہ پر فطاری ہوگئی۔ (ف ۷۲)
- تمام مسلمان اسلام سے خارج ہیں۔ (ص ۱۲۹)
- ابن مسعود ؓ ایک معمولی انسان تھا جوش میں آ کر غلطی کھائی۔ (ع ۱۳۸)
- ابن عباس وغیرہ مفسرین نے حق تعالیٰ کی استاذی کا منصب اپنے لئے قرار دیا۔ (ص ۳۴۶)
- نواس پر اور ان کی روایت پر جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں مسلم شریف میں مروی ہے اقسام کے حملے۔ (ف ۱۳۷)
- جائز ہے کہ حدیثوں کے راویوں نے عمدایا سہواً خطا کی ہو۔ (ص ۲۷۰)
- بخاری اور مسلم میں بھی حدیثیں موضوع ہیں۔ (ف ۱۴۹)
- احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن نہیں جس سے کوئی بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ (ص ۲۷)
- تفسیریں بیہودہ خیالات ہیں۔ (ف ۲۲)
- انبیاء کے معجزے مکروں کے مشابہ محبوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)
- انبیاء سے سہو و خطا ہوتی ہے۔ (۲۶۷)
- انبیاء پیشین گوئی میں غلطی کھاتے ہیں۔ (ص ۱۱۳)
- عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم سے مردے کو حرکت دیتے تھے جس کا ذکر قرآن میں ہے یعنی ساحر تھے (ص ۵۴)

ابراہیم علیہ السلام نے مسمریزم سے چار پرندوں کو بلا لیا تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ (ص ۶۱)
عیسیٰ علیہ السلام کو مسمریزم میں کچھ مشق تھی عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم سے قریب الموت
مردوں کو حرکت دیتے تھے۔ (ص ۵۰)

مسمریزم قابل نفرت ہے ورنہ اس میں بھی میں مسیح سے کم نہ رہتا۔ (ص ۲۹۹، ص ۵۷)
عیسیٰ علیہ السلام بائیس برس اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ نجاری کا کام کرتے رہے
اس لئے کھلونے کی چڑیاں بناتے تھے۔ (ص ۳۰۰)

عیسیٰ علیہ السلام کے دادا سلیمان علیہ السلام تھے۔ (ص ۷۴، ص ۳۰۰)
اگر مسیح اس زمانے میں ہوتا تو جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور اللہ کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر
پاتا۔ (ص ۳۰۰)

چار سو انبیاء کا کشف جھوٹا ثابت ہوا۔ (ص ۱۵۵)
وہ چار سو شخص بت پرست تھے جن کا کشف غلط تھا ان کو انبیاء میں داخل کیا۔ (ع ۲۴۱)
آنحضرت ﷺ پر حقیقت عیسیٰ اور دجال اور یاجوج و ماجوج اور دلبۃ الارض کی مشکف نہ
ہوئی۔ (ص ۱۱۵)

حضرت ﷺ کا کلام لغو اور بے معنی۔ (۲۸۲)
حضرت ﷺ کی غلط بیانی۔ (ص ۱۴۶)
حضرت ﷺ نے جو قسم کھا کر فرمایا اس کا بھی اعتبار نہ کرنا۔ (ف ۱۱۸)
حضرت ﷺ کے کشف میں غلطی۔ (ف ۲۲۷)
حضرت ﷺ کا جسم کثیف تھا۔ (ف ۱۹۴)

قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے بنا کر زندہ کرتے
تھے وہ مشرکانہ خیال ہے۔ (ص ۴۶)

قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے وہ مشرکانہ خیال
ہے۔ (ف ۶۰)

زمین پر قیامت ہونا جو قرآن میں مذکور ہے وہ یہودانہ خیال ہے۔ (ف ۲۵۳)

انا جیل محرفہ سے قرآن کی تکذیب۔ (ف ۹۴)

طب کی کتاب سے قرآن کا رد۔ (ص ۲۷۶)

خدائے تعالیٰ کی تکذیب۔ (ص ۱۰۲، ۱۱۸، ۷۳)

خدائے تعالیٰ پر غلط الفاظ کہنے کا الزام۔ (ص ۱۹۳)

قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دیا۔ (ک ۶)

نشانیوں میں جھگڑنا:

حق تعالیٰ فرماتا ہے وما یجادل فی آیات اللہ الا الذین کفرو یعنی سوائے کافروں کے خدا کی نشانیوں میں کوئی جھگڑا نہیں کرتا۔ اب دیکھئے کہ مرزا صاحب نے خدا کی نشانیوں میں کیسے کیسے جھگڑے ڈال دیئے اب ان کو کیا کہنا چاہیے۔ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جو نشانیاں دی گئیں تھیں اوہام باطلہ تھے۔ (ص ۴۲)

کافروں وغیرہ سے بڑھ کر ان میں معجزے کی کوئی طاقت نہ تھی۔ (ص ۴۳)

اولوا العزم انبیاء کے معجزے ایک قسم کے سحر یعنی مسمریزم تھے۔ (ص ۴۸، ۵۲، ۵۳، ۶۷، ۶۸)

انبیاء پیشگوئی کی تعبیر میں غلطی کھاتے تھے۔ (ف ۱۱۵)

خدائے تعالیٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا۔ (ص ۸۰)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنی کھلی کھلی نشانیاں قرآن میں مذکور اور حق تعالیٰ آیات بیّنات

فرماتا ہے وہ سب (نعوذ باللہ) خلاف واقع ہیں فرماتے ہیں کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک جو قرآن میں ہے وہ میری نسبت ہے۔ (ل ۱۹۲)

انبیاء کے معجزات مکروں کے مشابہ محبوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)

پرانے معجزے مثل کتھا کے ہیں جس کا ایمان عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح قصوں

اور کہانی کے سہارے ہو یعنی معجزوں پر اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔ (ص ۲۶۷)

افتراء علی اللہ: حق تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتراء علی اللہ کذباً یعنی جو

اللہ کی افتراء کرے اس سے بڑھ کر کون ظالم جس کا مطلب یہ ہوا کہ کافر سے بھی زیادہ تر وہ شقی ہے (ص ۱۶۲)

مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ پر ہمیشہ افتراء کیا کرتے ہیں چنانچہ چند یہاں لکھے جاتے ہیں لکھا ہے کہ قرآن میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ع ۱۸۵ء میں کلام اللہ آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔ آتھم کے باب میں خدانے کہا ہے کہ وہ پندرہ مہینے میں مرے گا حالانکہ نہ مرا۔ (ص ۱۸۱، ف ۷۲، ص ۱۵۸، ص ۱۸۷)

لیکھرام کے باب میں خدانے خبر دی کہ وہ خارق العادت موت مرے گا حالانکہ ایسا نہ ہوا اور عبارت الہام غلط ہونے سے تو یقیناً افتراء ثابت ہو گیا۔ (ص ۱۹۲)

مرزا احمد بیک صاحب کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کو خدانے کہا بلکہ انا زو جنکھا کہ اگر نکاح بھی کر دیا جو نشانی مقرر کی تھی وہ غلط نکلی اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا خدانے قرآن میں فرمایا کہ مبشراً برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد سو وہ رسول میں ہوں۔ خدا نے بارہا مجھے فرمایا کہ جو دعا تو کرے میں قبول کروں گا حالانکہ اشد ضرورت کے وقت ہمیشہ ان کی دعائیں رد ہوتی ہیں کن فیکون خدانے مجھ کو دیا۔ (ف ۵۳)

پھر اس کن سے کون سے خرق عادت دکھلائے؟ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں خدانے مجھ کو دین حق دے کر بھیجا ہے۔ (ف ۵۳)

اور خدا منہ سے پردہ ہٹا کر باتیں اور ٹھٹھے کرتا ہے خدانے کہا کہ سح ابن مریم فوت ہو گیا۔

مخالفت رسول اللہ ﷺ و اہل اسلام:

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ و نصلہ جہنم یعنی جو مخالفت کرے رسول کی جب کھل گئی اس پر راہ ہدایت اور مسلمانوں کے رستے کے سوا دوسرا رستہ چلے تو جو رستہ اس نے اختیار کر لیا ہے ہم اس کو وہی رستہ چلائے جائیں گے اور آخر کار اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ (ص ۵۲)

مرزا صاحب نے تو نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی مخالفت کا ایک عام طریقہ اور قاعدہ ہی ایجاد کر دیا ہے کہ حدیث اگر صحیح بھی ہو تو مفید ظن ہے والظن لا یغنی من الحق شئاً جس کی شرح فرماتے ہیں کہ ظن سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہوتی جس سے لازم آ گیا کہ کوئی حدیث

قابل اعتماد و عمل نہیں۔ بلا تردید اس کی مخالفت کی جائے اور مسلمانوں کی مخالفت کا طریقہ ایجاد کیا کہ اور تو اور خود تمام مسلمانوں کا اجماع بھی کسی مسئلہ پر ہو جائے تو وہ بھی خطا سے معصوم نہیں اور ظاہر ہے کہ جس بات میں خطا کا احتمال ہو اس پر عمل پیرا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ایسی بات قابل اعتماد و اعتقاد ہو سکتی ہے۔ پھر جو احادیث و اقوال صحابہ و تابعین و علماء ان کی غرض کو پوری نہیں ہونے دیتے ان کو اپنے مصنوعی الہاموں سے باطل ٹھہرا کر ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا جو غیر سبیل المومنین ہے اور اس کی کچھ پروانہ کی کہ ان احادیث و اقوال کو تمام امت مرحومہ نے قبول کر لیا ہے۔ اس کا ثبوت اسی فہرست کے مضامین میں فضائل ادعائے مرزا صاحب وغیرہ مقامات سے بخوبی مل سکتا ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ الغرض رسول اللہ ﷺ اور مومنین کی مخالفت کو انہوں نے اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیا اس پر بھی اگر وہ مقتدا ہی مانے جائیں تو قسمت کی بات ہے۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزوں سے دوستی

از قلم: حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہ جہان پوری

انگریز دوستی کی کہانی۔۔۔ انگریز دوستوں کی زبانی

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی

دور حاضر کا مسیلمہ، امت کے تین (۳۰) دجالوں میں سے ایک دجال، مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ موصوف نے مجدد اور مصلح کے دعاوی سے سلسلہ شروع کیا۔ دعویٰ نبوت کرنا تو عام مشہور ہے لیکن اس خوفِ خدا اور خطرہٴ روزِ جزا کو فراموش کر دینے والے اس شخص نے اپنے متعلق خدا ہونے تک کے متعدد دعاوی کئے ہوئے ہیں۔

موت سے پیشتر اپنے کئی محافطوں کو چیلنج کیا تھا کہ فریقین سے جو جھوٹا اور کذاب ہے اسے خدائے بزرگ و برتر دوسرے کی زندگی میں ہیضہ و طاعون وغیرہ متعدی مرض کے ساتھ ذلیل کر کے مارے۔ مخالفین تو سارے ہی زندہ رہے لیکن اُن کی زندگی میں مرزا صاحب ہی بعارضہٴ ہیضہ ۱۹۰۸ء بروز منگل ساڑھے دس بجے دن کے راہی ملکِ عدم ہو گئے اور اپنے جھوٹا ہونے کا سب کے سامنے بینِ ثبوت پیش کر گئے۔ برٹش گورنمنٹ کے آگے کاروں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مدِّ مقابل سرزمینِ پاک و ہند میں تو کوئی نہیں ہوا۔ مرزا غلام احمد کو یہ صفت ورثے میں ملی تھی۔ چنانچہ اپنے والد کے بارے میں خودیوں تصریح کی ہے:

”میرے والد مرحوم کی سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ نہیں ہو سکتیں جو وہ خلوصِ دل سے اس گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بجالائے۔ انہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گزاری میں اُس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جب تک انسان سچے دل اور سچے دل سے کسی کا خیر خواہ نہ ہو ہرگز دکھلا نہیں

سکتا۔ (شہادت القرآن، ص ۸۴)

اپنے والد کے بارے میں دوسری کتاب کے اندریوں لکھا ہے:
 ”والد صاحب مرحوم اس ملک کے متمیز زمینداروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ گورنری دربار میں اُن کو کرسی ملتی تھی اور گورنمنٹ برطانیہ کے سچے شکر گزار اور خیر خواہ تھے۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: ازالہ ادہام، ص ۵۰)

ان کے کارناموں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے نثریہ انداز میں ایک جگہ یوں بھی رقمطراز ہیں:
 ”سن ستاون (یعنی ۱۸۵۷ء) کے مفسدہ میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا، تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کئے اور پھر ایک دفعہ سو سوار سے خدمت گزاری کی اور انہی مخلصانہ خدمات کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ چنانچہ جناب گورنر جنرل کے دربار میں عزت کے ساتھ ان کو کرسی ملتی تھی اور ہر ایک درجہ کے حکام انگریزی بڑی عزت اور دلجوئی سے پیش آتے تھے۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: شہادت القرآن، ص ۸۴)

اپنے بڑے بھائی، مرزا غلام قادر کی انگریز دوستی کے بارے میں موصوف نے یوں تصریح کی ہے:
 ”اس عاجز کا بڑا بھائی، مرزا غلام قادر، جس قدر مدت تک زندہ رہا، اس نے بھی اپنے والد مرحوم کے قدم پر قدم مارا اور گورنمنٹ کی مخلصانہ خدمت میں بہ دل و جان مصروف رہا۔“ (ایضاً: ص ۸۴)

خود مرزا غلام احمد قادیانی (التوفی ۱۸۰۸ء) جہاد کے سخت مخالف اور برٹش گورنمنٹ کے نمبر ایک آلہ کار تھے اس امر کا اعتراف موصوف نے اپنے لفظوں میں یوں کیا ہے:

”میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلیشیہ کی پکی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال، جہاد وغیرہ کے دور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تبلیغ

رسالت، جلد ۱، ص ۱۰)

دوسری جگہ انگریزوں کی حمایت میں جہاد کی مخالفت کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

”میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت (برٹش گورنمنٹ) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی (امام مہدی علیہ السلام) اور مسیح خونی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی بے اصل روایتیں (جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں) اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل (جو حکم خدا اور عمل و ارشادِ مصطفیٰ ہے) جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۵)

موصوف نے انگریزی حکومت کے استحکام کی خاطر اس کی حمایت میں جہاد کے خلاف بے شمار کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کروائے اور اپنے اس اسلام دشمنی کے کارنامے پر آپ یوں فخر کیا کرتے تھے:

”میں ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۵)

شاید پنجاب کے مشہور شاعر ظفر علی خاں نے یہ شعر اسی لئے کہا تھا:

طوقِ استعمارِ مغرب خود کیا زیب گلو

اور گواہ اس پر ہیں مرزا کی پچاس الماریاں

انگریزی حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری کی ترغیب دینے اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو برٹش گورنمنٹ کے مفاد کی خاطر ٹھنڈا کرنے کی غرض سے مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریری طور پر جو کچھ کیا اس کی تفصیل یوں بیان کی:

”مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلادِ اسلام میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے، لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض

ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی ہچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں اور یہاں تک کہ اسلام کے دو (۲) مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نا فہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکتا۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: ستارۂ قیصر، ص ۷)

جس طرح اپنے دور میں جعفر بنگال اور صادق دکن ممتاز تھے اور اپنے سیاہ کارناموں کو سرمایہ افکار سمجھا کرتے تھے اس طرح اپنے پیش رو حضرات سے مرزا صاحب ملت فردشی یا دین فردشی میں کم تھوڑے ہی رہ گئے تھے جو یہ فخر نہ کرتے بلکہ معلوم تو یوں ہوتا ہے کہ موصوف اپنے میدان کے سارے کھلاڑیوں کو مات دے کر سب سے ممتاز ہو گئے تھے۔ اسی اسلام دشمنی اور ملت فردشی کے باعث انہیں خود احساس تھا کہ کسی بھی اسلامی ملک میں کوئی مسلمان حکمران ان کے وجود کو برداشت نہ کر سکے گا اور برٹش گورنمنٹ کے ماتحت اور اس کی سرپرستی میں جو یہ عظیم فتنہ پرورش پر رہا ہے اسلامی حکومت اسے جڑ سے اکھاڑے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس حقیقت کا سرسید احمد خان علی گڑھی اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح خود مرزا صاحب نے علی الاعلان اور بغیر کسی ہیر پھیر کے یوں اعتراف کیا ہے:

”خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت (برٹش گورنمنٹ) کو بنا دیا ہے یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۶)

دوسری جگہ موصوف نے اور وضاحت سے اسی امر کا واضح کاف اعتراف یوں کیا ہے:

مگر چہ اس شخص کو رمنٹ کا ہر ایک پر عالم میں سے فکروا جب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیسرۂ ہند کی حکومت کے سایہ کے لیے انجام پذیر ہو رہے ہیں، ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے، اگرچہ وہ اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔" (غلام احمد قادیانی، مرزا احمد قیسرہ، ص ۴۷)

مرزا صاحب اس امر کے بھی معترف ہیں کہ انہیں ملکہ و کٹوریہ کے حکم سے نبی بنایا گیا تھا۔ نبی بنانے والے گورنر جنرل یا وائسرائے کا نام چونکہ انہوں نے تحریر نہیں کیا لہذا اس کے ذکر کو چھوڑ کر ملکہ برطانیہ کے متعلق بیان ملاحظہ ہو:

"اے بابرکت قیسرۂ ہند! تجھے یہ حیرت انگیز عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نکاحیں اس ملک پر ہیں۔ خدا کی رحمت کا سایہ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ حیرت انگیز ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔" (غلام احمد قادیانی، مرزا: ستارۂ قیسرہ، ص ۱۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کو ملکہ و کٹوریہ کے جس ماتحت حاکم نے نبی بنایا تھا اس سے اس کا مقصود کیا تھا اور مرزا صاحب کو کس ڈیوٹی پر مامور کیا گیا تھا؟ موصوف نے اس سوال کا جواب خود یوں دیا ہے:

"اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا، آسمان سے مجھے بھیجا، تاکہ میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا اور ناصربہ میں پرورش پائی حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول رہوں۔" (ایضاً ص ۱۰)

موصوف کو اعتراف تھا کہ وہ انگریزی حکومت کا خود کاشٹہ پودا ہیں اسی لئے اپنی نبی بنانے والوں کی خدمت میں اپنی خدمات یاد دلا کر یوں دست بستہ عرض پرداز ہوئے تھے:

"التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وقادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ محکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کا خیر خواہ اور خدمت گزار ہے اس خود کاشٹہ پودے کے نسبت نہایت حزم و احتیاط سے اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وقاداری اور اخلاص

کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت و مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۱۹)

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا

طائروں پر مگر ہے صیاد کے اقبال کا

محترم قارئین:

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریات آپ نے پڑھے۔ ہر باشعور آدمی یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ گستاخان نبوت کو عبرتناک انجام میں مبتلا فرمایا۔ آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ اس گستاخ نبی کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح عبرتناک انجام میں مبتلا فرمایا۔ ہم اس سلسلے میں قادیانیوں کی ویب سائٹ کے چند صفحات پیش کر رہے ہیں جو اس کی عبرتناک موت کا بین ثبوت ہیں۔ کاش اس خبیث، بدکردار اور جہنمی شخص کی موت سے قادیانی سبق حاصل کر لیتے اور مباحلے کے چیلنج کی ڈینگیں مارتا چھوڑ دیتے۔

محترم قارئین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ہمیشہ مناظرہ و مباحلہ کی دعوت دیتے رہے اور دعوت دے کر میدان سے بھاگتے رہے ان بزدلوں کو بھی مسلمانوں کا سامنا کرنے کی ہمت اپنے اندر نہ پائی اب اس مباحلے کے چیلنج کے جواب میں بھی ان سے ایسے ہی رویہ کی امید ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور حیلے بہانے سے اس کو ملتوی یا رد کر کے اپنی جھوٹی فتح کے جشن منائیں گے لیکن وہ یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے حیلے بہانے دنیا میں بھی انہیں فحالت سے نہ بچا سکیں گے اور آخرت میں تو کوئی حیلہ بہانہ کام آ ہی نہیں سکتا لہذا ان مرزائیوں کو چاہیے کہ اپنے جھوٹے نبی کی عبرتناک نجاست آلودہ موت سے سبق حاصل کریں ورنہ مباحلے کی صورت میں ان کو بھی اپنے جھوٹے نبی کی گندی موت کی طرح اپنے ہی گوی میں لپٹی ہوئی بدبودار موت کا سامنا ہوگا اور اگر ان کے نزدیک گوی میں لتھری ہوئی بدبودار موت بھی عبرتناک نہیں تو پھر وہ کون سی موت ہے جو ان کے لئے عبرتناک ثابت ہو۔

تمام قادیانوں کو دعوت کر رہے کہ گو میں لشکر لے ہوئے جموں نے فی کو چھوڑ کر مہکے مہکے، مہکے مہکے کی

مدنی آقا ؑ کے خوشبودار دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور خوشبودار ہو جائیں۔

اللہ عزوجل ہم کو حق قبول کرنے والا اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنے والا بنادے۔

آمین بجاہ النبی خاتم المرسلین ؑ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرت ناک موت کا ثبوت

انکی اپنی ویب سائٹ پر

Death of Hadrat Mirza Ghulam Ahmad

Qadiani?

The Holy Quran Says: {Alas for my servants! there comes not a Messenger to them but they mock at him} (36:31)

وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔ (سورہ یسین)

It is surprising to note that this absurd allegation has no basis what-so-ever from the history. The Promised Messiah (peace be on him) had written 6 years before his death, in Tadhkiratush Shahadatain that he had complaints of diarrhea, No where in the Holy Quran or Hadith it is written that if someone dies due to weakness of diarrhea in his old age, he died a cursed death. May Allah open your eyes and you be able to recognize the Imam of the Age, Ameen. Here we copy a page from the book seertul Mahdi written by Hadrat Musleh Mauood which describes the last few days and death of His Holiness Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (peace be on him). It is clear from the record of all eye-witnesses that Hadrat Mirza Ghulam Ahmad (peace be on him) died on his bed with his last words: Allah.

یہ حیرانی کی بات ہے کہ تاریخ سے اسے یہودی الزام کا کوئی بھی جواز موجود نہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے وصال سے چھ سال پہلے اپنی کتاب تذکرہ الشہادتین میں لکھا تھا کہ آپ کو

پرانی دستوں کی بیماری ہے۔ اب کیا کسی قرآنی آیت یا حدیث میں یہ لکھا ہے کہ کوئی عمر رسیدہ شخص دستوں کی کمزوری سے وفات پا جائے تو وہ لعنتی موت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے اور وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ذیل میں ہم حضرت مصلح موعود کی کتاب سیرۃ المہدی کے ایک صفحہ کا عکس پیش کر رہے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے آخری دنوں کے واقعات اور وفات کا واقعہ درج ہے۔

تمام افراد جو وہاں پر موجود تھے ان سب کی ایک ہی گواہی ہے کہ آپ نے بستر پر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی اور آپ کی زبان پر آخری لفظ ”اللہ“ تھا۔

The death of his Holiness, on whom be peace

He always had complaints of diarrhea. This disease worsened on his arrival in Lahore, and since there were hordes of people who were ever present to meet with him, he did not have a chance to rest and recuperate. He was in this state when he received this revelation {Arabic: arraheelo summa arraheelo} that is the time for departure has arrived'. This revelation worried many who were present there, but right then they received news from Qadian of the demise of an affectionate friend, and people thought that this revelation was with regards to this person and thus felt relieved, but when he (The Promised Messiah a.s) was asked, he said that this revelation concerned someone very important to the community, and was not regarding the person who had died. The revelation caused anxiety to mother, who one day suggested that we go back to Qadian, but he replied 'going back to Qadian is not within our means anymore. Only if God takes us could we go, 'But despite this revelation and his ailment, he continued to work, and even in this state of bad health he proposed to deliver a lecture to promote peace and harmony between the Hindus and the

Muslims, and had even started writing the lecture, and gave it the name "Palgham e Sulah" (The Message of Peace). This worsened his condition and made him weaker and his diarrhea became even worse. One the night preceding the day this lecture was completed he received another revelation.

persian

that is do not trust the mortal age'. He told everyone in the house about this revelation right then and said that it was regarding his own self. The lecture finished that day and it was handed out to be printed. At night he passed loose excrement and was gripped with extremely weak. Mother was woken up. By the time she got up, his condition was extremely weak. Mother worryingly asked what had happened to him? He replied "same thing that I used to tell you" (that is the ailment of death). He passed another loose excrement and the weakness worsened. He asked for Maulvi Nooruddin sahib (Maulvi Mooruddin, as has been said above, was a reputable physician). Then he asked for Mahmood (the writer of these lines) and Mir sahib (His father in law) to be woken up. My bed was only a little distance from his, and when I woke up I saw him to be in a state of immense ailment. The doctors came and started medication but that didn't improve his state. At last some medication was given via injection after which he went into sleep. When it was morning, he woke up to say his prayers, His throat was so weak that when he tried to speak no words came out. At this he asked for pen but couldn't write either and the pen fell from his hand. After this he lied down and in a little while he was overcome by unconsciousness and around 10:30 in the morning his soul appeared before that True Emperor for the sake of serving Whose religion he had spent his entire life. Innalillah e wa Inna ilayhe rajiooon (indeed we are from Allah and to Him is our return). All through his ailment, there

was one word constantly on his lips, and that word was "Allah".

The news of his demise spread throughout Lahore at lightning speed. Members of the community living at different places were telegraphed with this news, and on the same evening or the next morning the newspaper delivered the news of the death of this great person all over India. Whereas the grace with which he had dealt happiness cannot be forgotten which his blessed body was present, and showed its narrow-mindedness by singing songs of jubilation.

Some had donned weird costumes to show off their wickedness.

حضور علیہ السلام کا وصال

آپ کو ہمیشہ دستوں کی شکایت رہتی تھی لاہور تشریف لانے پر یہ شکایت زیادہ ہو گئی اور چونکہ ملنے والوں کا ایک تاننا لگا رہتا تھا اس لئے طبیعت کو آرام بھی نہ ملا آپ اسی حالت میں تھے کہ الہام ہوا "اَلرَّحِمْلُ ثُمَّ الرَّحِمْلُ" یعنی کوچ کرنے کا وقت آ گیا پھر کوچ کرنے کا وقت آ گیا اس الہام پر لوگوں کو تشویش ہوئی لیکن فوراً قادیان سے ایک مخلص دوست کی وفات کی خبر پہنچی اور لوگوں نے یہ الہام اس کے متعلق سمجھ اور تسلی ہو گئی لیکن آپ سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ سلسلہ کے ایک بہت بڑے شخص کی نسبت ہے وہ شخص اس سے مراد نہیں اس الہام سے والدہ صاحبہ نے گھبرا کر ایک دن فرمایا کہ چلو واپس قادیان چلیں آپ نے جواب دیا کہ اب واپس جانا ہمارے اختیار میں نہیں اب اگر خدا ہی لے جائے گا جاسکیں گے۔ مگر باوجود ان الہامات اور بیماری کے آپ اپنے کام میں لگے رہے اور بیماری میں ہی ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح و آتش پیدا کرنے کے لئے آپ نے ایک لیکچر دینے کی تجویز فرمائی اور لیکچر لکھنا شروع کر دیا اور اس کا نام "پیغام صلح" رکھا۔ اس سے آپ کی طبیعت اور بھی کمزور ہو گئی اور دستوں کی بیماری بڑھ گئی جس دن یہ لیکچر ختم ہونا تھا اس رات الہام ہوا "ممكن تکبیرہ بسر خمیر فاپا لیدار" یعنی نہ رہنے والی عمر پر

بھروسہ نہ کرنا آپ نے اسی وقت یہ الہام گھر میں سنا دیا اور فرمایا کہ ہمارے متعلق کہتا ہے دن کو لیکچر ختم ہوا اور چھپنے کے لئے دے دیا گیا۔ رات کے وقت آپ کو دست آیا اور سخت ضعف ہو گیا والدہ صاحبہ کو جگایا وہ انھیں تو آپ کی حالت بہت کمزور تھی انہوں نے گھبرا کر پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا وہی جو میں کہا کرتا تھا (یعنی بیماری موت) اس کے بعد پھر ایک اور دست آیا اس سے بہت ہی ضعف ہو گیا فرمایا مولوی نور الدین صاحب کو بلواؤ (مولوی صاحب جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے بہت بڑے طبیب تھے) پھر فرمایا کہ محمود (مصنف رسالہ ہذا) اور میر صاحب (آپ کے خسر) کو جگاؤ میری چار پائی آپ کی چار پائی سے تھوڑی ہی دور تھی مجھے جگایا گیا اٹھ کر دیکھا تو آپ کو بہت کرب تھا ڈاکٹر بھی آگئے تھے انہوں نے علاج شروع کیا لیکن آرام نہ ہوا آخر انجکشن کے ذریعے بعض ادویات دی گئیں اس کے بعد آپ سو گئے جب صبح کا وقت ہوا اٹھے اور نماز پڑھی مگر بالکل بیٹھ گیا تھا کچھ فرمانا چاہا لیکن بول نہ سکے اس پر قلم دوات طلب فرمائی لیکن لکھ بھی نہ سکے قلم ہاتھ سے چھٹ گئی اس کے بعد لیٹ گئے اور تھوڑی دیر غنودگی سی طاری ہو گئی اور قریباً ساڑھے دس بجے دن کے آپ کی روح مبارک اس شہنشاہ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی جس کے دین کی خدمت میں آپ نے اپنی ساری عمر صرف کر دی تھی ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ بیماری کے وقت صرف ایک ہی لفظ آپ کی زبان مبارک پر تھا اور وہ لفظ ”اللہ“ تھا۔

آپ کی وفات کی خبر بجلی کی طرح تمام لاہور میں پھیل گئی مختلف مقامات کی جماعتوں کو تاریخیں دے دی گئیں اور اسی روز شام یا دوسرے دن صبح کے اخبارات کے ذریعے کل ہندوستان کو اس عظیم الشان انسان کی وفات کی خبر مل گئی جہاں وہ شرافت جس کے ساتھ آپ اپنے مخالفوں کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے ہمیشہ یاد رہے گی وہاں وہ خوشی بھی کبھی نہیں بھلائی جاسکتی جس

Now a question from those who believe in such absurdity: What were you doing in the toilet? if you were not present there, then who told you about it? if your mullah was present there, was he working there to clean the toilet? Please provide record of his employment there. If you can not do that, then fear Allah.

اب ایک سوال ان لوگوں سے جو اس ملائیت کی اندھی تقلید میں جس سے آنحضرت ا نے امت مسلمہ کو خبردار کیا تھا اس قسم کے لچر اعتراضات کو ہی اسلام مانتے ہیں۔ جناب آپ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت وہاں کیا کر رہے تھے؟ اگر آپ وہاں موجود نہیں تھے تو کیا آپ کے مولوی صاحب وہاں صفائی ستھرائی کا کام سرانجام دے رہے تھے؟ اگر ایسا نہیں تو کچھ خدا کا خوف کھائیے اور جھوٹے مولویوں سے بچ کر رہے ورنہ اپنا دین برباد کر دیں گے۔

A similarity with Jesus son of Mary a.s

Since Hadrat Mirza Ghulam Ahmad peace be upon him was appointed Promised Messiah by Allah (swt) in Muslim Ummah similar to Jesus son of Mary a.s. was appointed to Ummah of Hadrat Moses a.s. This very objection by the opponents of The Promised Messiah on the death of Hadrat Mirza Ghulam Ahmad peace be upon him is similar to the objection on Jesus son of Mary. The Jews also claim they killed Jesus son of Mary a.s on the cross and he died a cursed death (Nauzobillah)

This is another sign for the believers!

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے مماثلت:

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ میں مسیحا کے طور پر مبعوث فرمایا جیسا حضرت عیسیٰ بن مریم کو موسوی امت میں مسیحا کے طور پر مبعوث فرمایا تھا اور بہت سی مماثلتوں کے علاوہ (جن کی وجہ سے ہی مسیح موعود کو عیسیٰ بن مریم کہا گیا) یہ وفات پر اعتراض بھی مماثلت ہے۔ یہودی بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو صلیب دے کر لعنتی موت کے گھاٹ اتارا (نعوذ باللہ)۔ اسی طرح ملاؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق بھی جھوٹا قصہ گھڑ کر مذاق اڑایا۔ یہ مماثلت بھی مومنین کے لئے ایک اور نشان ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی گندی موت کی کہانی اس کی بیوی کی زبانی

مرزا صاحب کے فرزند بشیر احمد ایم اے کی لکھی ہوئی کتاب جس کا نام سیرت مہدی جلد نمبر ۱ اس کے صفحہ نمبر ۱۱ اور ۱۲ پر انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ یعنی نصرت بیگم جہاں سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ والدہ صاحبہ یعنی نصرت بیگم نے فرمایا کہ مرزا صاحب کو پہلا دس کھانا کھانے کے وقت آیا مگر اس کے تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے سو گئے میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو حاجت محسوس ہوئی اور پھر آپ غالباً ایک یا دو دفعہ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اسکے بعد آپ نے زیادہ زور محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا زیادہ زور تھا کہ آپ میری چار پائی پر لیٹ گئے اور وہیں آپ کا پاخانہ نکل گیا اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد مرزا صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں اب ٹھیک ہوں میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دس آیا مگر اس قدر زور تھا کہ آپ پاخانہ تک نہ جاسکے اس لئے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہو گئے اور پھر اٹھ کر میری چار پائی پر لیٹ گئے مگر زور بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دس آیا اور پھر آپ کو ایک کہہ آئی اور جب آپ کہہ سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو آپ کو سن آف محسوس ہو رہا تھا کہ لیٹے لیٹے پشت کے بل جا گرے جب آپ گرے تو آپ کا سر چار پائی کے پائے سے ٹکرایا اور آپ کی حالت غیر ہو گئی پھر مرزا کی اجازت سے میں نے مولوی صاحب اور دیگر لوگوں کو بلایا اور سب کی موجودگی میں مرزا نے لکھنے کے لئے قلم مانگا لیکن آپ سن آف کی وجہ سے کچھ لکھنا سکے آپ کا قلم سیدھا چلتا رہا پھر آپ کی وفات ہو گئی جن آپ کی وفات ہوئی تو مرزا کی حاجت کی جگہ سے پاخانہ جاری تھا پیشاب کی جگہ سے پیشاب جاری تھا اور منہ سے کچھ اس طرح نکل رہا تھا کہ گویا پاخانہ ہی ہو اور اس طرح آپ کی ناک اور کانوں سے بھی پیپ بہ رہی تھی پھر ہم نے مرزا صاحب کو اٹھا کر ایک الگ جگہ لے گئے پھر مرزا صاحب کو غسل کرایا گیا لیکن مرزا صاحب کو غسل کرانے کے باوجود مرزا صاحب کی ایسی حالت تھی کہ آپ میں سے گوئی بد بو آرہی تھی اور پھر مرزا صاحب کو ہم نے ایک مال گاڑی میں سوار کر کے یعنی مرزا صاحب کی لاش کو ایک مال گاڑی میں سوار کر کے لاہور سے چونکہ مرزا صاحب جس وقت مرے اس وقت آپ لاہور میں مقیم تھے اور آپ کو مال گاڑی کے ذریعے قادیان بھیجا گیا۔ یہاں پر میں مرزا صاحب کا ایک قول بیان کرتا چلو آپ

مرزا صاحب نے حقیقت الوحید صفحہ نمبر ۲۰۶ روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ میں صفحہ نمبر ۲۱۵ پہ لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوکھانا برابر ہے اب اس سے اگلا ریفرنس میں اور پیش کرتا ہوں کہ زیمیا ابراہیم احمد حصہ نمبر ۵ صفحہ نمبر ۵۷ اور یہی چیز دوسری جگہ فرمائی روحانی خزائن جلد نمبر ۲۱ صفحہ نمبر ۲۵۸ چونکہ مرزا صاحب کا خدا ابلیس تھا اس ہی کے حساب سے میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں میرے خدا ابلیس نے مجھے صحیح یعنی واضح الفاظ میں اطلاع دی ہے کہ تیری عمر ۸۰ برس ہوگئی ہے ۵ یا ۶ سال کم یا زیادہ لیکن ناظرین اکرام مرزا صاحب کی اگر ہم دیکھیں کہ جھوٹ بولا یا سچ تو اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۴۰ء اور آپ کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں یعنی کہ اگر ہم انکی عمر دیکھیں تو ۶۸ سال بنتی ہے اب مرزا صاحب نے سچ بولا یا جھوٹ یہ آپ لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں میں کسی قسم کا فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہوں مگر مرزا صاحب نے ایک جگہ اور فرمایا کہ کتاب کا نام ہے مجموعہ تذکرہ اشتہارات صفحہ نمبر ۵۹ میں دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم بھٹریالوی جو کہتا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں ان سب کو جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا کہ معلوم ہو میں شیطان ہوں اور ہر عمل میرے اختیار میں ہے اب یہاں سے ہم دیکھیں کہ جیسا کہ مرزا صاحب کو انکے خدا ابلیس نے بتایا تھا کہ تبصرہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ خدائے مرزا نے اپنے وعدے کے مطابق ڈاکٹر عبدالحکیم بھٹریالوی کو جھوٹا کیا جی نہیں، مرزا قادیانی کی عمر لمبی کی جی نہیں، بلکہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں بالمرض حیضہ لاہور میں چل بسا اور ڈاکٹر عبدالحکیم ۱۹۲۲ء کو فوت ہوئے اب سچ اور جھوٹ آپ کے سامنے ہے اور مرزا جس حالت میں مرے وہ بھی آپ کے سامنے ہے امید کرتا ہوں کہ میرا پیغام آپ سب کو سمجھ میں آ گیا ہوگا۔

تحریک فدائیان ختم نبوت

تمام عاشقانِ رسول و فدائیانِ ختم نبوت سے

قادیانیت کے خلاف کام کرنے لئے

ہر قسم کا تعاون درکار ہے۔



القرآن

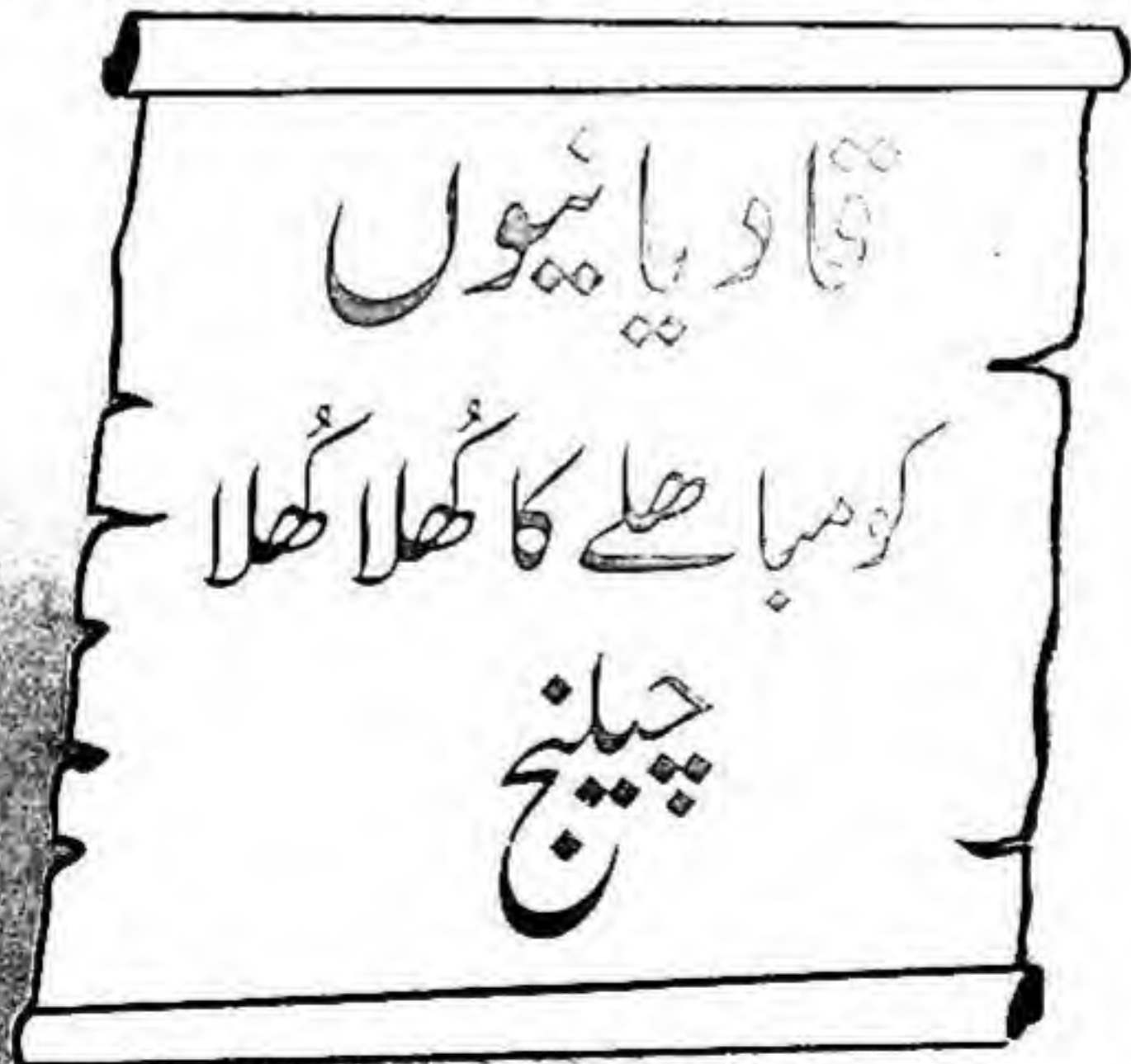
یہ کتاب ہے جو قرآن مجید کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔
اس میں قرآن مجید کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

(یہ کتاب ہے جو قرآن مجید کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔)



قادیانی و خیال کے خلاف صرف احوال کے مجاہد

اسی حضرت محدث بریلوی کے تین معرکۃ الارضات کی تسخیل۔



قادیانیوں

کو مباحلے کا کھلا کھلا

چیلنج

مؤلف

علامہ محمد امجد علی صاحب دہلوی صاحب دہلی

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری